حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارکہ

عظمتِ شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا

یا فاطمة الزهراء
بنت محمد رسول الله
السلام علیک

مبلغ اسلام ابو احمد **محمد مقصود مدنی**

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارکہ

عظمتِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

Mob: 0300 7681230 0300 6674752 Ph: 0412646756

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	عظمت شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا
موضوع	سیرت وسوانح
مصنّف	ابو احمد محمد مقصود مدنی
پہلی بار	مارچ 2006ء
دوسری بار	فروری 2014ء
طابع	صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
صفحات	528
ہدیہ	۶۶۰/- روپے

ملنے کے پتے

چشتی کتب خانہ دربار مارکیٹ سستا ہوٹل لاہور 03007681230

جامعہ نُورالاسلام مدینہ منزل گلی نمبر 1 بغدادی چوک حاکم علی روڈ الٰہی آباد فیصل آباد چشتی لائبریری احمد نگر روڈ وزیر آباد۔ احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی علی برادران جھنگ بازار فیصل آباد، اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، زاویہ پبلشرز سستا ہوٹل داتا دربار لاہور فرید بک سٹال لاہور، نُوری بک ڈپو فیصل آباد، کتب خانہ مقبولِ عام فیصل آباد راجہ امداد حُسین فیصل آباد، قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور مکتبہ شانِ اسلام اُردو بازار لاہور، کرمانوالہ بک شاپ لاہور والضحیٰ پبلی کیشنز لاہور خزینہ علم وادب اُردو بازار لاہور مُشتاق بک کارنر لاہور، ہجویری بک شاپ داتا دربار

اِنتساب

آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے
قُرب سے مُنوّر ہونے والی پاکباز
اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہُنَّ
کے نام

محمد مقصود مدنی

نذرِ عقیدت

بحضور

ملیکۃ العرب، افضل النساء

اُمِّ بتول سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

محمد مقصود مدنی

ایصالِ رحمت

والدِ گرامی فنافی الرسول، فیضیابِ بابا فرید و نوشہ گنج بخش
سیّدی و مولائی حضرت باباجی **حاکم علی** چشتی صابری
نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ مکرمہ معظّمہ رحمۃ اللہ علیہا

* * *

عاشقِ رسول حضرت صوفی **حافظ محمد صدیق** مدنی رحمۃ اللہ علیہ
اور ساس ماں مکرمہ معظّمہ رحمۃ اللہ علیہا

* * *

تعارف

مبلغِ اسلام، شاعرِ اہلِ سُنّت، محقّق و مُصنّف

ابو احمد مُحمّد مقصود مدنی

محبت، عشق، درد جیسی خوبیوں کے مالک کا ذکر جہاں پر آئے تو ایک نام ضرور ذہن میں گردش کرے گا۔ وہ نام محمد مقصود مدنی ہے جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار ہے، دردِ اہلِ بیت میں گم ہے عشقِ اولیاء میں محو ہے۔

آپ مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، شاعرِ اہلسنت، فنافی الرسول حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب شاگردوں میں سے ہیں آپ نے دین، حکمت، شعروادب تبلیغ اور تمام شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔

مبلغِ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی ۱۹۶۳ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد سکھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد کا نام حضرت بابا حاکم علی چشتی صابری نوشاہی قادری تھا جب وہ مسلمان نہیں تھے تو اُنہوں نے میاں اللہ بخش کو بھائی بنایا ہوا تھا۔ میاں اللہ بخشؒ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اُنہوں نے اِسلام کی طرف توجہ کی اور بعد میں سکھ

مذہب کے بانی بابا گورونانک کی کتاب "گرنتھ صاحب" میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اشلوک پڑھ کر دینِ حقانی کی تعلیمات سے روشناس ہو کر اِسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

محمد مقصود مدنی کی تربیت والدِ گرامی کی زیر نگرانی ہوئی، دینی، طبی اور روحانی تعلیم کا آغاز اپنے والدِ گرامی سے کیا آپ کی والدہ محترمہ نہایت خدا رسیدہ خاتون تھیں جن کی تربیت نے اِنہیں اولیاء اللہ کی محبت عطا کی۔ شاعری اور ادب میں محب اہل بیت فنا فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی وجوہ سے مدنی صاحب سے خصوصی محبت فرمائی۔

مدنی صاحب اِس لحاظ سے بھی خوش نصیب ہیں کہ اُن کی دینی اور رُوحانی تعلیم عصرِ حاضر کے عظیم محقق اور مصنف حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ عاطفت ہوئی۔ محمد مقصود مدنی سچے عاشقِ رسول ہیں اِن کے جذبۂ عشق کو مہمیز مدینہ طیبہ کی ان حاضریوں سے ہوئی جو سعودی عرب میں تعلیم کے دَوران درِ رسول پر ہوتی رہیں۔

محمد مقصود مدنی تعلیم کے بعد پاکستان واپس لوٹے تو ان کی والدہ محترمہ نے شیخ کامل کی تلاش کا حکم دیا۔ اِسی حوالہ سے مدنی صاحب ایسے آستانہ عالیہ سے مُنسلک ہو گئے جو برصغیر پاک و ہند میں رُوحانی حوالہ سے محترم سمجھا جاتا ہے، میری مراد آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ سے ہے آپ

فخرالاولیاء حضرت سیّد محمد منظور آصف طاہر سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ شیخِ کامل نے اِس ہیرے کو تراش خراش کے بعد خلافت عطا فرما کر یورپ میں تبلیغ اور اشاعت سلسلہ نوریہ چوراہیہ کا حکم اِرشاد فرمایا۔

عصرِ حاضر کی عظیم شخصیات نے آپ کو خلافت و اِجازت عطا فرمائی ہے مثلاً محمد مقصود مدنی کو پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر وارث علی جیلانی شاہ صاحب سے چشتیہ نظامیہ قادریہ رزّاقیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا ہوئی۔

مفکرِ اِسلام، مفسرِ قرآن، فناء فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعتِ خلافت عطا ہوئی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں آلِ رسول اولادِ بتول حضرت پیر سید سخی محمد شاہ صاحب سے خلافت حاصل ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف سے سلسلہ قادری رضوی میں خلافت ملی۔ حضرت جناب مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو قادری قلندری دادو شریف سندھ سے خلافت ملی۔ اِسی طرح جناب حضرت مفتی عبدالحلیم ناگپور شریف سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت ملی۔

آپ کے اساتذہ جنہوں نے آپ کی رُوحانی تربیت کی ان میں جناب حضرت محمد اویس القرنی الجہنی (صومالیہ حال مقیم جدہ شریف) الشیخ محمد

حسن مندیلی مکی (سعودی عرب) الشیخ محمد جمیل مندیلی (مکہ شریف) مولانا خلیل احمد بنگالی (حال مقیم مکہ معظمہ) الشیخ بحر اسحاق سوڈانی (حال مقیم جدّہ سعودی عرب) حضرت علامہ غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ نے فاضل طب و جراحت جامعہ طیبہ کالج سے کیا اور طب میں گولڈ میڈل حاصل کیا ابتدائی تعلیم کے بعد سعودی عرب میں دینی و رُوحانی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے اپنے بھائیوں حاجی محمد حنیف چشتی صاحب اور جناب محمد یعقوب نقشبندی صاحب کی زیر نگرانی پرورش پائی۔ مدنی نام کے حوالے سے ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چشتیاں شریف سے ایک سیّد زادے محمد مقصود مدنی کے ساتھ تشریف لائے تو شاہ صاحب نے محمد مقصود کو مدنی کہہ کر مخاطب کیا تو باباجی سرکار کو بھی یہ نام پسند آیا تو آپ نے کہا ہاں ہمارا مقصود ''مدنی'' ہے کیونکہ اِس نے مدینہ شریف میں کافی وقت گزارا ہے۔ اسی طرح جھنگ بازار کی ایک محفل میں باباجی سرکار نے فرمایا کہ ''مقصود مدنی تو میرا بھی مقصود بن گیا ہے''

اِسی طرح مُرشدِ گرامی حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ بھی انہیں مدنی کے نام سے بلاتے ہیں آپ پر چُورہ شریف والوں کی خاص عنایات ہیں جنہوں نے آپ کو بیعت و خلافت سے بھی نوازا اور تبلیغ

کے سلسلہ میں یورپ بھی بھیجا۔ حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب مولانا محمد مقصود مدنی سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ سندھ میں حضرت مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو جو کہ دادو شریف میں دین کے حوالے سے بہت کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔

محمد مقصود مدنی صاحب اِس وقت پیرس میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مقیم ہیں اور آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ فیصل آباد میں بھی اہلِ اسلام کی رُوحانی تربیت فرما رہے ہیں۔ آپ کی رُوحانی تربیت الحافظ القاری حاجی محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف وہاڑی نے فرمائی آپ نے باپ کی شفقت بھی عطا فرمائی اور دُنیا میں رہنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔ جناب محمد مقصود مدنی تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں اور اِس مقصد کے تحت بچّوں کے لیے حفظ و ناظرہ اور بچیوں کے لئے حفظ و ناظرہ ترجمہ و تفسیر القرآن، فاضل عربی کے حوالہ سے ''جامعہ نور الاسلام'' کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔

نعت خوانوں کی فنی تربیت کے لئے جامعہ نور الاسلام میں خصوصی شعبہ قائم ہے اِس شعبہ کے تحت ہفتہ وار ماہانہ محافل کا اہتمام ہوتا ہے ان محافل میں معروف نعت خوان حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں۔ محمد شعیب مدنی، محمد حسیب رضا عطاری، صوفی محمد اشرف قادری، افسر علی مدنی، لیاقت علی نقشبندی، حاجی صفدر پرویز اور چوہدری ساجد محمود۔

جناب محمد مقصود مدنی کے کلام پر مشتمل کئی آڈیو کیسٹ اور سی ڈیز ریکارڈ ہو کر ریلیز ہو چکی ہیں۔ آپ نے شعر و ادب، تحقیق اور نعت کے حوالے سے بھی کافی کام کیا ہے علمی شخصیات نے آپ کے متعلق آراء دی ہیں۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

مقصود جب اہل محبت کا مقصود بن جائے تو پھر اسے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کا تعیّن کرنا پڑتا ہے۔

"محمد مقصود مدنی کو بھی ایسے ہی اپنا مقصود جاں حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کی تلاش تھی اور پھر مقصودِ کائنات کی ذاتِ اقدس کو اپنا مقصود و مطلب بنا لیا تو دیگر تمام نسبتوں کا قلاوہ گردن سے اُتارنا پڑا اور اسے پاکیزہ ترین اور اعلیٰ ترین نسبت الہامی طور پر تفویض کر دی گئی اور وہ نسبت مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس شہر کی نسبت ہے اور جب یہ انتساب و استناد عطا کر دیا گیا تو محمد مقصود نہ طبیب العرب رہا اور نہ ہی کسی دوسری نسبت سے منسوب رہ سکا بلکہ محمد مقصود مدنی بن گیا۔"

(تقریظ تصویر درد حضرت علامہ صائم چشتی ۹۵۔۶۔۱۵)

پیر طریقت، رہبر شریعت، ماہِ ولایت، آفتابِ نقشبندیت حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ چورہ شریف فرماتے ہیں۔

"اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب

فرمائے کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مُسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کر دے اگر ایسا ہو تو وہ بہت خسارے میں رہیں گے۔'' اللہ کریم سب مُسلمانوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور ابو احمد محمد مقصود مدنی خلیفۂ دَربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم ربانی، مُرشدِ حقّانی حضرت پیر سیّد وارث علی جیلانی مدظلہ العالی فاضل مکہ مکرمہ فاضل بریلی شریف تنظیم المدارس جامعہ پنجاب فرماتے ہیں۔

'' محمد مقصود مدنی صاحب کی ظاہری و باطنی اور اخلاقی و رُوحانی تربیت شاعر اہلبیت، مُفسّرِ قرآن، فنا فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منت ہے۔''

جناب محمد مقصود مدنی تحقیق و تالیف کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہیں۔

☆ آئینہ سنت مصطفےٰ ﷺ ☆ عظمتِ درود شریف
☆ عظمتِ والدین مصطفےٰ ﷺ ☆ عظمت حضرت عبداللہ علیہ السلام
☆ عظمت سیدہ آمنہ ☆ عظمت سیدہ حلیمہ
☆ سراپائے حسن کونین ﷺ ☆ عظمت اہلِ بیت
☆ عظمت حضرت ابوطالب ؓ ☆ عظمتِ بارہ امام ؑ

☆ عظمتِ صحابہ کرامؓ ☆ عظمت اعلیٰ حضرت

☆ خطباتِ مدنیہ ☆ عظمت ارکان خمسہ

☆ میرے محسن ☆ عظمتِ موئے مبارک

☆ اَربعین مدنی ☆ چالیس روزہ مدنی تربیتی کورس

جناب محمد مقصود مدنی نے اِن تحقیقی کتابوں کے علاوہ کئی منظوم کتب بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں

☆ مقصودِ دو عالم ☆ آمنہ پاک دا لال

☆ مدنی دیاں رباعیاں ☆ حسنِ نعت (مرتب محمد شعیب احسن مدنی)

☆ گوہرِ مقصود ☆ کلیاتِ مقصود مدنی (اول دوم)

☆ مقصودِ کونین ☆ مقصودِ جاں

☆ نوائے مقصود ☆ قاسم پیا (مناقب سائیں مشوری)

☆ تصویر درد (دوہڑے) ☆ عظمت مرشد انوار چوراہی

جناب محمد مقصود مدنی کی تازہ تصنیف "عظمتِ شہزادیٔ کونین ہے جو اپنے تحقیقی مواد کے اعتبار سے بہت جامع کتاب ہے۔

جناب محمد مقصود مدنی نے اِس کتاب میں خارجی عزیز احمد صدیقی کی شرمناک تحریروں کا سخت محاسبہ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ محمد مقصود مدنی کی کاوش انہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قُربِ خاص عطا کرے گی۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اہلِ بیت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی اِس تالیف کو قبولیت

کا درجہ عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو دین کا اور زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد عثمان چشتی ایم اے
انچارج علامہ صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تعارف		ترمذی کی روایت	47
دیباچہ	27	آیت مباہلہ میں اہلِ بیت یہی ہیں	47
اظہار تشکر	31		
عظمت شہزادیِ کونین قرآن کی روشنی میں	33	آیتِ مودّۃ اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا	51
گھرانہ نُور کا	34	شانِ نزول	52
شہزادیٔ کونین کی نسبی فضیلت	36	دوسری روایت	53
حدیثِ مبارکہ	37	قرابت دار کون؟	54
دوسری روایت	37	تفسیر رُوح البیان	55
انتخابِ خدا	37	آیتِ تطہیر اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا	57
جبریل کی گواہی	38		
چار گروہ	40	دُعائے مصطفٰے برائے آلِ عبا	59
آیتِ مُباہلہ اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا	45	تفسیر دُرِّ منثور	60
		الصلوٰۃ یا اہل البیت	61

یہ گھرانہ نُور ہے 62

اَحادیث مصطفیٰ اور شہزادئ کونین 65

سب سے زیادہ پیار 66

کس سے زیادہ محبت 67

باپ بیٹی کی بے مثال محبت 68

اِمام شُعرانی کی تصریح 70

فاطمہ جگر پارۂ رسول ہیں 71

شہزادئ کونین کی گُستاخی کُفر 72

ہم پوچھتے ہیں! 75

حضور ﷺ کو ایذاء دینا موجب لعنت ہے 79

شہزادئ کونین کو ناخوش کرنا حضور کو ناخوش کرنا ہے 80

اللہ ناراض ہوتا ہے 81

جو سیدہ کو گالی دے 81

حضور کی سیّدہ سے محبت کے انداز 82

میرے ماں باپ قربان 83

سب لوگوں سے زیادہ محبوب 84

عورتوں میں سب سے محبوب 85

پانچوں نفوسِ قُدسیہ کا مقام 87

عرش کے نیچے گنبد میں 88

فاطمہ رسول اللہ ﷺ کا ٹکڑا ہیں 88

فاطمہ آپ کا حصّہ ہیں 89

حضرت فاطمہ کو ایذاء دینا 89

حضرت فاطمہ کا غصّہ 90

حضرت فاطمہ کی پاکدامنی 90

حضرت فاطمہ کا بلند درجہ 91

شہزادئ کونین کی اولاد کا مقام 91

لوگوں کا نظروں کو جھکانا 91

رب کے نزدیک بلند مرتبہ 92

وہ کلمات جو آدم علیہ السلام کو ملے 92

شہزادئ کونین کے والدین کریمین 95

اِمام الانبیاء ﷺ

شہزادئ کونین کے والدِ گرامی 96

سیّدالاولین والآخرین 97
تاجدار کائنات کا فرمان 97
اولادِ آدم کی سرداری 98
اوّلین وآخرین پر سرداری 98
اللہ کا نُور 98
نبیوں کی محفل میں ذکر رسول 99
آدم سے بھی پہلے نبی ﷺ 99
خاتم النبیین ﷺ 99
رحمتِ عالم نبی ﷺ 100
رؤف ورحیم نبی ﷺ 100
احسانِ خداوندی 100
آپ کی اطاعت 101
بارگاہِ مصطفٰے ﷺ 102
وہی اوّل وہی آخر 102
دُنیا آپ کے لئے پیدا کی 103
آپ کی حاکمیت 104
شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی والدہ
حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا 106
خواتین میں افضل 107
سب سے پہلی مسلمان 107
سیّدہِ عالم ﷺ کی آپ سے محبت 108
آفتابِ نبوّت کی آمد 109
حضور ﷺ سے نکاح 109
نکاح کا فیصلہ 109
پیغام وخطبۂ نکاح 110
اُمِّ بتول سے محبتِ رسول ﷺ 112
رازدارِ مصطفٰے ﷺ ہیں 113
غمگسارِ مصطفٰے ﷺ 113
حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو سلام خدا 114
فضائل خدیجۃ الکبریٰ میں مزید روایات 116
دوسری روایت 117
خدیجہ سے حضور کا اندازِ محبت 118
خدیجہ کی نسبت سے پیار 119
خارجی کی خرافات کے جوابات 121

دوسرا حوالہ 123
تیسرا حوالہ 123
چوتھا حوالہ 124
حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے بغض کا انداز 129
حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا آخری وقت 132
سیدہ فاطمۃ الزہرا کی آہ وزاری 133
حضرت خدیجہ کی آرزو 134
جنّت سے کفن آیا 136
شہزادیٔ کونین کی ولادت مبارکہ اور بچپن کے حالات 137
ولادت باسعادت 138
پاک بیبیوں کی آمد 140
ظہورِ نُور 141
حُوروں نے غسل دیا 141
اسمِ مقدّس 142
فاطمہ نام کیوں رکھا؟ 143
فاطمہ نام سے محبت 145
بتول کا معنیٰ 146
گُلشنِ نبوت کی کلی زہرا 148
شہزادیٔ کونین کا بچپن 150
ماں بیٹی کے سوال وجواب 150
شہزادیٔ کونین کو بابا کا غم 151
بچپن میں بھی زیور نہیں پہنے 152
شہزادیٔ کونین کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت 154
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال مشابہت 157
شہزادیٔ کونین کی افضلیت 159
سیّدۃ النساء العالمین 160
شہزادیٔ کونین کی افضلیت 161
سیادتِ شہزادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 162
جنتی عورتوں کی سردار 165
سادات حضور کی اولاد ہیں 167

اولادِ فاطمہ محفوظ رکھی گئی 169

شہزادیٔ کونین کی اولاد پر جہنم حرام 169

سیدہ کی بہنوں پر فضلیت 170

سرکارِ دوعالم ﷺ کا نسب منقطع نہیں ہوگا 170

خارجی کی بکواسات اور اُن کے جوابات 172

سیّدہ النساء العالمین 175

دُوسری حدیث 177

حضرت امام مالک کا قول 178

حضرت امام سبکی کا قول 179

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول 179

حضرت محمود آلوسی کا قول 180

شہزادیٔ کونین کی سرداری کا انکار 181

حضور جنتیں عطا فرما رہے ہیں 184

لاٹھی روشن فرمادی 185

نامحمود عباسی کی خرافات 187

جنتی بیبیوں کی سردار 189

شہزادیٔ کونین کے بھائی اور بہنیں 193

خارجی کی قلابازی 195

حضرت قاسم بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام 197

حدیث مبارکہ ہے 197

سیّدنا عبداللہ بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام 198

مستند روایات میں ہے 198

حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا 199

زینب نے پناہ دے دی 199

حضرت سیّدہ رُقیہ سلام اللہ علیہا 203

عقدِ اول 203

طلاق 203

عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح 204

پہلی مہاجر خاتون 205

حضرت رُقیہ کا وصال مبارک 205

وفات 206

سیّدہ رُقیہ کی اولاد 206

حضرت سیدہ اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا 207
سیّدہ اُمّ کلثوم کا عقدِ اوّل 208
عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح 208
حدیث مبارکہ 210
دوسری روایت 211
سیّدہ اُمّ کلثوم کا وصال مبارک 211
ذوالنورین 212
شہزادئ کونین کا نکاح مبارک 210
حضور ﷺ نے شہزادئ کونین سے پوچھا 216
وحی کا نزول 217
محفل نکاح 218
سیدہ کا نکاح بحکمِ ربانی ہوا 220
جبریل پیغام لائے 221
نکاحِ سیّدہ کے حوالہ سے خارجی کی خرافات 222
اُم ابیہا 225
ابن مسعود کی روایت 226
شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کا نکاح آسمانوں پر 227
نکاح خواں اسرافیل گواہ جبرائیل 227
دوسری روایت 228
اللہ نے شادی طے فرمائی 228
آسمانوں پر زہرا اور علی کا نکاح 229
چالیس ہزار ملائکہ کی گواہی 230
نکاح میں چالیس ہزار ملائکہ 231
خطبہ آدم علیہ السلام نے پڑھا 212
نجاتِ اُمّت کے پروانے 234
دعوتِ ولیمہ 235
دُعائیں ہی دُعائیں 236
شفقت بھری گفتگو 236
سب سے بہتر شخص 237
بابا کے گھر سے جدائی 238
اُمہات المومنین کی خوشی 239
ولیمہ کی ایک اور روایت 239

بلال نے انتظام فرمایا 240

حق مہر اور اُمت کی مغفرت 241

شہزادیٔ کونین کا جہیز 241

دوسری روایت 246

شادی کے وقت عمریں 247

حدیث کا انکار 248

ہولناک اندازِ فکر 255

حدیث 256

حدیث 257

شفاعت اہلِ بیت کے لئے 258

حضور کی شفاعت اور قرابت 258

اہلبیت کی سب سے پہلے شفاعت 260

شہزادیٔ کونین کی اولاد پاک 261

حدیث شریف 263

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام 266

آپ کا اِسم مُبارک 267

حضرت امام حسن کا حُسن و جمال 271

حسن مجتبیٰ کی گھٹی لعابِ مصطفیٰ 272

اچھی سواری اچھا سوار 273

میرا بیٹا سردار ہے 274

نماز میں سواری 275

مصطفیٰ ﷺ سے مشابہت 275

حضرت سیدنا اِمام حسین علیہ السلام 277

ولادت باسعادت 277

دوسری روایت 280

نام اور عقیقہ 282

امام حسین نانا کی آغوش میں 283

لعاب رسول ﷺ 283

بچپن سے ہی بہادر 285

خُدا و مصطفےٰ ﷺ کا انتخاب 285

آغوشِ رسالت میں تربیت 286

ننھے شہزادوں کی کشتی 286

سرکار دو عالم ﷺ کی شہزادوں سے محبت 288

حسنین میرے بیٹے ہیں 288

بناتِ شہزادیٔ کونین 290
سیّدہ زینب بنت علی سلام اللہ علیہا 290
گلشنِ زہرا کی پہلی کلی 291
نام سرکار نے رکھا 292
سیّدہ زینب کی استقامت 293
آپ کی ازدواجی زندگی 295
سرکار نے صلح کروادی 298
سیدہ کی شکایت کا ازالہ 298
فاطمہ پر سوتن نہیں آ سکتی 299
قُم یا ابوتراب 301
سعادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں 302
کرامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں 302
عبادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں 303
جنّت کا خوشبودار پھول 304
گفتار و رفتار 304
دوسری روایت 305
شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور اُمہات المومنین کے تعلقات 306
حضرت عائشہ کا ترانہ مسرت 308
حضور سے خادمہ کیلئے گزارش 310
واہیات روایت 310
شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا **کا اُسوہ مبارک** 315
پہلی خصوصیت 316
دوسری خصوصیت 316
تیسری خصوصیت 317
چوتھی خصوصیت 317
پانچویں خصوصیت 317
چھٹی خصوصیت 317
ساتویں خصوصیت 318
آٹھویں خصوصیت 318
نویں خصوصیت 318
دسویں خصوصیت 318
شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سخاوت کے واقعات 319
شہزادیٔ کونین کی سخاوت 319

قیمتی چادر کا تحفہ 321
سائل کی آمد 322
ایثار و سخاوت 324
گلوبند سائل کو دے دیا 327
سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور غیبی رزق 329
شہزادیٔ کونین کا ایثار 330
نئی قمیص سائل کو دے دی 333
کھانا سائل کو دے دیا 334
چالیس اُونٹوں کی زکوٰۃ 334
ویطعمون الطعام 335
شہزادگانِ بتول کی بھوک کا علاج 336
شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور علمِ حدیث 339
پہلی حدیث 342
دوسری حدیث 342
تیسری حدیث 343
چوتھی حدیث 343
پانچویں حدیث 343
چھٹی حدیث 344
ساتویں حدیث 344
آٹھویں حدیث 345
نویں حدیث 345
شہزادیٔ کونین کی شاعری 346
شہزادیٔ کونین کی اشکباری سے جہنمیوں کی آزادی 349
شہزادیٔ کونین کا مشورہ 350
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت کی دعوت 351
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ کے گھر 351
سیّدہ کی اشکباری 352
کھانا کہاں سے آیا تھا؟ 353
سیدہ کی بارگاہِ الٰہی میں دُعا 354
تلاوتِ قرآن کا اہتمام 355
چکی پیستے بھی تلاوت جاری رہتی 356
حضرت علی کی گواہی 357
فرشتے خریدار ہیں 358

فرشتے چکی چلاتے ہیں 362

فرشتے جھولا جھلاتے ہیں 363

فرشتے خدمت گزار تھے 364

سیّدہ کی بھوک کا علاج 364

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا اثر 365

سیّدہ کے لئے کھجوریں آگئیں 367

شہزادیٔ کونین کیلئے جنتی لباس 368

سیدہ کی پریشانی 369

والدہ کی یاد 370

جبریل کی دربارِ رسالت میں حاضری 370

سیدہ کی شادی میں شرکت 371

تمام سازشی عورتیں قدموں میں 372

شہزادیٔ کونین کا عورتوں سے خطاب 373

شہزادیٔ کونین کی دُعا 374

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت 376

سیدہ کو اوّلیت دیتے 376

حضور سیدہ کے لئے رو دیئے 377

اِدھر بھی فاقہ اُدھر بھی فاقہ 378

روزانہ مُلاقات 378

تسبیح فاطمہ کا تحفہ 379

کنیز کی طلب 380

غزوۂ اُحد اور شہزادیٔ کونین 383

ایک ذیبانی عورت کی آمد 385

قاصدہ کا بے مثال ایثار 386

باپ بیٹی کی ملاقات ایثار کا
انعام 389

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا غم 391

دوسری روایت 391

اپنا حق وصول کرلو 392

تین درہم آپ کے ذمے ہیں 392

مجھے کوڑا مارا تھا 393

شہزادیٔ کونین کی بیقراری 394

قصاص ہم پر واجب ہے 396

سبطین کی گذارش 397

مہرِ نبوت چوم لی 397

حضور ﷺ کا وصال اور سیدہ کا غم 399
باپ بیٹی کی محبت 400
ہم غمزدہ ہوجاتے ہیں 401
بیٹی رحمت ہے 401
حضور ﷺ کی سیرت دیکھو 402
بیٹی زیادہ محبت کرتی ہے 402
سب سے پیاری بیٹی 404
ایک نصیحت 405
رخصت کے اشارے 405
وصال کی خبر 406
مرض کی شدت 408
حضرت عائشہ کے گھر 408
جبریل کی حاضری 409
عزرائیل اجازت طلب کرتے ہیں 410
رحلت سے ایک روز قبل 413
آخری دن 413
وصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد 415
غم کی آندھی 415
جناب سیدہ مزارِ رسول پر 416
یا علی یہ باپ کے فراق کا غم 417
مسکرانا چھوڑ دیا 418
سب سے زیادہ رونے والے
پانچ افراد 419
اہلِ مدینہ کی گزارش 419
کھانا آنسوؤں سے تر ہوجاتا 420
مسئلہ فدک کا بہترین حل 421
باغ کا غم یا باپ کا غم 425
شہزادئ کونین کا وصال مبارک 429
رحلت کا سبب 431
شہزادئ کونین کے لمحاتِ آخریں 432
شہزادئ کونین کا جواب 434
شہزادئ کونین کا اضطراب 437
شہزادوں کی واپسی 437
نانا کے مزار پر جاؤ 438

شہزادیٔ کونین کی وصیت 439
دوسری وصیت 440
تیسری وصیت 440
چوتھی وصیت 440
غسل اور جنازہ کی وصیت 441
خود غسل فرمایا 442
تیسری روایت 443
سیدہ کی رُوح اللہ نے قبض فرمائی 447
نماز جنازہ 448
حضرت علی کا قبر کی زیارت کرنا 449
شہزادیٔ کونین کا مزار مبارک 449

آخرت میں

شانِ بتول کا ظہور 451
نگاہیں جھکالو 455
میدانِ محشر میں سیدہ کی عظمت 456
سیّدہ کی سواری آگے ہوگی 457
سیدہ حضور کی اونٹنی پر سوار ہوں گی 458
جنت میں پہلے جانے والے 458
ستر ہزار کنیزوں کے جھرمٹ میں 465
جنت میں شہزادیٔ کونین کی شان 466
جنت چمک اُٹھے گی 467

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

آلِ نبی ہے 469
فاطمی سادات کی عظمت 470
لفظ سید کے مختلف معانی 471
حضور کی خصوصیت 471
سلام میں خصوصیت 474
تشہد کی صلوٰۃ میں خصوصیت 475
طہارت میں خصوصیت 475
تحریم صدقہ میں خصوصیت 475
محبت میں خصوصیت 476
آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم 479
سیدہ کی اولاد بابِ حطہ ہے 480
شہزادیٔ کونین کی اولاد قطعی جنتی 480
دوزخ کی آگ حرام 481
محبین اہلِ بیت کے لئے دُعا 482

مناقب

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا 485

دیباچہ

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

امابعد! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے خصوصی کرم نوازی فرماتے ہوئے مجھ جیسے حقیر، پُر تقصیر بندے کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیاروں کے پیارے ذِکر کا شرف عطا فرمایا۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت، شہنشاہِ ولایت، قاسمِ فیضانِ خواجگانِ چورہ شریف آل رسول سیّدی ومولائی حضرت پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی کی نظرِ کرامت سے دُنیا کے گوشہ گوشہ میں صوفیائے کرام کا امن مشن لے کر دعوت وتبلیغ کا کام سرانجام دے رہا ہوں۔ میرے شیخ کامل مکمل واکمل ظاہری وباطنی علوم کا مرکز ومنبع ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیارِ غیر میں رہتے ہوئے وہ مجھے ایسے فیوضاتِ باطنیہ سے نواز رہے ہیں کہ الحمدللہ جگہ جگہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی شمعیں روشن ہو رہی

ہیں میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرے شیخ کامل کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور آپ کے خانوادۂ عالی کے ہر فرد کو عظمت و رفعت کا بلند مقام نصیب فرمائے۔

محبّتِ اہلِ بیت رسول اساسِ ایمان ہے بلکہ ایمان کی جان ہے یہ بہت قیمتی متاع ہے دَورِ حاضرہ میں میرے آقائے نعمت میرے مُحسن و مربّی فناء فی الرسول حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عظیم مشن پر کام کیا اور خارجیوں بدبختوں کی خرافات کا جواب دے کر وکالتِ اہلِ بیت کا حق ادا کردیا اسی لئے آج اہلِ بیتِ رسول کا ہر فرد آپ سے والہانہ محبّت کا اظہار بھی کرتا ہے اور ممنون و مشکور بھی ہے۔

میرا تعلق میرا رابطہ چونکہ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اس لئے قدرتی طور پر یہ جذبۂ محبت اہلِ بیت میرے قلب میں بھی جاگزیں ہوگیا، اپنے محسن و مُربّی کو اہلِ بیت رسول کے حقوق کے لئے ہر وقت سربکف دیکھتے دیکھتے میرے دل میں بھی یہ آرزو اُٹھنے لگی کہ غلامیٔ سادات کا تقاضا ہے کہ اہلِ بیت کے حوالہ سے کام کیا جائے۔

میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی تصرّف سے تحریر و تقریر دونوں میدانوں میں کام کرنے کا حوصلہ بھی پیدا ہوگیا اور کچھ تحریری کام بھی ہوگیا۔ اسی لئے مجھے صاحبزادگان والاشان نے سفیرِ صائم کا اعزاز عطا فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

جب میں نے شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارکہ پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو میرے سامنے سیرت کے ساتھ ساتھ خارجیوں کی خرافات اور اُن کے جوابات دینے کا مرحلہ درپیش تھا۔

کتاب ”عظمتِ شہزادیٔ کونین“ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل وکمالات کے ساتھ ساتھ اُن لوگوں کے غلیظ عقائد کی اصلاح کی بھی اشدّ ضرورت تھی جو سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حوالہ سے لوگوں میں مُفت لٹریچر کی صورت میں تقسیم کئے جارہے تھے۔

میرا مشن ہے کہ میں خارجیوں بدبختوں کی لکھی گئی تحریروں اور تاریخی بددیانتیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتا رہوں گا کیونکہ یہ مشن میرے محسن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا دیا ہوا ہے اور انشاء اللہ العزیز میں اپنے آخری سانس تک اہل بیت کرام علیہم السلام کی تعریف وتوصیف رقم کرتا رہوں گا۔

میری تمام اہل اسلام سے اپیل ہے کہ وہ ایسے طبع شدہ فری لٹریچر سے بچیں جس سے ایمان زائل ہونے کا خطرہ ہے اور میرے اس مشن میں میرا ساتھ دیں تا کہ اسلام اور اہلِ بیت کرام کے خلاف اس سازش کا مقابلہ کیا جاسکے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں آلِ پاک کے دامن سے وابستہ رکھے۔

قارئین محترم! ”عظمتِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا“ کا یہ ایڈیشن نئی

تحقیق و تدوین کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے اُمید ہے عُشّاقانِ اہلِ بیت کے لئے یہ کتاب تسکین و معلومات کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

مجھے اپنی کم علمی کا بھی اِدراک ہے اس لئے قارئین سے التماس ہے کہ وہ کتاب میں ہونے والی غلطیوں سے مجھے مُطلّع فرماتے رہیں۔

میرے اُستاذی المکرّم حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میری رہنمائی کرنے والی ہستی میرے برادرِ مکرم صاحبزادہ والاشان صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی ہیں۔

قارئین! میں شکر گزار ہوں صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی اور صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی کا جنھوں نے کتاب کی اشاعت میں کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کی اس محنت و کاوش کو قبول فرمائے اور آخرت کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

گدائے آلِ رسول
محمد مقصود مدنی

اظہارِ تشکّر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعد! خُدا کا کروڑ ہا بار شکر ہے جس نے مجھے اپنے دین کی معرفت عطا فرمائی اور خدمتِ دین کے عظیم کام سے سرفراز فرمایا۔ یہ تمام کام میرے والدین کریمین کی شب خیز دُعاؤں اور برستی آنکھوں سے کی گئی التجاؤں سے ممکن ہوئے ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے جس نے میرے والدین کے رتجگوں کو تعبیر بخش دی یہ اُس مالکِ کائنات کا فضل ہے کہ اُس نے مُجھ جیسے کم فہم کو اپنی حمد اپنے پیارے کی ثناء اور اپنے پیارے کے پیاروں کے ذکر کے لئے چُن لیا۔

مجھے یاد ہے کہ میرے والدین اپنی تمام اَولاد سے بڑھ کر مُجھ سے محبّت فرماتے تھے اور مجھے خصوصی دُعاؤں سے نوازتے تھے ۔ میرے ہاتھوں کی لکیروں کو اپنی دُعاؤں کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہستیوں کے احسانوں کا بدلہ میں کیسے چُکا سکتا ہوں ۔ میں دن رات اُن کی محبتوں کو یاد کرتا ہوں اور اپنی ہر کامیابی وکامرانی کے بعد اُن کے مزارات پر کروڑ ہا تجلّیات کے نزول کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے سربسجود ہو جاتا ہوں۔ میری اِن دُعاؤں میں میرے سارے اساتذہ، مشائخ اور دُعا گو بھی شامل ہوتے ہیں۔

مجھ پر کرم نوازی کرنے والے مشائخ عظام میں سے جس ہستی نے اپنی دُعاؤں اور عطاؤں سے مجھے ہمیشہ نوازا وہ میرے مرشدِ کریم تاجدارِ چورہ شریف پیر طریقت، واقف رموز حقیقت شارحِ فرمانِ نبوت سیدی ومولائی حضور قبلہ گاہی پیر چوراہی حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ سجادہ نشین درگاہِ عالیہ چورہ شریف کا ممنونِ احسان رہوں گا۔ جو ہر لمحہ میری رہنمائی اور پشت پناہی فرماتے ہیں۔

میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں اپنی اہلیہ محترمہ کے لئے جو میرے مشن میں میری ہر لمحہ معاون رہتی ہیں اور میں دُعا گو ہوں اپنے بیٹے بیٹیوں، نواسے نواسیوں، کے لئے جو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس مشن کو پاکستان میں آگے بڑھا رہے ہیں۔

اللہ عزوجل کے فضل وکرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ التفات کی بدولت انگلینڈ اور یورپ کے تمام ممالک میں تبلیغِ دین کا سلسلہ جاری وساری ہے اور میری زیر سرپرستی محافلِ ذکر ونعت کا اہتمام کیا جاتا ہے بطورِ خاص انگلینڈ میں روحانی مرکز قائم کیا ہے جس میں ہر روز ذکر ونعت کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھا جاتا ہے اور ختمِ خواجگان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

میرا سرِ نیاز بارگاہِ ایزدی میں جُھکا جارہا ہے جس کے کرم کی بدولت ''عظمتِ شہزادیٔ کونین'' کا دُوسرا اور اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہورہا ہے اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

قرآن کی روشنی میں

گھرانہ نُور کا

قارئین محترم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر عظمت وشان کا جامِع بنایا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تخلیق اپنے نُور سے فرمائی۔ اِرشادِ خُداوندی ہے!

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

بے شک تُمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

اور حضور رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا!

یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق نور نبیك من نورہٖ و کل خلائق من نوری۔

"آپ اللہ کے محبوب ہیں" ارشاد ہے اَے حبیب اگر تجھے پیدا نہ فرماتا تو کچھ بھی نہ بناتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین"

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

قارئین محترم! قرآن وحدیث کی ان نصوصِ مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تخلیق فرمایا اور پوری کائنات آپ کے نور سے بنائی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان عقل وخرد سے ماوریٰ ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السّلام سے پہلے بھی نبی تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آدم علیہ السّلام سے بھی پہلے موجود تھا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور نورِ قدیم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ومرتبہ عظیم سے عظیم ہے۔

تُو سب سے اوّل تو سب سے آخر مِلا ہے حُسنِ دوام تجھ کو
ہے عُمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
(علاّمہ صائم چشتی)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اعلیٰ نسب عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین حسب عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے بہترین اولاد عطا فرمائی۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت وشان کا حصر واحاطہ اس لیے ناممکن ہے کہ آپ کے والدِ گرامی امام الانبیاء محبوبِ خدا

تاجدارِ ارض وسما مالک ملکِ خدا قاسمِ رزقِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان سب سے اعلیٰ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق سب سے اعلیٰ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانیت سب سے اعلیٰ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشریّت سب سے اعلیٰ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تمام مراتب ومقامات اعلیٰ سے سرفراز فرمایا اس لئے آپ کی اولاد طاہرہ بھی سب سے اعلیٰ ہے۔

حاصلِ نورِ نبوت فاطمہ
حاملِ انوار و رحمت فاطمہ

(مقصود مدنی)

شہزادیٔ کونین کی نسبی فضیلت

قارئین محترم! سیّدہ طیبّہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہر فضیلت کی جامع ہیں نسبی اعتبار سے بھی آپ کو تمام جہان کی عورتوں پر سرداری حاصل ہے آپ اللہ تعالیٰ کے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورِ نظر ہیں۔

کائنات میں سب سے افضل نسب آپ کے والدِ گرامی امام الانبیاء حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔

حدیثِ مبارکہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں ہر زمانہ میں بنی آدم کے بہترین قرن میں منتقل کیا گیا یہاں تک کہ مجھے اِس قرن میں پیدا کیا گیا جس میں مَیں ہوں۔

(بخاری شریف)

دوسری روایت

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام سے کنانہ کو برگزیدہ فرمایا کنانہ سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو برگزیدہ فرمایا۔

اِنتخابِ خُدا

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے انتخاب فرمایا تو اولادِ بنی آدم کو برگزیدہ فرمایا ! اور بنی آدم سے عرب کو پھر عرب سے مجھے برگزیدہ فرمایا خوب غور سے سُن لو جو عرب سے محبّت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبّت رکھتا ہے جو عرب سے دُشمنی رکھتا ہے وہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔

(سیرت نبویہ مترجم از علامہ صائم چشتی) (مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

جبریل کی گواہی

حافظ ابو نعیم نے ''دلائل النبوت'' میں روایت بیان فرمائی ہے۔

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا میں نے زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھا ہے مگر کسی شخص کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہیں دیکھا اور کسی کی اولاد کو بنی ہاشم سے افضل نہیں دیکھا۔

(دلائل النبوت ابونعیم) (سیرتِ نبویہ دحلان مکی)

قارئین محترم! اِن روایات سے معلوم ہوا کہ کائنات میں سب سے بڑھ کر مکرّم ومُعظّم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے اور شرف وکرامت میں سب سے بڑھ کر نسب بھی آپ ہی کا ہے آپ کے فرامینِ اقدس اس بات کی گواہی دے رہے ہیں اور پھر جبریلِ امین جو امینِ وحی الٰہی ہے وہ بھی یہی فرما رہے ہیں کہ میں نے ساری کائنات کو دیکھا ہے میں نے مشارق ومغارب میں آپ سے بڑھ کر شان وعظمت کا مالک کوئی نہیں دیکھا۔

قارئین کرام! آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بڑھ کر کوئی شان والا نہیں آپ سے بڑھ کر کوئی عظمت والا نہیں۔

آپ سے بڑھ کر کوئی فضیلت والا نہیں۔

آپ سے بڑھ کر کوئی رفعت والا نہیں۔

آپ سے بڑھ کر کوئی ارفع و اعلیٰ والا نہیں۔

آپ کا حسب سب سے ارفع و اعلیٰ۔

آپ کا نسب سب سے ارفع و اعلیٰ۔

آپ خالق کائنات کے محبوب بھی ہیں مطلوب بھی ہیں اس لئے شہزادئ کونین سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا شرفِ نسب شرفِ طہارت شرفِ فضیلت کے اعتبار سے کائنات کے سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحقّ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مدارج النبوت'' میں لکھتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادئ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنا ٹکڑا فرمایا ہے اس لئے ہم آپ پر کسی کو فضیلت نہیں دے سکتے۔

قارئین! آپ کی فضیلت کے حوالہ سے ہم تفصیلاً گفتگو کریں گے یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ سب سے بڑھ کر فضیلت والا نسب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق و مالکِ کائنات جلّ مجدہ الکریم نے کچھ نفوسِ قدسیہ کو وہ شان و عظمت عطا فرمائی ہے جو اُن کو تمام لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اولادِ آدم سے چار گروہوں کو خاص شان وعظمت عطا کرنے کا اعلان فرمایا ہے ارشادِ ربانی ہے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ

(سورۃ النساء آیت ۶۹)

چار گروہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں چار گروہوں کا ذکر کیا ہے جنہیں خاص عظمت بھی عطا فرمائی ہے اور اُنہیں انعام یافتہ بھی قرار دیا ہے ان میں پہلا گروہ انبیاء کا ہے دُوسرا صدّیقین کا تیسرا شُہدا کا چوتھا صالحین کا ہے۔

صالحین کے لئے جو خاص اِنعام اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخصوص فرمایا ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

جو اچھا کام کرے مَرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو ضرور ہم اُسے پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے۔

(سورۃ النحل آیت ۹۷)

قارئین! اعمالِ صالحہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ان پیارے افراد میں مومن بھی شامل ہیں اور مومنات بھی، مُسلمین بھی ہیں اور مُسلمات بھی، صالحین بھی ہیں صالحات بھی، اس لئے فرمادیا کہ جو مومن بھی اچھا عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اُس کو اللہ تبارک وتعالیٰ خصوصی اکرام سے نوازتا ہے اور اُسے اس دُنیوی زندگی سے اعلیٰ تر اور بہترین حیات عطا کرتا ہے۔

تاریخ انسانیت میں ایمان والے گروہ میں سے صالحات کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو اُن میں سے جس ہستی کا ہر عمل سب صالحات سے ممتاز نظر آتا ہے اُس کا نام نامی اسمِ گرامی خاتونِ قیامت، اُمُّ الحسنین، شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہے۔

آپ کی حیاتِ طیبہ کا لمحہ لمحہ اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے ساری زندگی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزاری، سیدۂ کائنات، شہزادیٔ کونین حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اپنے والدِ گرامی امام الانبیاء، شبِ اسریٰ کے دُولہا، سیّد الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتبّاع کا حق اس طرح ادا کیا کہ آپ کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، عبادات ومعاملات سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا جوئی اور نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا مظہر نظر آتا ہے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا کی

عظمت و شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے آپ ہر اعتبار سے عظمت و رفعت کے اُس مقام پر فائز ہیں جہاں تک کوئی بھی عورت نہیں پہنچ سکی۔"

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سیّدۃ النساء العالمین ہیں آپ مالکِ مُلکِ خُدا، محبوبِ رب العالمین، سیّد العالمین رحمۃ للعالمین، امام الانبیاء، باعثِ تخلیق کائنات، فخرِ موجودات، حاصلِ کائنات مقصد و مقصودِ کائنات تاجدار دوسرا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے پیاری اور سب سے لاڈلی بیٹی ہیں۔"

آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ پیاری ہیں۔

آپ کو سرکارِ دوعالم علیہ السلام نے اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔

آپ کو تمام خواتین پر سرداری حاصل ہے۔

آپ کی آمد پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبت سے کھڑے ہوجاتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

آپ کی ناراضگی سے اللہ ناراض ہوجاتا ہے۔

آپ کی ناراضگی سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوجاتے ہیں۔

آپ کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

آپ کو ایذاء دینا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینا ہے۔

آپ کا دُشمن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دُشمن ہے۔

آپ کی اُولاد کا دُشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے۔

آپ حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رَاز دار ہیں۔

آپ شجرِ رسالت کی شاخِ ثمر بار ہیں۔

آپ سیّدۃ النساء العالمین ہیں۔

آپ کے لئے جنّت سے لباس آتا ہے۔

آپ کے لئے جنّت سے کھانا آتا ہے۔

آپ کو تمام جہان کی عورتوں پر شرف و فضیلت حاصل ہے۔

آپ عورتوں کی آلائشوں سے پاک ہیں۔

آپ اِنسانی حُور ہیں۔

آپ آگ سے چھُڑانے والی ہیں۔

آپ دوزخ سے بچانے والی ہیں۔

آپ اُمّتِ رسول کے لئے اشکباری کرنے والی ہیں۔

آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ کامل کی مکمل تصویر ہیں۔

آپ کے والدِ گرامی اَنبیاء کے سردار ہیں۔

آپ کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل النساء ہیں۔

آپ کی والدۂ مُعظّمہ کے لئے اللہ کا سلام آیا۔

آپ کے شوہرِ نامدار صاحبِ ہَل اَتیٰ مُشکل کشاء شیرِ خدا ہیں۔

آپ کے شہزادگانِ نوجوانانِ جنّت کے سردار ہیں۔

آپ کے شہزادوں کے لئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُطبہ چھوڑ دیا کرتے۔

آپ کے شہزادوں کے لئے سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ لمبا فرما دیا کرتے۔

آپ کے شہزادگان کا جُھولا جبریل جُھلاتے ہیں۔

آپ کی چکّی چلانے کے لئے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

آپ اور آپ کی اولاد کے لئے آیتِ تطہیر نازل ہوئی۔

آپ کی محبّت ومودّت فرض کی گئی ہے۔

آپ عیسائیوں کے ساتھ مُباہلہ کیلئے نورانی قافلہ میں شامل ہوئیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کیلئے حضرت علی علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے نکاح پر بزمِ ملاءِ اعلیٰ میں سجائی۔

اللہ نے آپ کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا۔

اللہ نے آپ کی اولاد کو دونوں جہان کی سرداری عطا فرمائی۔

آپ کی اُولاد کا حسب ونسب قیامت تک برقرار رہے گا۔

آپ کی اُولاد کو خلافتِ باطنیہ عطا فرمائی گئی۔

آپ کی رفعتِ شان عقل وخرد سے ماوریٰ ہے آپ کی شان وعظمت بیان ہی نہیں ہوسکتی ہم آیاتِ قرآنیہ اور اَحادیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کے فضائل بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

آیتِ مُباہلہ اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

قارئین! آیتِ مُباہلہ میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی عظمت ورفعت کا شاندار اظہار ہو رہا ہے سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ ربّانی جن نفوسِ قُدسیہ کو عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے اپنے ساتھ لیا اُن میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے شوہرِ نامدار تاجدارِ ہل اتی، شیرِ خدا مشکل کشاء حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور شہزادیٔ کونین کے صاحبزادگان امامین کریمین سیدین شہیدین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام شامل ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب یہ قافلۂ نُور حجرۂ مصطفےٰ سے نکلا تو اِس شان سے نکلا کہ ملائکہ مقرّبین میں دُھوم مچ گئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیاتِ رسول اِس عظیم المرتبت قافلہ کو دیکھ کر اظہارِ مسرّت فرما رہے تھے اور عیسائیوں کے پادریوں کے چھکے چُھوٹ رہے تھے یہ واقعہ مکمل ملاحظہ فرمائیں!

بنی نجران کا ایک وفد سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا شرکائے وفد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

آپ نے فرمایا! ہاں اُس کے بندے، اُس کے رسول اور اُس کا کلمہ ہیں جو کنواری بتول عذرا (حضرت مریم علیہا السلام) کی طرف اِلقاء کئے گئے۔

یہ سُن کر نجرانی عیسائی بہت غُصّہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا تُم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اِس سے اُن کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ،

بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی طرح ہے بنایا مٹی سے پھر فرمایا اُسے ہو جا تو وہ ہو گیا۔

(پارہ ۳ سورہ آل عمران آیت ۵۹)

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بغیر باپ کے ولادت اس بات کی دلیل ہے کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں چُنانچہ قُرآن پاک میں اُن کی واضح تردید فرمائی گئی ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے خُدا کے بیٹا ہونے کی یہی دلیل ہے تو پھر آدم علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جن کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ کوئی ماں اگر تم اُن کو اِنسان مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں خدا یا خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔

ترمذی کی روایت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام ترمذی نے روایت کی ہے کہ آیتِ مباہلہ نازل ہونے کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور حسنین کریمین کو بلایا اور فرمایا۔

اَللّٰھم ھٰؤلا اھل بیتی۔

آیت مباہلہ میں اہلِ بیت یہی ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَاءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَ نِسَاءَ کُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

ان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

قارئین ! آیت کے نزول کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حُسین کو اٹھائے ہوئے اور حضرت امام حسن علیہما السلام کو انگلی سے پکڑے ہوئے تشریف لائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے

پیچھے شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ان کے پیچھے تاجدارِ اولیاء حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام آرہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمارہے تھے۔ اذ دعوت فامنو۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے سامنے آیتِ مباہلہ پڑھی اور اُن کو دعوت دی اُن کا ایک پادری کہنے لگا اے گروہِ نصاریٰ! مُجھے ایسے چہرے نظر آرہے ہیں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو بھی اُس کی جگہ سے ہٹا دے گا لہٰذا بہتر ہے کہ تم اِن سے مُباہلہ نہ کرو ورنہ سب مارے جاؤ گے اور قیامت تک رُوئے زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا۔

اُس عیسائی پادری کی بات دیگر عیسائیوں کی سمجھ میں آ گئی چنانچہ اُنہوں نے مشورہ کے لئے مُہلت طلب کی اور اگلے روز مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے اہلِ نجران کے سروں پر عذاب آ ہی گیا تھا۔ اگر وہ مباہلہ کرتے تو اُن کی صُورتیں مسخ ہو کر بندروں اور سؤروں جیسی ہو جاتیں ساری وادی بھڑکتی ہُوئی آگ سے بھر جاتی نجران اور نجران کے رہنے والے یہاں تک کہ درختوں تک کہ پرندے بھی تباہ و برباد ہو جاتے اور سال گزرنے نہ پاتا کہ تمام عیسائی ہلاک ہو جاتے۔

(تفسیر ابنِ کثیر از امام عمادالدین ابن کثیر ج ا ص ۷۰)

قارئین ! اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ نفوسِ قدسیہ جن میں آقائے دوعالم، نُورِ مجسم، فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی عظیم المرتبت شہزادی سیّدہ کونین، اُمّ الحسنین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، مولائے کائنات اشجع الناس باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام، شہزادگانِ بتول حضرت امام حسن مجتبیٰ اور حضرت امام حُسین علیہما السلام مباہلہ کے لئے تشریف لائے تو عیسائیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔

قارئین!

شہزادیٔ کونین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مباہلہ میں تشریف۔ لانے کے واقعہ کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام پہلے قدم رکھتے اور اُن کے بعد آپ کے نشانِ قدم پر شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا قدم رکھتیں اور پھر شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے نشانِ قدم پر سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام اپنا قدم رکھتے، اس طرح شہزادیٔ کونین کے نشانِ قدم کو بھی پردہ میں رکھا گیا یہ ہے اُس عظیم المرتبت ہستی کی شان کہ جس کے نشانِ قدم کو بھی چُھپایا گیا ہے۔ آپ کی شان وعظمت کو کیا بیان کیا جا سکتا ہے۔

کائنات کی سب سے عظیم ہستی آپ کے والدِ گرامی ہیں۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب سے پیارے حضرت علی المرتضیٰ علیہ

السلام آپ کے شوہر ہیں اور آپ کے شہزادگان جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

بتولِ پاک کی عظمت ہے اَرفع سب خیالوں سے
جنابِ سیدہ ہیں شان والی سب حوالوں سے
کسی کو مرتبہ مقصودؔ حاصل ہو نہیں سکتا
کہ رُتبہ سیدہ کا پاک ہے ساری مثالوں سے

(محمد مقصود مدنی)

آیتِ مودّۃ اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

قارئین محترم! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا آیتِ مودّۃ میں بھی شامل ہیں اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے میرے محبوب اپنے اُمتیوں سے فرما دیجئے کہ۔

ہم نے تمہیں دین کی دولت سے نوازا۔
ہم نے تمہیں کفر کی ظلمت سے نکالا۔
ہم نے تمہیں اللہ کی پہچان عطا کی۔
ہم نے تمہیں دستورِ حیات عطا کیا۔
ہم نے تمہیں رُوحانی سکون عطا کیا۔
ہم نے تمہیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا کیں۔
ہم نے تمہیں شریعت کے اسباق سکھائے۔
ہم نے تمہیں عرفان کی دولت عطا کی۔
ہم نے تمہیں شیطان سے بچنے کے لئے تعلیم عطا کی۔
ہم نے تمہیں نماز کی لذّت سے آشنا کیا۔
ہم نے تمہیں روزوں کی برکت سے آشنا کیا۔

ہم نے تمہیں حج کی حقیقت سے آشنا کیا۔

ہم نے تمہیں زکوٰۃ کی فضیلت سے آشنا کیا۔

ہم نے تمہیں کلمے کی نورانیت سے آشنا کیا۔

ہم نے تمہیں اعمالِ صالح کی برکات کی خبر دی لیکن ہم تم سے اس سلسلہ میں کوئی اجر طلب نہیں کرتے آپ نے بحکمِ خُدا اُمّت سے فرمایا!

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت

(کنزالایمان پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۲۳)

شانِ نزول

اِس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول یوں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور انصارِ مدینہ نے دیکھا کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اور آپ کے پاس ظاہری مال و متاع کچھ نہیں، تو اُنہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقوق و احسانات کے حوالہ سے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی!

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمیں آپ ہی کی بدولت ہدایت

نصیب ہوئی ہے ہم نے آپ ہی کی بدولت گمراہی سے نجات پائی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں یہ مال بطور نذرانہ لے کر حاضر ہوئے ہیں ہمارا ہدیہ قبول فرما کر عزّت افزائی فرمائی جائے۔ اِس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

(خزائن العرفان)

دُوسری روایت

حضرت سعید بن جبیر اور عمرؔو بن شعیب رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔

الا ان تعدوا قرابتی و عترتی و تحفظونی فیھم۔

کہ میں تم سے فقط اِتنا چاہتا ہوں کہ تُم میرے قرابت داروں اور میری اَولاد سے محبّت کرو اور اُن کے معاملہ میں میرا لحاظ کرو۔

(تفسیر مظہری جلد ۸)

قارئین! اللہ تبارک وتعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے وہ جانتا تھا کہ آنے والے زمانوں میں ایسے بدبخت بھی آئیں گے جنہیں میرے محبوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے قرابت داروں سے بُغض ہو گا اِسی لئے آیتِ مودّت نازل فرما دی تا کہ ظاہر ہو سکے کہ مومن کون ہے اور منافق کون، اللہ

کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کون کرتا ہے اور جھوٹا تعلق کون ظاہر کرتا ہے۔

قارئین! آج خارجی وناصبی اُن آیاتِ کریمہ کا بھی اِنکار کرتے نظر ہیں جن کا شانِ نزول واضح طور پر اہلِ بیت کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے ہے واضح رہے کہ اِن آیاتِ کریمہ کی تفسیر میں تمام مفسرین کا اجماع موجود ہے۔ آیت قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى میں شہزادیٔ کونین کی مودّت فرضیت کا اعلان ہے جو بد بخت اِس واضح اعلان اور حکمِ قرآن کو تسلیم نہیں کرتا وہ یقیناً جہنم کا حق دار ہوگا۔

قرابت دار کون؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ! لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ! (قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) قَالُوْا ! يَارَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ ؟ قَالَ ! عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا۔

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔

يَارَسُوْلَ اللهِ! مَنْ قَرَابَتُكَ ؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے قرابت داروں سے کون کون لوگ مراد ہیں؟

قَالَ ! عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا علی فاطمہ اور اِن کے دونوں بیٹے۔

(طبرانی معجم الکبیر ج ۳ ص ۴۷)

تفسیر رُوح البیان

شیخ التفسیر والحدیث حضرت اِسماعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہورِ عالم تفسیر رُوح البیان میں اِس آیہ کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

جب حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پُوچھا گیا یارسول اللہ!

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ ؟

یا رسول اللہ ! وہ آپ کے قریبی کون ہیں جن کی مَودّۃ ہم مسلمانوں پر واجب ہے؟

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا۔ علی فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے۔

(روح البیان جلد نمبر ۸ ص ۳۱۱)

قارئین کرام ! اِس آیہ کریمہ سے یہ واضح ہو گیا کہ مودّت کے حقداروں میں مولا علی شیرِ خدا، شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا، حسنین کریمین

علیہم السلام اور اُن کی قیامت تک آنے والی اولاد شامل ہے۔

جس کا یہ عقیدہ ہے وہی صاحبِ ایمان ہے جو اِن آیات کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے وہ ابنِ شیطان ہے۔

حُبِّ سرکارِ مدینہ دین ہے اِیمان ہے
حُبِّ محبوبِ خُدا ایمان کی بھی جان ہے
رَبّ نے کی وَاجب مودّۃ اہلِ بیتِ پاک کی
دیکھ لو مقصودؔ خالِق کا یہی فرمان ہے

قارئین! مودۃ اہلِ بیت اِس لئے واجب ہے تاکہ تمام اُمتیوں کو معلوم ہو جائے کہ خانوادہ رسول کی عزّت و عظمت سب سے جُدا ہے۔

اہلِ بیت رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام کی رفعت و بُلندی سب سے بڑھ کر ہے کوئی اُمّتی کس قدر بھی شان والا کیوں نہ ہو جائے، اُس کو خُونِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمسری ہرگز نصیب نہیں ہو سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے آپ کی لختِ جگر سیدہ، طیبہ طاہرہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ساری اَولاد نورٌ علیٰ نور ہے اِسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

آیتِ تطہیر اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا فضل و شرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں آپ کے فضل و کمال کو سمجھنا عقل کے لئے محال ہے اس لئے کہ آپ کی ذات تمام پہلوؤں سے بے مثل و بے مثال ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تمام عوارضاتِ بشریہ سے محفوظ و مامُون فرمایا اور آپ کی طہارت و پاکیزگی کا اعلان فرما رکھا ہے یہی نہیں بلکہ آپ کی بدولت تمام اہلِ بیت کو ہر رِجس سے محفوظ فرما دیا گیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پُوری طرح پاک و صاف کر دے۔

(سورۃ احزاب آیت ۳۳)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے چار نفوس کو مزمل کی چادر میں لے کر دُعا فرمائی! اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

اہلِ سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس آیہ کریمہ کا مِصداق اَزواج واولاد دونوں ہے۔

اِمام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الشرف المو بد اُردو ترجمہ "شرفِ سادات" میں فرمایا ہے کہ اِس سے مراد شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حسنین کریمین علیہما السلام اور تمام اُمہّات المومنین رضی اللہ عنہن ہیں۔

"البتول" میں ہے کہ! اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ آیت سے پہلے بھی پاک وصاف تھے اور طیب وطاہر تھے اِس آیت مبارکہ میں محض ان کا اکرام بڑھانا مقصود ہے اور ان کی طہارت اور پاکیزگی پر اللہ تعالیٰ نے مُہر لگادی ہے۔

قارئین محترم! اِس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ کا اظہار فرمایا ہے کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ وہ تمہیں پاک صاف کر دے تو کیا یہ ارادہ پورا ہوا یا نہیں۔ میرے آقائے نعمت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی تفسیر قرآن پاک ہی کی دوسری آیت مبارکہ سے فرماتے ہوئے لکھا ہے!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۝۴۰ (سورۃ النحل آیت ۴۰)

سورۃ یٰسین میں فرمایا !

اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡـًٔا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾

وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

(سورۃ یٰسین آیت ۸۲)

دُعائے مُصطفٰے برائے آلِ عبا

اللہ رب العزت نے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو اَزل سے طہارت و پاکیزگی عطا فرما رکھی ہے اسی لئے آپ کا لَقب بھی بتُول ہے آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپ کی نفاستِ طبعی کا غمّاز ہے آپ کی طہارت و پاکیزگی کے حوالہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بھی ذکر موجود ہے۔

قارئین محترم ! شہزادیٔ کونین اُسوۂ رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کاملِ ترین تصویر ہیں آپ کی شان میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی حضرت علّامہ علاؤالدین الخازن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خازن میں لکھتے ہیں !

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ اُس وقت سیاہ رنگ کی ایک منقّش دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر آپ تشریف فرما ہو گئے۔

فاتت فاطمة فادخلها فیه۔

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حاضر ہوئیں تو آپ نے اُنہیں چادر مبارک میں داخل فرمالیا۔

ثم جاء علی فادخله فیه۔

پھر علی آئے تو اُن کو بھی چادر کے نیچے جگہ عطا فرمائی۔

ثم جاء الحسن فادخله۔

پھر حسن آئے تو اُنہیں بھی اس چادر میں داخل فرمالیا۔

ثم جاء الحسین فادخلهٗ۔

پھر حسین آئے تو اُنہیں بھی چادر میں داخل کرلیا۔

اور پھر یہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ تلاوت فرمائی۔

(تفسیر خازن جلد سوم ص۴۹۹)

تفسیر دُرِّ منثور

تفسیر دُرِّ منثور میں حضرت اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔

آپ فرماتی ہیں کہ گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت علی حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین (علیہم السلام) تھے تو آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے اُوپر چادر مبارک ڈال دی اور فرمایا !

اَللّٰھم ھٰولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔

اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دُور فرما اور انہیں خُوب پاک فرما۔

(تفسیر دُرِ منثور جلد پنجم ص ۱۹۹)

الصلوٰۃ یا اہل البیت

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حجرۂ مبارکہ کے پاس سے نماز فجر کے لئے گذرتے تو بلند آواز سے فرماتے۔

الصلوٰۃ یا اھل البیت الصلوٰۃ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَ کُمْ تَطْھِیْرًا

نماز کا وقت ہے اے اہل بیت نماز پڑھو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی پوری طرح دور فرما دی اور تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف فرما دیا۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عمل چھ ماہ تک جاری رکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ آپ نے یہ عمل سات ماہ تک جاری رکھا۔

(تفسیر دُرِ منثور جلد پنجم ص ۱۹۹)

اِس آیت کے حوالہ سے کُتب احادیث میں یہ روایات موجود ہیں۔

یہ گھرانہ نُور ہے

عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآلہٖ وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر يقول: الصلاةَ يا أهل البيت: (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْرًا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے!

اے اہل بیت نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے) اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف کردے۔

(ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم جلد ۳ صفحہ ۴۸۳)

(الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۶۱۳)

(طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۲۲ ص ۶)

حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے نزول کے بعد چالیس روز تک شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر تشریف لاکر فرماتے رہے۔

السلام علیکم اهل البیت ورحمۃ اللہ وبرکات

الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔

اَے اہل بیت اللہ تعالیٰ کی تم پر سلامتی رحمت اور برکت ہو تم پر ہو خُدا تم پر رحمت فرمائے۔

آیت تطہیر کی یہی تفسیر مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ نے نور الابصار میں۔

امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاصابہ فی معرفۃ صحابہ میں

حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں

ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق المحرقہ میں

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائصِ کُبریٰ میں

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں

شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات میں

ابنِ اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اُسد الغابہ میں

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے معالم التنزیل میں

مُلّا حُسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر حسینی میں

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر در منثور میں

امام آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں

عماد الدین ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابنِ کثیر میں

عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مظاہر حق میں

امام صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے نزہۃ المجالس میں

مُلا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے معارج النبوت میں

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الشرف المؤبد آلِ محمد میں

شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اپنے طریق سے بیان فرمائی ہے۔ اِس حوالہ سے بہترین تحقیق میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف البتول میں پیش کی ہے۔

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد کی عظمت کے اظہار کے لئے قرآنِ پاک میں واضح فرامین موجود ہیں۔

جنہیں ہم نے اپنی کتاب ''عظمتِ اہلِ بیت'' میں تفاسیر قرآن کے حوالہ جات سے بالتفصیل جمع کر دیا ہے اہلِ ذوق حضرات و محبین اہلِ بیت عظمتِ اہلِ بیت سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اَحادیثِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

قارئین! شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت کا اظہار سیّدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے شمار فرامین سے ہو رہا ہے۔

کُتبِ احادیث میں شہزادیٔ کونین کے مناقب میں ابواب قائم کیے گئے ہیں اور بعض علماء و مُحدّثین نے آپ کے مناقب میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین پر مشتمل کتب مرتب فرمائی ہیں اِس باب میں ہم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے مناقب میں آنے والی احادیث کا انتخاب پیش کر رہے ہیں کیونکہ کتاب کی ضخامت اِس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ کے فضائل میں آنے والی تمام تر روایات کو پیش کیا جا سکے۔

سب سے زیادہ پیار

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اولاد میں سب سے زیادہ پیار اپنی لختِ دل حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ تھا۔

جامع ترمذی میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

”عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ، عَنْ أَبِیْہِ. قَالَ! کَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ“

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

ہے رسولِ پاک ﷺ کا مقصود فرمانِ عظیم
سب جہاں سے آپ کو پیاری ہیں حضرت فاطمہ

کس سے زیادہ محبّت

قارئین! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب ہستیوں میں سب سے زیادہ محبوب ہستی شہزادیٔ کونین حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ہے اور اس بات پر سینکڑوں اُحادیث شاہدِ عدل ہیں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اظہار محبّت وشفقت شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سے فرمایا ہے وہ کسی دوسرے کے لئے نہیں ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں پرورش پانے والے اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں سب سے زیادہ وقت گُزارنے والی ہستی سیدنا حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم جو مزاج شناسِ رسول بھی ہیں نے جب پُوچھا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدہؑ کائنات سے اپنی سب

سے زیادہ محبت کا اعلان فرما دیا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ محبوب میری بیٹی ہے اور اے علی! تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔ روایت ملاحظہ فرمائیں!

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طالب رَضِیَ الله عنه: یَا رَسُوْلَ الله! اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْكَ: اَنَا اَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ، وَ اَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! فاطمہ مُجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تُم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔

(طبرانی معجم الاوسط ج ۷ ص ۳۴۳)

(فیض القدیر ج ۴ ص ۴۲۲) (اتحاف السائل صفحہ ۱۹)

باپ بیٹی کی بے مثال محبت

قارئین! اب ہم جو حدیث شریف پیش کر رہے ہیں اس کی روایت اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے فرمائی ہے اور اس میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی ایک دوسرے

کے ساتھ والہانہ محبت اور اُلفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ روایت ملاحظہ فرمائیں!

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ ! كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَآهَا قَدْ اَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتّٰى يُجْلِسَهَا فِيْ مَكَانِهٖ. وَ كَانَتْ اِذَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَحَّبَتْ بِهٖ، ثُمَّ قَامَتْ اِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

”ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو آتے ہوئے دیکھتے تو اُنہیں خوش آمدید کہتے، پھر اُن کی خاطر کھڑے ہوجاتے، اُنہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہوجاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتیں۔

(سنن کبریٰ نسائی ج ۵ ص ۳۹۱)

قارئین محترم! اِن فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ آپ کو اپنی شہزادی سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے کس قدر محبت تھی۔

آپ رسول مقبُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سارے جہان میں آپ سے بڑھ کر کوئی پیارا نہ تھا۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے یہ محبت بے مثل بھی ہے بے مثال بھی۔ اور سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو جو محبت اپنے والدِ گرامی امام الانبیاء شب اسریٰ کے دُولہا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہے اُس کی بھی مثال کہیں نہیں ملتی۔

اپنی شہزادی سے پیارے مُصطفےٰ کو پیار ہے
دیکھ لو پڑھ کر حدیثیں اُن میں بھی اظہار ہے
میں بھلا مقصودؔ کیونکر اُن کی عظمت لکھ سکوں
اُن کی اُونچی شان ہے اُن کی بڑی سرکار ہے

(محمد مقصود مدنی)

اِمام شُعرانی کی تصریح

اِمام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

صراحت فرمادی ہے کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے زیادہ محبوب ہیں۔

قارئین! حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام یہ جانتے تھے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے والہانہ محبّت ہے اِسی محبّت کا اندازہ کرنے کے لئے آپ نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پُوچھ لیا کہ آقا آپ بتائیں کہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) سے؟

سوال کرنے والے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں جو آپ کے بھائی بھی ہیں اور داماد بھی، وصی بھی ہیں اور وارث بھی۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو مایوس نہیں فرمایا بلکہ فرمایا فاطمہ سے مجھے محبت زیادہ ہے لیکن اُے علی! تُو مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہے۔

محبوب اور عزیز میں بہت خوبصورت اور باریک فرق ہے جس کا اظہار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمادیا۔ آپ کے اس فرمان سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام بھی خُوش ہو گئے اور سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی محبّت کا بھی اظہار ہو گیا۔

فاطمہ جگر پارۂ رسول ہیں

قارئین! شہزادیٔ کونین حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیا ہے اور یہ خصوصی اعزاز جو آپ کو عطا کیا گیا۔ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملاحظہ فرمائیں!

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ! فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

(صحیح بخاری ج ۳ ص ۱۳۶۱) (مسلم ج ۴ ص ۱۹۰۳)
(طبرانی ج ۲۲ ص ۴۰۴) (حاکم المستدرک ج ۳ ص ۱۷۲)
(بیہقی، السنن الکبریٰ ج ۱۰ ص ۲۰۱)

امام اہلِ سُنّت مجدّدِ دین وملّت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اُس بتُول و جگر پارۂ مصطفٰے
حُجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

شہزادیٔ کونین کی گُستاخی کُفر ہے

قارئین کرام! حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعدد

فرامین میں یہ بات موجود ہے کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جزو ہیں، آپ کی لختِ دل ہیں، آپ کے جگر کا ٹکڑا ہیں اِسی لئے سیدہ سلام اللہ علیہا کو ناراض کرنا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے احادیث میں ہے کہ جس نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی ایک بال مُبارک کی بھی گستاخی کی وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے محدّثین نے اِسی لئے یہ بات بہت کھول کر بیان کی ہے کہ سیّدہ پاک سلام اللہ علیہا کی گستاخی کفر ہے۔

مواہب الُدنیہ میں ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ بتول کو بضعة منّی فرمایا ہے والبضعة اللحم اور بضعة سے مراد گوشت کا ٹکڑا ہے۔

واستدل به السهيلي على ان سبها كفر۔

> اِسی سے امام سہیلی نے استدلال کیا ہے کہ چونکہ سیّدہ زہرا سیّدِ عالم کے جسم کا حصّہ ہیں اِسی لیے آپ کی شان میں گستاخی کرنا کُفر ہے۔"

قارئین! اِس دور کے خارجی و ناصبی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت کی مخالفت میں نہایت خبیث، واہیات، انتہائی غلیظ اور قابلِ مذمت لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں جن میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کی شان میں انتہائی دُشنام طرازی کی گئی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ یہ کیسے مُسلمان ہیں جنہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاکیزہ فرامین کا بھی پاس نہیں اُیسے ہی بے غیرت اور بے حیاء لوگوں کے متعلق حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

قلب میں سوز نہیں رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ مُحمّد کا تمہیں پاس نہیں

اِمام المحدّثین شیخ محقق شاہ عبدالحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہا اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں رقمطراز ہیں۔

میگوید کہ پیغمبر خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال فاطمۃ منی فاطمہ گوشت پارۂ من است سبکی رحمۃ اللہ علیہ استدلال کردہ است بایں کہ ہر کہ دشنام کردہ فاطمہ را کافر شود۔

شہزادیٔ کونین اُمّ الحسنین سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِس قدر محبوب تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِعلان فرمادیا خبردار! کوئی میری لختِ دِل میری نُورِ نظر میرے جگر کا ٹکڑے میری پیاری بیٹی کو ناراض نہ کرے اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

قارئین محترم! خارجی بدبختوں کے لئے اِس حدیثِ مبارکہ میں کس قدر وعید موجود ہے جو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ

طاہرہ کے بارے میں بدکلامی کر کے آپ کو ناراض کر کے جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔

غور فرمائیں آج کے نام نہاد مسلمان ایسا لٹریچر چھاپ کر مفت تقسیم کر رہے ہیں جن میں اہلِ بیت کی صریحاً گستاخیاں کی گئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادہ کا تمسخر اُڑایا گیا ہے اس سلسلے میں جہاں خارجی اور ناصبی بدبخت اپنا اپنا حصہ ڈال رہے تھے وہیں کچھ نام کے سُنی مولوی بھی ان کے ہتھے چڑھ چکے ہیں اور اُنہی عقائد کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں جو باطل فرقوں کی پہچان ہیں۔

ہم پُوچھتے ہیں!

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا یزید کو خلیفہء برحق کہنے والوں سے خُوش ہوں گی؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا یزید کے ہمنواؤں اور اُس کی قصیدہ گوئی کرنے والے بدطینت لوگوں سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا امام حُسین علیہ السلام کو باغی کہنے والوں سے خُوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنے بچوں کو شہید کرنے والے کُوفیوں اور اُن کے اس فعلِ بد کو جائز قرار دینے والوں سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا ننھّے علی اصغر علیہ السلام کے گلے پر تیر چلانے والے سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا شہزادہ علی اکبر علیہ السلام کو خون میں نہلانے والے سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا حضرتِ قاسم علیہ السلام کو شہید کرنے والے سے خُوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا حضرتِ غازی عباس علیہ السلام کو شہید کرنے والوں سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا ننھّے عُون و محمد علیہم السلام کو شہید کرنے والوں سے خوش ہوں گی ؟

کیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنے لختِ دِل نورِ نظر سیّد الشباب اہل الجنۃ امام عالی مقام حضرت امام حُسین علیہ السلام کو تین دن بھوکا پیاسا رکھ کر نہایت ظلم سے شہید کر دینے والوں اور آپ کے جسمِ نازنین پر گھوڑے دوڑانے والوں سے خوش ہوں گی ؟

جو لوگ کہتے ہیں کہ یزید کو کچھ نہ کہو، یزید بہت نیک اور پارسا تھا یزید امیر المومنین تھا۔ یزید بہت اچھا حکمران تھا یزید حاکم وقت تھا۔ اور اس کی اطاعت حضرت امام حسین علیہ السلام پر فرض تھی۔

جو یہ کہتے ہیں کہ یہ دو شہزادوں کی لڑائی تھی۔

جو یہ کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام باغی تھے اور اِن کا خروج مام برحق یزید کے خلاف تھا اس لئے اُن کو قتل کرنا جائز تھا۔

جو یہ کہتے ہیں اہل بیت کو کوئی شرف حاصل نہیں۔

جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد ولادِ رسول نہیں۔

کیا یہ لوگ شہزادیٔ کونین کو خوش کر رہے ہیں؟

قارئین محترم! ایسے بدقماش لوگ جو یزید کے حامی اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے مخالفین ہیں جنہوں نے آپ کی اُولاد کو اذیتیں دیں جنہوں نے آپ کے بیٹوں کو ظلماً شہید کر دیا جنہوں نے آپ کے پوتوں اور نواسوں کو کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں ذبح کر دیا آپ یقیناً ان سے ناراض ہیں اور جن سے لوگوں سے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا ناراض ہیں ان سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ناراض ہیں اور جن سے آقائے دوعالم ناراض ہوں وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا۔

اُس کو حاصل کیسے ہو پائے گی جنّت کی ہوا
ظُلم جس نے سیّدہ کے پیارے بیٹوں پر کیا
بِالیقیں مقصودؔ وہ ایندھن جہنّم کا بنا
جس نے بھی ناراض حضرت فاطمہ کو کر دیا

(محمد مقصود مدنی)

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اقدس کا حصّہ ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح اِرشادات اس حوالہ سے موجود ہیں محدثین نے اس حدیثِ مبارکہ کی تشریح میں فرمایا ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے اسی طرح شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں گستاخی بھی کفر ہے اس کی سب سے بڑی دلیل یہی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرما رکھا ہے۔

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّی

فاطمہ گوشت پارۂ من است فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں۔

یہ وہ بارگاہ ہے جہاں فرشتے بھی ادب سے آتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو حق بات بتا دینا چاہتے ہیں جو سیّدہ طیّبہ سلام اللہ علیہا کی ناراضگی کو اہمیت نہیں دیتے وہ آخرت میں یقیناً بہت پچھتائیں گے اس لئے اپنے عقیدہ کی اِصلاح کرلیں اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک کی محبّت کو دل میں بسالیں۔

فاطمہ بُضعۃٌ مِنّی ہے یہ فرمانِ رسول
سیّدہ شہزادیٔ کونین ہیں جانِ رسول
اِن کے در کی ہی غلامی سے مِلے ایمان بھی
اِن کی چوکھٹ سے مِلے مقصودؔ فیضانِ رسول

(محمد مقصود مدنی)

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیّبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی گستاخیوں سے باز نہ آئے تو تمہارا حشر یقیناً ابوجہل اور ابولہب کی جماعت کے ساتھ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اِس بارگاہ کی گستاخی سخت ناپسند ہے۔ ہم کہتے ہیں! اہل بیت کی غلامی کرلو۔ سیّدہ پاک کی چوکھٹ پر جبینِ نیاز جُھکالو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں سے محبّت کرلو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیاروں سے پیار کرلوتا کہ نجات حاصل ہوجائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایذاء دینا مُوجبِ لعَنت ہے

عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ! يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: (اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا) لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَيًّا لَاٰذَيْتَهُ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو برا بھلا

کہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا، اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں اُن پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے اُن کے لئے ایک ذِلّت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ پھر فرمایا! اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اذیّت کا باعث بنتا۔

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۲۱)

شہزادیٔ کونین کو ناخوش کرنا حضور کو ناخوش کرنا ہے

قارئین محترم! اسی حوالہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالی شان ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت عبیداللہ بن ابی رافع سے حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن علیہ السلام نے انہیں بلا بھیجا اپنی بیٹی کی منگنی کرنے کے لئے آپ نے ان سے کہا کہ آپ رات کے وقت مجھے ملیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس وہ ان سے ملے پھر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر کہا: خدا کی قسم کوئی ایسا نسب اور نہ ہی سبب اور نہ ہی سسرالی رشتہ ایسا ہے جو مجھے آپ کے نسب، سبب اور سسرال

سے بڑھ کر پیارا ہے مگر یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک انساب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے۔"

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۲)

اللہ ناراض ہوتا ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَيَرْضَى لِرِضَاكِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا! بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

(طبرانی معجم الکبیر ج ۱ ص ۱۰۸)

جو سیّدہ کو گالی دے

سہیلی نے کہا کہ جس نے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ

علیہا کو گالی دی تحقیق اس نے کفر کیا اور اس بات کی تائید میں یہ بھی ہے کہ جب ابو البابہ نے اپنے آپ کو باندھ لیا تھا اور قسم کھالی تھی کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور نہ کھولے گا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لے آئیں تا کہ ان کو کھول دیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ کھولنے سے اپنی قسم کی وجہ سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک فاطمہ میرا ایک حصہ ہے وقال بعضھم اور بعض لوگوں نے کہا بیشک جس شخص نے بھی حضرت فاطمہ کے حق میں وہ عمل کیا کہ اس سے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو تکلیف ہوئی تو گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوئی اور کوئی چیز ان کے لئے اتنی تکلیف دہ نہیں ہوگی جتنی ان کو ان کی بیٹی کی طرف سے ہوگی اور یہ بات تلاش کرنے سے معلوم ہوئی اور یہ دنیا میں سزا کو سخت کرتا ہے اور آخرت کی سزا تو ہے ہی بہت سخت۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیّدہ سے محبّت کے انداز

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ ! كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ، وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گُفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۸۷

میرے ماں باپ قُربان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَة، وَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ اَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِدَاكِ اَبِي وَ اُمِّي۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر

روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(خصائص النبی واھلہ مترجم ص ۳۸۲)

سب لوگوں سے زیادہ محبوب

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ ! دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ. فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ ! فَاطِمَةُ. فَقِيْلَ ! مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ ! زَوْجُهَا. اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھُوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پُوچھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟

اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا! فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے۔

عرض کیا گیا! مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟

فرمایا! اُن کے شوہر سے، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔

(خصائص النبی واھلہ مترجم ص ۳۸۳)

عورتوں میں سب سے محبوب

عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، قَالَ ! کَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فَاطِمَۃَ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبّت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے تھی اور مَردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب ج ۵ ص ۶۹۸)

عَنْ اَبِی الْمُعَدِّلِ عَطِیَّۃَ الطُّفَاوِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ قَالَتْ۔ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ یَوْمًا اِذْ قَالَ الْخَادِمُ ! اِنَّ

عَلِیًّا وَ فَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ! فَقَالَ لِی، قُوْمِی فَتَنَحِّی لِی عَنْ اَهْلِ بَیْتِی، قَالَتْ! قُمْتُ فَتَنَحَّیْتُ فِی الْبَیْتِ قَرِیْبًا، فَدَخَلَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ مَعَهُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ وَ هُمَا صَبِیَّانِ صَغِیْرَانِ فَاَخَذَ الصَّبِیَّیْنِ فَوَضَعَهُمَا فِی حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا۔

حضرت اَبُومعدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا! دروازے پر علی اور فاطمہ (علیہما السلام) آئے ہیں۔

اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا! ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔

اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سِن تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چُومنے لگے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۹۶)

نبی کا ہیں جگر پارہ رسالت کی کلی زہرا
نبی کی گود میں مقصودؔ نازوں سے پلی زہرا

(مقصودؔ مدنی)

پانچوں نفوسِ قُدسیہ کا مقام

مستدرک حاکم میں حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے اور اُن سے فرمایا۔

انی و ایاك هذا النائم یعنی علیا وهما یعنی الحسن والحسین لفی مكانٍ واحدٍ یوم القیامة۔

بے شک میں اور یہ سونے والا یعنی علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور یہ دونوں حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک مکان میں ہوں گے۔

(مُستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۲۷)

امامِ اہلِ سنّت مجدّدِ دین وملّت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پارہ ہائے صُحف غنچہ ہائے قُدس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

عرش کے نیچے گنبد میں

اِسی مفہوم کی ایک روایت علامہ نور الدین علی بن ابو بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجمع الزوائد'' میں نقل فرمائی ہے۔

حضرت ابُوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

انا وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیامۃ فی قبۃ تحت العرش۔

میں اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین قیامت کے دن ایک ہی گنبد میں جمع ہوں گے جو اللہ کے عرش کے نیچے ہوگا۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۸۴ علامہ حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی)

امامِ اہلِ سنت مُجدّد دین وملّت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

خُونِ خیرالرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ٹکڑا ہیں

حضرت مسور بن مخرمۃ سے ہی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا

ہے جو چیز اسے روکتی ہے وہی چیز مجھے روکتی ہے اور مجھے پھیلا دیتی ہے۔ جو چیز اسے پھیلا دیتی ہے اور قُرب قیامت کے دن ختم ہو جائے گی رشتہ داری سوائے میری رشتہ داری کے (امام احمد اور حاکم نے روایت کی ہے)

فاطمہ آپ کا حصّہ ہیں

حضرت مسور بن مخرمة سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرا حصہ ہے اور جو چیز اسے روکتی ہے وہی چیز مجھے روکتی ہے اور جو چیز مجھے کشادہ کرتی ہے وہی چیز اسے کشادہ کرتی ہے۔

(اس کو حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے)

حضرت فاطمہ کو اِیذاء دینا

حضرت ابوحنظلہ سے مرسلا روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک گوشت کا ٹکڑا ہے پس جس نے حضرت فاطمة رضی اللہ عنہا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

(حاکم نے روایت کی ہے)

(اتحاف السائل امام مناوی)

حضرت فاطمہ کا غصّہ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مُجھے تکلیف دیتی ہے جو چیز جو اُسے تکلیف دیتی ہے اور غُصّہ دِلاتی ہے جو چیز اُسے غصّہ دلاتی ہے۔ (حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے)

(اتحاف السائل امام مناوی)

حضرت فاطمہ کی پاکدامنی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی حفاظت کی اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں ان کی پاکدامنی کی وجہ سے داخل کیا اور ان کی اولاد کو (مؤمنین کے وصف میں قرآن میں آیا!

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ

(سورۃ المومنون آیت ۵)

(اتحاف السائل امام مناوی)

حضرت فاطمہ کا بلند درجہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بیشک فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین حظیرۃ القدس میں ہوں گے ایک سفید قبہ میں اس کی چھت رحمٰن کا عرش ہوگا (اسی طرح امام بخاری اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(اتحاف السائل امام مناوی)

شہزادیٔ کونین کی اولاد کا مقام

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ہر بنی آدم اپنے عصبہ کی طرف منسوب ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔

(اتحاف السائل امام مناوی)

لوگوں کا نظروں کو جھکانا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا آپ کے پیچھے سے تمام لوگو اپنی نظروں کو نیچے کرو فاطمہ بنتِ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہاں تک کہ وہ گزر جائیں۔

(اس روایت کو حاکم اور تمام لوگوں نے نقل کیا)

(اتحاف السائل امام مناوی)

رَب کے نزدیک بلند مُرتبہ

حضرت اَبُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پُکارنے والا پکارے گا عرش کے نیچے سے اے لوگو اپنی نظروں کو نیچے کرو یہاں تک کہ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) جنّت کی طرف گزر جائیں۔

(اس کو روایت کیا ہے ابوبکر شافعی نے)

(اتحاف السائل امام مناوی)

وہ کلمات جو آدم علیہ السلام کو ملے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا میں نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پُوچھا ان کلمات کے بارے میں جو آدم علیہ السلام کو ملے تھے اپنے رب کی طرف سے جن پر آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو حضرت مُحمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام اور حسین

علیہ السلام کے وسیلہ سے سوال کیا۔

(اتحاف السائل امام مناوی)

قارئین!

جیسا کہ ہم نے اس باب کے آغاز میں بیان کیا تھا کہ شہزادیٔ نین سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب میں کثیر احادیث ہیں اس لئے تصار کے ساتھ انتخابِ حدیث پیش کر دیا گیا ہے۔

قارئین!

اب ہم شہزادیٔ کونین کی سیرتِ مبارکہ کے حوالہ سے آپ کے لدِ گرامی سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی والدۂ محترمہ مکرمہ معظّمہ دومۂ کونین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا اور آپ کے بہن ائیوں علیہم السلام کے مختصر حالات، آپ کے نکاح، اولاد پاک، آپ کی بادت، آپ کی سخاوت، آپ کی سیادت اور آپ کے وصال مُبارک اور یدانِ محشر میں آپ کے خصوصی اِعزاز و اِکرام پر مؤرخین و محقّقین کی تحقیقات پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ اُن خارجیوں اور ناصبیوں کا محاسبہ کریں گے جو رکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی شان میں گستاخیوں کے مرتکب ہو کر اپنے لئے جہنم کا سامان کر رہے ہیں۔ ہم اہل علم کے لئے شہزادی کونین سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب قرآن پاک کی آیات کے حوالہ

سے مفسرین کے اقوال حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ مقدسہ، اقوالِ صحابہ اور علما و محدثین کی مُستند کُتب سے شہزادئ کونین کے فضائل و مناقب بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کے

والدین کریمین علیہما السلام

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے والدِ گرامی

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تاجدارِ کائنات، سید اولادِ آدم طٰہٰ ویٰسین، سید الثقلین، نبی الحرمین، وسیلتنا فی الدارین، صاحبِ قابَ قوسین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لختِ جگر اور نورِ نظر ہیں۔

شہزادیٔ کونین کے والدِ گرامی آقائے دوجہان ہیں۔

آپ سّیدِ انس وجان ہیں۔

آپ رُوحِ کائنات ہیں۔

آپ جانِ کائنات ہیں۔

آپ شانِ کائنات ہیں۔

آپ حُسنِ کائنات ہیں۔

آپ مقصدِ کائنات ہیں۔

آپ مقصودِ کائنات ہیں۔

سیّدالاولین والآخرین

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ ترین مقام ومرتبہ کے لئے پسند فرمایا ہے۔

آپ کا مُرتبہ ارفع واعلیٰ ہے۔

آپ کی شان بالا و والا ہے۔

آپ ساری مخلوق سے چنے ہوئے ہیں۔

آپ اللہ کے محبوب رسول ہیں۔

آپ سیّدالخلق ہیں۔

آپ خیرالانبیاء والمرسلین ہیں۔

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان

محبوبِ خدا احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! "میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمُطّلب ہُوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور اس کی سب سے اچھی جماعت میں مجھ کو رکھا پھر اس کے دو گروہ بنائے اور اچھے گروہ میں مُجھے رکھا پھر اسے قبائل میں تقسیم کیا اور سب سے اچھے قبیلے میں مُجھے رکھا پھر خاندان بنائے۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۳۶۰۵)

اولادِ آدم کی سرداری

امام الانبیاء تاجدار کون و مکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔"

(صحیح مسلم شریف کتاب الفضائل)

اَوّلین و آخرین پر سرداری

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اولاد آدم کے سردار تمام انسانوں کے سردار اور منتخب رسول ہیں اور اوّلین و آخرین آپ کی تعریف کرتے ہیں قیامت کے روز سبھی آپ کے پرچم کے نیچے ہوں گے۔

اللہ کا نُور

سردارِ دو جہاں مختارِ دو جہاں نازشِ رسولاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نُور سے تخلیق فرمایا اور اسی نُور کے بھیجنے کا ذکر قرآن پاک میں ارشاد فرمایا!

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

نبیوں کی محفل میں ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب تاجدارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک اپنی پاک کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں کرتے ہوئے ارواحِ انبیاء سے عہد لیا کہ ان کی زندگی میں آپ کی بعثتِ مُبارکہ ہو تو وہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نُصرت واتباع اُن پر فرض کردی گئی۔

آدم سے بھی پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تاجدارِ کائنات مَصدرِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام ابھی آب وگل میں تھے۔

"عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! میں خدا کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور آدم آب وگل میں پڑے تھے۔"

(مُسند احمد، خصائص مصطفیٰ ص ۳۵)

خَاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کے والد گرامی خاتم النبیین بن کر تشریف لائے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

لیکن اللہ کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں۔

(سورہ احزاب آیت ۴۰)

رحمتِ عالم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت عالمین بن کر تشریف لائے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی رحمت کا ذکر قرآن میں اس طرح فرمایا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

(سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

رؤف ورحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے آقا احمد مختار سید و سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روف ورحیم نبی بن کر تشریف لائے۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ٦)

اِحسانِ خُداوندی

اللہ تعالیٰ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیج کر اپنا

احسان جتایا ہے اور کسی بھی دوسرے نبی کے لئے یوں نہیں فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مُسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

آپ کی اطاعت

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

(سورۃ النساء آیت ۸۰)

اور فرمایا!

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

(سورۃ فتح آیت ۱۰)

بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسرے یہ کہ دروازۂ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دروازۂ الٰہی ہے اگر فقیر کو مانگنا ہو تو چھت پر یا مکان کے پیچھے کھڑے ہو کر نہیں مانگتا بلکہ دروازے پر آکر بھیک مانگتا ہے اسی طرح جب خدا سے مانگنا ہو تو خدا کے دروازے یعنی بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر مانگو جو کچھ پروردگار کی طرف سے ملے گا اسی دروازے اور ان ہی ہاتھوں سے ملے گا۔

تیسرے یہ کہ شفاعت کے لئے مدینہ پاک میں حاضری ضروری نہیں اسی لئے فی المدینہ نہیں فرمایا گیا جہاں بھی ہو قلب سے اس بارگاہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ ہر دل ان کی جلوہ گاہ ناز ہے۔

(شانِ حبیب الرحمٰن صفحہ ۵۵)

ہر قلب میں سرکار مدینہ کا ہے جلوہ
ہر منگتے کو سرکار مدینہ کی طلب ہے

(محمد مقصود مدنی)

وہی اوّل وہی آخر

خصائص کبریٰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیہقی اور ابن عساکر کے حوالہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ فرمایا۔

لما خلق الله آدم اراه بنيه فجعل يرى فضائل

بعضهم على بعض فرئ نور سا طعا فى اسفلهم فقال يا رب من هذا قال هذا انك احمد وهو اول وهو آخر وهو اول شافع

جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا تو ان کو اپنی اُولاد خواب میں دکھائی گئی آپ نے بعض کے بعض پر فضائل دیکھے پس دیکھا کہ ان کے نیچے کی طرف ایک چڑھتا ہُوا نُور ہے عرض کی مولا یہ کون ہے تو فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اور وُہی اوّل ہے وہی آخر ہے اور وہی اوّل شفاعت کرنے والا ہے۔

(خصائص کبریٰ جلد اول)

دُنیا آپ کے لئے پیدا کی

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب و مطلوب ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی شان کے ظہور کے لئے کائنات کو تخلیق فرمایا حدیث قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

خَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عَلَيَّ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

یعنی میں نے خلقت کو اِس لئے پیدا فرمایا تاکہ اسے تیری بزرگی اور برتری اور بلند منزلت کا تعارف کراؤں اگر میں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

(زُرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۳۶)

آپ کی حاکمیّت

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ

(سورۃ النساء آیت ۶۵)

قرآن نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو دل و جان سے ماننا اہلِ ایمان کے لئے فرض بلکہ شرطِ ایمان ہے جو شخص رسول کے فیصلہ کو نہ مانے وہ بے ایمان ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاکمیت کو تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

یہاں کسی زمانہ کی قید نہیں ہے مومن و مومنہ سے صرف عہدِ نبوی کے مومن مرد و عورت مراد نہیں ہیں بلکہ قیامت تک کے مومنین ہیں۔

(مقامِ مصطفٰے ﷺ صفحہ ۱۲۵)

قارئینِ محترم!

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیّبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو جو عظمت و شان بھی حاصل ہوئی اپنے والد گرامی سیّدِ عالم تاجدارِ عرب و عجم

فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے حاصل ہوئی۔

آپ تاجدارِ کونین ہیں جبھی تو آپ کی صاحبزادی شہزادیٔ کونین ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سید العالمین ہیں اسی لئے تو آپ کی لختِ دل سیدۃ النساء العالمین ہیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے والد گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل احاطۂ تحریر میں لانا ناممکنات میں سے ہے۔ شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کمال محبّت اور کمال اِتباع کے واقعات ہم آئندہ اوراق میں پیش کر رہے ہیں جن سے قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل ترین تصویر اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فُقر کی کامل امین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی والدہ

اُمّ المومنین حضرت خُدیجۃ الکُبریٰ سلام اللہ علیہا

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی والدہ محترمہ مکرمہ معظّمہ ملیکۃ العَرب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو شرف و وقار میں پورے عرب میں ممتاز شان کی مالک تھیں۔

قارئین! شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زُہرا سلام اللہ علیہا کی والدہ محترمہ مکرمہ کی شان و عظمت بھی سب سے جدا ہے

آپ وہ ہستی ہیں کہ جن کو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی والدہ مُحترمہ مکرّمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا نَسب شریف یوں ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنتِ خُویلد بن اَسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب قصی بن کلاب سے ان کا نَسب مبارک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبِ اعلیٰ میں شامل ہو جاتا ہے۔

ننھیال کی طرف سے بھی آپ کا نسب حضور سیّدِ عالم حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے اور وہ یوں کہ ان کی والدہ مُحترمہ فاطمہ نتِ زاہدہ بن لاصم بن عامر بن لوی سے تھیں۔

گویا کہ ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے حضرت خَدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نَسب میں شامل ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضُور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اُولادِ طاہرہ بھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن بارک سے ہوئی۔

آپ کے فضائل قُرآن وحدیث سے منصوص ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد مبارک "وازواجہ امہاتکم" کے مطابق آپ تمام مومنین کی والدہ محترمہ مکرمہ ہیں۔

خوَاتین میں افضل

اخی ووصی رسول حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام روایت فرماتے ہیں، کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ تمام عورتوں سے مریم بنتِ عمران اور خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔

(مسلم شریف کتاب الفضائل ص ۲۸۶)

سب سے پہلی مُسلمان

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا وہ پہلی مبارک

خاتون ہیں کہ جن پر حقیقت اسلام ظاہر ہوئی۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید کی اور اپنا تمام مال وزر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر خرچ فرما دیا۔ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر انہوں نے اپنے سب غلاموں کو آزاد اور مال و دولت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر نثار کر دیا اور خانہ نبوت میں آ کر (جو) کی سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر تناول فرمالیتیں۔ اور کبھی ستو گھول کر پی لیتیں اور گزارہ کر لیتیں۔

سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ سے محبت

قارئین محترم! روایت میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ازواج میں سب سے زیادہ محبت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھی۔

> حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ نے خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بہتر کوئی زوجہ عطا نہیں فرمائی کیونکہ خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مجھ پر اس وقت ایمان لے کر آئیں جب لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور انہوں نے اس وقت میری امداد کی جب لوگوں نے مجھے محروم رکھا۔

آفتابِ نبوّت کی آمد

اُم المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے خواب میں یکھا تھا کہ آسمانی آفتاب ان کے گھر میں اُتر آیا اور اس کا نُور ان کے گھر ں پھیل رہا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے جو اس نُور سے وشن نہ ہواہوا جب آپ بیدار ہوئیں تو یہ خواب اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن فل سے بیان کیا اس نے اس خواب کی تعبیر یہ دی کہ نبی آخر الزمان تم سے اح کریں گے۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۸ے)

ضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نِکاح

اُمّ المومنین حضرت خُدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ کی لدار خاتون تھیں اور آپ کا لقب قبول اسلام سے پہلے بھی طاہرہ تھا حضور ید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح سے قبل آپ کے دو نکاح ہو چکے تھے اور دوسرے خاوند کی وفات کے بعد کئی سرداروں نے آپ سے نکاح ی درخواست کی لیکن آپ نے ازواجی زندگی پر بیوگی کو ترجیح دی۔

کاح کا فیصلہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کا مال لے کر شام گئے اور وہاں پہلے کی نسبت دو گنا نفع حاصل ہوا جس وقت آپ مکہ معظمہ واپس تشریف لا رہے تھے تو دو پہر کا وقت تھا جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا اپنے گھر کے بالا خانے پر اپنی سہیلیوں کے ساتھ تشریف فرما تھیں انہوں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر مبارک پر دو فرشتے پرندوں کی صورت میں سایہ کئے ہوئے ہیں اور حضرت خُدیجۃ الکُبریٰ سلام اللہ علیہا کے غلام میسرہ اور خزیمہ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف و کمال کا ذکر کیا تو خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح کا فیصلہ کر لیا۔

پیغام و خُطبہء نِکاح

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سہیلی بنت منیہ کی معرفت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کی درخواست کی جو اُنہوں نے قبول فرمائی۔

قارئین محترم! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا خطبہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب سے محبوب چچا عاشقِ رسول فنا فی الرسول محسنِ اہل اسلام کشتۂ عشقِ رسول وہ عاشقِ رسول جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے محبوب کی محبت میں مکمل وارفتگی کے ساتھ گذرا میری مراد عمِ رسول والد ابو تراب ابن

عبدالمطلب ہر اچھائی اور بھلائی کے پیکر حضرت اُبوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

یہ وہ مظلوم شخصیت ہے جسے تاریخ کے جبر نے اسلام کی عظیم دولت سے تہی داماں لکھا،

اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے آقائی مولائی مفسّرِ قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو توفیق عطا فرمائی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا کے اسلام و ایمان کے مُتعلّق دو جلدوں میں تحقیقی کتاب ”ایمان ابی طالب“ تحریر فرمائی اور اسلام کے مُحسن کے ایمان پر ایسے بابرکت دلائل دیئے جن کو مانے بغیر چارہ ہی نہیں الحمدللہ آپ کی اس تحقیقی تصنیف سے لاکھوں لوگ اپنے باطل عقیدہ سے توبہ کر چکے ہیں۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر میں نے بھی کام شروع کر رکھا ہے انشاء العزیز یہ کتاب بھی اہلِ اسلام کے ہاتھوں میں ہو گی۔

قارئین! یہ بات تو ضمناً آ گئی ہم اپنے اصل موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح کا جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ توحید و رسالت کی گواہی کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ خطبہ انشاء اللہ ہم حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک

میں مکمل عربی متن کے ساتھ لکھیں گے تاہم یہاں ایک بات کی طرف اشارہ ضروری ہے وہ یہ کہ مومن کا خطبہ نکاح مشرک نہیں دے سکتا۔

تو نبیوں کے نبی، اماموں کے امام، رسولوں کے رسول، اللہ کے محبوب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ نکاح کوئی مشرک کیسے دے سکتا ہے۔

اُمِّ بتُول سے محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبہ محبوب کائنات ملیکۃ العرب سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہے وہیں آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آپ کی ساری اولاد سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اقدس سے ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ اس مبارک ہستی کی والدہ محترمہ بھی ہیں جو ازل سے سیادتِ کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔

وہ جو کہ مقام اعلیٰ پر فائز ہیں۔

وہ جو کہ بتُول وزہرا ہیں۔

وہ جو کہ شہزادیٔ کونین ہیں۔

وہ جو کہ اُمّ الحسنین ہیں۔

وہ جو کہ رسول اکرم کی نُور العین ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس لئے بھی سب سے بڑھ کر محبوب تھیں کہ آپ شہزادیٔ کونین کی والدہ تھیں۔ ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو محبت کا ہر انداز جدا ہے۔

رازدارِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راز دار مصطفٰے بھی ہیں اور غم گسار مصطفٰی بھی آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہر حال میں سکون و راحت کا سامان فراہم کیا اور آپ کی ہر تکلیف کو اپنی تکلیف جانا۔ پہلی وحی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غارِ حرا سے اپنے کاشانۂ نبوت پہ تشریف لائے تو اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت عقیدۃ واحترام سے نہایت پیار بھرے انداز سے آپ کی ڈھارس بندھائی۔

غمگسارِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اعلانِ نبوّت کے بعد کُفّارِ مکّہ کے ہاتھوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

کُفّار و مُشرکین حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت ستاتے آپ کو بہت پریشان کرتے آپ پر فقرے کستے اور آپ کو نہایت نازیبا کلمات

کہتے آپ زخمی رُوح لئے اپنے کاشانہ اقدس میں جلوہ ریز ہوتے آپ کی ہمدرد وغمگسار بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ جانثاری کے ساتھ آپ کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتیں۔

آپ کو کُفّار و مُشرکین کی طرف سے دی گئی اذیّتوں کے حوالہ سے ڈھارس بندھاتیں اس انداز سے محبّت فرماتیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سکون میّسر آجاتا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو سلامِ خُدا

امام بخاری اور امام مُسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

ایک مرتبہ جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ کے پاس حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دستر خوان لا رہی ہیں جس میں کھانا اور پانی ہے۔

جب وہ آئیں تو اُن سے ارشاد فرمائیں کہ ان کا رب ان کو سلام فرما رہا ہے اور میری طرف سے اُنہیں بشارت دینا کہ اُن کے لئے جنت میں موتی کا ایک ایسا گھر ہے جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی رنج ومشقّت۔

(بخاری شریف)

قارئین! غور فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اُمّ بتول

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کیا مقام ہے۔

آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ خود سلام بھیج رہا ہے اور امین وحی خدا جبریل وہ پیغام لانے والا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کا وہ پیغام دینے والے ہیں۔

اللہ سلام بھیجنے والا ہے۔

جبریل سلام لانے والے ہے۔

اور حضور ربّ دو عالم کا سلام خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کو دینے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کی پیاری زَوجہ سے خود محبّت فرما رہا ہے اور سلام و پیغام میں یہ بات ارشاد فرما رہا ہے۔

اے خدیجہ! اگر تُم نے دُنیاوی دولت میرے محبوب کے قدموں میں ڈالی ہے تو میں تمہیں جنّت میں وہ محل عطا کروں گا جو اپنی مثال آپ ہو گا جس کو میں نے اپنے اشارۂ کُن سے خصوصی طور پر تخلیق فرمایا ہے۔ وہ محل تجھے عطا کروں گا جس کی مثل دوسرا محل جنّت میں موجود نہ ہو گا۔

قارئین! اللہ تبارک وتعالیٰ نے محبوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت کے صلہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جنت میں کیسا محل بنایا ہے یہ وہ خود ہی جانے نہ تو اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے نہ ہی اس کی شان وشوکت کا کیونکہ جب کوئی چیز تحفہ میں دی جاتی ہے۔

جب کوئی چیز احسان کے بدلہ میں دی جاتی ہے تو وہ یقیناً سب سے ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان و عظمت کے مطابق سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے لئے محل بنا رکھا ہے جو آپ کو عطا کیا جائے گا۔

فضائل خدیجۃ الکبریٰ میں مزید روایات

مخدومہء کونین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے فضائل میں احادیث پاک پیش خدمت ہیں!

عن عبد الله بن جعفر قال سمعت علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول خیر نسائها خدیجة بنت خویلد وخیر نسائها مریم بنت عمران۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنتِ خویلد ہیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔"

(ترمذی ج ۵ ص ۷۰۲) (مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۱۶)

دُوسری روایت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ ! خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ۔ قَالَ ! تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا ! اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ : خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِیَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا! تُم جانتے ہو یہ کیا ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اہلِ جنّت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں۔ (۱) خدیجہ بنتِ خویلد (۲) فاطمہ بنتِ محمد (۳) فرعون کی بیوی آسیہ بنتِ

مزاحم اور (۴) مریم بنتِ عمران۔ رضی اللہ عنھن اجمعین۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۹۳)

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی ہمشیرہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آ گیا آپ خُوش ہوئے اور فرمایا ! یا اللہ یہ تو ہالہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں ! مجھے اس پر رشک آیا۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۸۴)

حضرت خدیجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اندازِ محبت

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی !

آمَنَتْ بِیْ حِیْنَ کَفَرَ بِی النَّاسُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ! خدیجہ نے میری اُس وقت تصدیق کی جب دوسروں نے میری تکذیب کی۔

صَدَّقَتْنِیْ حِیْنَ کَذَّبَنِی النَّاسُ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ! خدیجہ (سلام اللہ علیہا)

نے اپنے مال میں مجھ کو اُس وقت شریک کیا جب دوسروں نے مجھے مال خرچ کرنے سے روکا۔

وَاَشْرَكَتْنِيْ فِيْ مَالِهَا حِيْنَ حَرَّمَنِيَ النَّاسُ

اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خدیجہ کے بطن سے اولاد عطا فرمائی ہے جب کہ کسی دوسری بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔

وَرَزَقَنِيَ اللّٰهُ وُلْدَهَا وَحَرَمَ وُلْدَ غَيْرِهَا

اُم المومنین جناب عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حسانہ مزنیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے نہایت شفقت ومہربانی سے اُس کا حال پُوچھا اور دیر تک اُس کی خیریت دریافت کرتے رہے۔

وہ چلی گئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پُوچھا کہ یہ بڑھیا کون تھی ؟ جس کے ساتھ آپ اِس شفقت سے گُفتگو فرمارہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے اِسے اُن کے ساتھ بہت محبت تھی۔

(البتول ص ۶۶) (تجرید البخاری ص ۶۹۴)

(الاستیعاب جلد دوم ص ۳۲۲) (انوار محمدیہ ص ۴۱)

خدیجہ کی نسبت سے پیار

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى

أَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يُبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

ترجمہ! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی غیرت میں حضرت خدیجہ پر کھاتی تھی حالانکہ میں نے اُنہیں دیکھا بھی نہیں اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کا ذِکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح فرما کر اُس کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے اور جب کبھی میں یہ عرض کرتی کہ دُنیا میں گویا کوئی عورت سوائے خدیجہ [illegible] ہے ہی نہیں تو آپ فرماتے وہ ایسی ہی تھیں۔ وہ دُنیا و آخرت دونوں میں میری ساتھی ہیں اور انہیں سے میری اولاد ہے۔"

(تجرید البخاری ص ۶۹۳) (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۸۴)

خارجی زندیق کی خرافات کے جوابات

قارئین! ہم نے عُزیر صدّیقی خارجی کی دو کتابوں کی بعض عبارات کا جواب اپنی کتاب ”عظمتِ اہلِ بیت“ میں دیا ہے اس ملعون کی دونوں کتابیں نہایت غلیظ مواد پر مُشتمل ہیں اس کی کچھ خرافات کا جواب ابھی باقی تھا جو ہم موضوع کی مناسبت سے اس مقام پر دے رہے ہیں۔

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی والدہ محترمہ ہیں اس لئے اِس ملعون کا اندازِ تکلّم سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعاولیٰ عنہا کا ذکر کرتے وقت نہایت کریہہ ہو جاتا ہے۔ ملعون لکھتا ہے!

> خدیجہ کی عمر کے بارے میں مجوسی مورخین نے جھوٹ سچ لکھا ہے کہ وہ چالیس سال کی ہو چکی تھیں۔
>
> پھر مُسلمانوں نے کبھی نہ سوچا کہ چالیس سالہ خاتون سے شادی کے بعد مُسلسل پندرہ سال تک آٹھ بچے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ عورت میں تولیدی صلاحیت تقریباً چالیس ں کے بعد باقی نہیں رہتی۔

(اہل بیت رسول اور آل محمد ص ۲۱)

قارئین! غور فرمائیں اس بدبخت کا انداز کس قدر سوقیانہ اور کس قدر جاہلانہ ہے اسے نہ تو اس بات کی پرواہ ہے کہ وہ کس پاک اور عظیم ہستی کا ذکر کر رہا ہے اور نہ اُسے اِس بات کی پرواہ ہے کہ آپ کو مومنوں کی ماں کا رُتبہ حاصل ہے اور کوئی بدبخت اپنی ماں کے بارے میں اِس انداز سے گفتگو کی جسارت نہیں کر سکتا لیکن اس ملعون کو ہم کیا کہیں یہ تو ہر حد سے آگے جا سکتا ہے۔

اِس ولد الحرام شخص کو اندازہ ہی نہیں کہ جس پاکیزہ خاتون کا ذکر وہ اس انداز سے کر رہا ہے۔

وہ مومنوں کی ماں ہیں۔

وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

وہ تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔

وہ تمام اَزواج سے زیادہ نبی علیہ السلام کو پیاری ہیں۔

وہ تمام ازواج سے زیادہ عرصہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہی ہیں۔

وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تمام اولاد کی والدہ محترمہ معظمہ ہیں۔

وہ ایسی عظمت وشان کی مالک ہیں جنہیں خود خالق ومالک کائنات سلام بھیج رہا ہے۔

قارئین! اس بات پر تمام سیرت نگار تمام مُحدّثین متفق ہیں۔

کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ برس تھی اور سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک ۴۰ برس تھی۔

مدارج النبوت میں ہے۔

اس کے بعد انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح کیا۔ اس وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک چالیس برس تھی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔

(مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۷۹۷)

دوسرا حوالہ

حضرت خدیجہ الکبریٰ عقل مند شریف اور نیک خاتون تھی اور ان کی عمر چالیس برس تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح ہوا۔

(سیرت تاجدار رحمت ص ۱۰۰)

تیسرا حوالہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر اُس وقت پچیس سال اور

حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی۔

(سیرت مصطفیٰ جلد نمبر ۱ ص ۱۷۲)

چوتھا حوالہ

اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عُمر مُبارک پچیّس سال اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

(ذکر الحبیب ص ۶۱)

شادی کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔

(سیرت رسول عربی ص ۴۲)

شادی کے وقت دولہا پچیس سال کے تھے جبکہ دُلہن کی عُمر جمہور کے نزدیک چالیس سال تھی۔

(سیرت خیر العباد ۶۵)

پچیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چالیس سال عمر کی بیوہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی۔

(سیرت سید المرسلین جلد اول ص ۵۲۲)

اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عُمر مُبارک چالیس برس تھی اس کے علاوہ عمر مبارک کے بارے میں جو اولیات ہیں وہ

ناقابل اعتبار اقرار دی گئی ہیں۔

(اردو دائرۃ المعارف جلد ۸ ص ۸۵۹۔ ۸۶۳) (محمد رسول اللہ محمد رضا مصری ص ۶۳)
(الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۱۴۵) (سیرت سید لولاک ص ۲۵۷)

تمام سیرت نگار اور مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضور سید عالم لی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح مبارک سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس وقت ہوا جب ان کی عمر چالیس برس تھی اور ملعون زندیق لکھتا ہے۔

> "مسلمانوں نے کبھی نہ سوچا کہ چالیس سالہ خاتون سے شادی کے بعد مسلسل پندرہ سال تک سات آٹھ بچے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ عورت تولیدی صلاحیت تقریبا چالیس کے بعد باقی نہیں رہتی۔"

ہم اس ملعون کی دل آزار تحریر ہرگز نقل نہ کرتے لیکن کیا کریں واب دینے کے لئے اس کی خبیث تحریر نقل کرنا پڑتی ہے۔

قارئین! ہم نے آپ کی خدمت میں محققین کی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جمہور اہل اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی للہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک اس وقت چالیس سال ہی تھی اور یہ ملعون اپنی ہنی خباثت کا ثبوت دیتے ہوئے تمام اہل اسلام پر برس رہا ہے مسلمانوں نے کبھی نہ سوچا کہ چالیس سالہ خاتون سے اتنے بچے کیسے پیدا ہو سکتے۔

لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

قارئین محترم!

کسی نے کیا خُوب کہا ہے۔

خُدا جب دین لیتا ہے
تو عقلیں چھین لیتا ہے

بد بخت خارجی کی عقل اِسے قعرِ مذلت میں لے جا رہی ہے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک کے حوالہ سے اہلِ اسلام کو کوسنے کے بعد اب اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان میں گستاخی پر اتر آیا ہے۔

ملعون کی عبارت ملاحظہ کریں۔

تو تاریخ سے ثابت ہے کہ اگلے پندرہ سال میں دو دو سال کے وقفہ سے آپ کے آٹھ اولادیں ہوئیں جبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (سورۃ الضحیٰ آیت ۸)

یعنی جب تمہیں گھر بسانے کی ضرورت ہوئی تو ہم نے تمہیں خوشحال کر دیا۔

گویا شادی ایک خاص رحمت باری تھی تو کیا چالیس سال کی بوڑھی بیوی دے کر اللہ نے احسان جتایا۔

(اہل بیت رسول اور تحقیق آل محمد

خارجی عزیز صدیقی فی الحقیقت محمود عباسی خارجی کا چیلا چانٹا ہے

اور اسی کے انداز میں پاکباز ہستیوں کے بارے میں بدکلامی کرتا ہے خارجیوں کو نہ تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حُرمت کا پاس ہے نہ ہی اُنہیں اسلام کی عظیم شخصیات سے کچھ تعلق وہ اپنے غلیظ عقائد کو پھیلانے کے لئے عقلی موشگافیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کے سامنے اللہ تعالیٰ عزّوجل کا محبوب آجائے یا خود ذاتِ الٰہی آجائے تو اُنہیں کچھ پرواہ نہیں۔

ہماری پیش کردہ عبارت کا بنظرِ غائر جائزہ لیں تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوجائے گی کہ ملعون خارجی عزیر صدیقی زندیقی نے اہلِ اسلام کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بھی انتہائی نازیبا کلام کیا ہے۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى آیت کے تحت من چاہی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

> "جب تمہیں (یعنی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو گھر بسانے کی ضرورت ہوئی تو ہم نے تمہیں خوشحال کردیا"

"گویا یہ شادی ایک خاص رحمت باری تھی تو کیا چالیس سال کی بوڑھی عورت دے کر اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا"

قارئین! غور فرمائیں، بدبخت اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی توہین بھی کررہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی من چاہی تفسیر بھی اللہ تعالیٰ کے

کلام سے استہزاء بھی کر رہا ہے اور اپنی بے غیرتی کی انتہا بھی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین بھی کر رہا ہے اور آپ کی زوجہ محترمہ مخدومہ کونین اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر کا مذاق بھی اڑا رہا ہے۔

اپنی غلیظ گفتگو میں اس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ! معاذ اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر بسانے اور خوشحالی عطا کرنے کو اس شادی سے منسوب کرنا غلط ہے۔

اس کے نظریہ کے مطابق یہ شادی رحمت باری تعالیٰ نہ تھی کیونکہ چالیس سال کی بوڑھی بیوی دے کر اللہ تعاولیٰ کیوں احسان جتلانے لگا۔

یہودیوں کے پیسے پر پلنے والے اس خارجی کو یہ بھی خیال نہیں کہ یہ فرمانِ خداوندی ہے۔

اس کو یہ بھی خیال نہیں اُمّ المومنین کو بوڑھی بیوی قرار دے رہا ہوں۔

اس کو یہ بھی خیال نہیں کہ وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی کے بارے میں بدکلامی کر رہا ہے۔

قارئین! جو شخص اللہ تعالیٰ کے کلام کو استہزاء کا نشانہ بنائے اس کے بارے میں اللہ ہی کے کلام کو پیش کر دیتے ہیں۔

لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

ملعون خارجی نہایت گھٹیا سوچ رکھنے والا شخص ہے اس کا اندازِ فکر بہت ہی گھناؤنا ہے۔ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے اسے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان زوجہ محترمہ سے اس لئے بیَر ہے کہ آپ شہزادیٔ کونین کی والدہ ہیں اور شہزادیٔ کونین سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ طاہرہ کا سلسلہ چلا ہے اس لئے اہل بیت رسول کی دُشمنی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس خانوادۂ نور کی اولین ہستی کے ساتھ دشمنی ضرور کی جائے دیگر اُمہات المومنین کے بارے میں اس کا رویہ گستاخانہ نہیں بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف وتوصیف میں ایک مستقل کتاب تحریر کی ہے اگرچہ اس کتاب کا عمومی موضوع بھی توہین واہانتِ اہلِ بیت رسول ہی ہے اس کتاب، جس کے چند اقتباسات ہم نے اپنی کتاب ''عظمتِ اہل بیت'' میں بھی پیش کئے تھے اور اس کتاب میں بھی اس کی خرافات کا جواب دے رہے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے بُغض کا انداز

قارئین کرام! جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ ملعون عزیر صدیقی محمود عباسی کا نطفۂ ناتحقیق ہے اس کا انداز بہت گھناؤنا اور بہت ہی گھٹیا ہے وہ لکھتا ہے!

''اسی طرح سیدہ خدیجہ کی دولت کا غلط چرچا کیا گیا ہے کہ

بہت مالدار تھیں گویا ان کے پاس قارون کا خزانہ تھا یا پھر کسی سپر مارکیٹ (Super Markeet) کی مالکہ تھیں یہ باتیں رسول اللہ کو بدنام کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں کہ وہ بیوی کی دولت پر عیش کرتے رہے"

(اہل بیت رسول اور تحقیق آل محمد ص ۲۱)

قارئین محترم! یہ عزیز صدیقی کذّاب نہایت شاطر بھی ہے اور جاہل بھی شاطر اس لئے کہ ابلیسی فکر کے ساتھ وہ ایسی باتیں کرتا ہے جو عام ذہن کو گڈ مڈ کرنے کا باعث بنتی ہیں اور وہ جاہل اس لئے کہ وہ ایسی باتوں کا بھی انکار کر دیتا ہے جو نہایت تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ مالدار خاتون نہ تھیں۔

ان کے مال و دولت کی روایت جھوٹی ہیں اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ ان کو مالدار کہنے سے حضور کی اہانت کا پہلو نکلتا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ اگر یہ بات ہو کہ حضرت خدیجہ کا مال حضور علیہ السلام نے استعمال فرمالیا تو یہ درست بات نہیں ہے۔

یہی ملعون لکھتا ہے!

خدیجہ عتیق بن عایہ مخزومی کی بیوہ تھیں جو ایک خوشحال تاجر تھے وہ ایک مکان دو بچے اور کچھ اثاثہ چھوڑ کر فوت ہو گئے۔

سیدہ خدیجہ نسبت اور شرافت میں اعلیٰ مقام رکھتی تھیں

(اہل بیت رسول اور تحقیق آل محمد ص ۲۰)

قارئین! ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مالدار ہونے کا انکار کرنے والا یہ خارجی خود ہی اپنی بات کو جھٹلا رہا ہے اور دوسری جگہ لکھ رہا ہے کہ آپ ایک خوشحال تاجر کی بیوی تھیں جو بچے اور اثاثہ چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے۔

یعنی جس بی بی کے پاس مکان بھی ہو اور اثاثہ بھی ہو اور پھر سب سے بڑھ کر ان کا مال تجارت دوسرے ملکوں میں جا رہا ہو اس کے مالدار ہونے سے انکار کی آخر کیا وجہ ہے؟

اس بدبخت کا اصل مسئلہ بُغضِ اہل بیت ہے اور یہ اہل بیت کے ہر فرد کی توہین کر کے یہ اپنے شیطانی ذہن کی تسکین چاہتا ہے۔

اگر ہم سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مالداری اور آپ کی متمول حیثیت کے بارے میں حوالے پیش کرنا چاہیں تو سینکڑوں حوالے پیش کر سکتے ہیں طوالت سے بچتے ہوئے یہی کہیں گے کہ روشن حقائق کو چمگادڑ کیسے دیکھ سکتا ہے اور کذاب حقیقت کا انکار کر کے ہی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مورد بنے گا کہ!

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

قارئین! خارجی کی خرافات کا جواب دینے کے بعد ہم پھر سیدہ

خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارکہ کے حوالہ جات پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکُبریٰ سلام اللہ علیہا کا آخری وقت

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے آلام ومصائب اور آزمائشوں کا آغاز آپ کے بچپن مبارک میں ہوچکا تھا۔

آپ کی اپنی والدہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے جدائی کا دور انتہائی کرب وآلام کا دور ہے۔ آپ کی اپنی والدہ محترمہ سے محبت کی کمال درجے کی محبت تھی۔

اب ہم سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے وصالِ مبارک کے واقعات بیان کریں گے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی رحلت کے وقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حجرۂ پاک میں تشریف لائے تو جناب خدیجۃ الکبریٰ نے آپ کی خدمت میں شدّتِ مرض کی شکایت پیش کی۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ نے اشکبار آنکھوں سے اُن کے لئے دعائے خیر کرتے ہوئے فرمایا!

اے خدیجہ جنّت آپ کی زیارت کی مشتاق ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے عرض کی!

یا رسول اللہ! مجھے موت کی فکر نہیں میں تو آپ کو صحبت سے مفارقت کی وجہ سے روتی اور حسرت زدہ ہوں۔

یا رسول اللہ میں اپنی بیٹیوں کی طرف سے آسودہ خاطر ہوں اور اُن کے لئے میں نے ہر ایک کا سامان بنا دیا ہے۔

مگر میری بیٹی فاطمہ کی شادی ابھی باقی ہے اس کی کفالت آپ کو خود فرمانا ہے اور اس کام کو کسی دوسرے پر نہ چھوڑیئے گا۔

سیّدہ فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا کی آہ وزاری

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو وہاں پر بلالیا اور ان کا سر مبارک اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر فرمایا!

”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے“

مگر جب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی والدہ مکرمہ کو بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو فریاد کرتی ہوئیں اپنی ماں سے لپٹ گئیں اور اپنا چہرۂ اقدس ان کے چہرۂ انور سے ملنے لگیں کہ نہ کسی شخص نے کبھی اس طرح سے نالہ وفریاد اور آہ وزاری کی ہوگی اور نہ ہی اس درد وغم میں کسی نے سوز ہجراں سے بے خود ہو کر اس طرح کا نعرۂ غم والم لگایا ہوگا۔

جب دوستوں کی جدائی صبر کی بنیادوں کو گرا دیتی ہے تو پیچھے رہ

جانے والوں کے دل سیاہ اور تاریک ہو جاتے ہیں۔

حضرت خدیجہ کی آرزُو

امام وقار رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ جب خدیجہ خاتون رضی اللہ عنہا کی رحلت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ!

کچھ دیر میرے سامنے تشریف رکھیں تا کہ میں آپ کا آخری دیدار کرلوں اور آپ کے دیدار کے ذُوق سے توشہء آخرت تیار کرلوُں اور زبانِ نیاز سے آخری الوداعی باتیں کرلوں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے سامنے بیٹھ گئے تو جناب خدیجہ نے عرض کیا۔

یارسول اللہ! میں نے اپنی زندگی آپ کی خدمت میں بسر کی ہے اور اب قاصدِ اجل آنے والا ہے اور میں جارہی ہوں۔

میں اِلتماس کرتی ہوں کہ قیامت میں مجُھے اپنے ساتھ رکھئے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں میری بات کرتے ہوئے میری بخشش کی درخواست کیجئے گا۔

علاوہ ازیں اگر میری طرف سے آپ کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو مجھے معاف فرما دیجئے گا، نیز یہ کہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا میری چھوٹی

بیٹی ہے اور بغیر ماں کے رہ جائے گی اس پر دستِ رُافت اور نگاہِ شفقت رکھیے گا اس ساتھ ہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے عرض کی یارسول اللہ! میں ایک بہت بڑی بات کہنا چاہتی ہُوں مگر آپ کے سامنے عرض کرنے کی ہمت نہیں رکھتی میں وہ بات فاطمہ کو بتا دیتی ہُوں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دے گی۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روتے ہوئے ان کے سرہانے سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اندر آ کر اپنی والدہ محترمہ کے سامنے بیٹھ گئیں۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے انہیں فرمایا بیٹی! اپنے والد گرامی کی خدمت میں عرض کر کہ میری ماں کی خواہش ہے کہ آپ اپنی چادر مبارک جو نزولِ وحی کے وقت زیب بدن فرمایا کرتے ہیں میرے کفن کے لئے عطا فرما دیں تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے مجھ پر رحمت فرمائے۔

شہزادیٔ کونین حضرت فَاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوئیں اور اپنی والدہ مکرّمہ کا پیغام آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔

حضور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روتے ہوئے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو چادر مبارک عطا فرما دی اور فرمایا بیٹی چادر اپنی ماں کو دکھا دو تا کہ وہ خوش ہو جائے۔

جنّت سے کفن آیا

اسی اثناء میں حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی!

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے آپ اپنی چادر سنبھال لیں خدیجہ نے اپنا سب کچھ ہمارے رستے پر فدا کر دیا ہے اس لئے اس کا کفن ہمارے ذمّہ ہے ہم اسے اپنے کرم کی پوشاک عطا کریں گے اور اس کے لئے جنت سے پاکیزہ ترین کفن بھیجتے ہیں اگر یہ روایت صحت کو پہنچتی ہے تو جنت کا کفن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خصوصیتوں میں سے ہوگا۔"

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا
کی
ولادت مُبارکہ
اور
بچپن کے حالات

ولادت با سعادت

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت مبارکہ ولادتِ نبوی کے اکتالیسویں سال ہوئی۔

ابنِ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت میں بیان کیا ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولادِ اظہارِ نبوّت سے پہلے پیدا ہوئی ہے۔

آپ کی ولادت کے حوالہ سے مؤرخین کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے لیکن صحیح تر قول یہی ہے آپ کی ولادت نبوت کے پہلے سال ہوئی جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عُمر مبارک اکتالیس سال تھی۔

بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۲ کے حاشیہ پر مرقوم ہے!

ولدۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا سنۃ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکتالیس سال کی عمر میں ہوئی۔

(بخاری جلد اول ص ۵۳۲)

روضۃ الشہداء میں ہے! بعض کہتے ہیں کہ آپ سلام اللہ علیہا کی ولادت بعثت سے پانچ سال قبل اور بعض کے نزدیک آپ کی ولادت بعثت کے پہلے سال ہوئی۔

(روضۃ الشہداء ص ۲۶۰)

مدارج النبوت میں ہے!

کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تو اُس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عُمر مبارک اکتالیس برس تھی۔

اتفاق اسی پر ہے کہ سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت مبارکہ نبوّت کے پہلے سال ہوئی۔

(مدارج النبوت)

میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ البتول میں لکھتے ہیں!

جمادی الثانی کی بیس تاریخ اور نبوّت کا پہلا سال ہے تاجدار کون ومکاں قبلہ گاہِ قدسیاں شہنشاہ انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں شہزادیٔ کون ومکاں سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تشریف آوری ہونے والی ہے۔

(البتول قدیم ایڈیشن ص ۱۷)

پاک بیبیوں کی آمد

مُلاّ حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مَعروف کتاب روضۃ الشہداء میں جس کا ترجمہ میرے آقائی و مولائی حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے لکھتے ہیں!

جب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادتِ مُعظّمہ کا وقت قریب آیا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کسی شخص کو اپنے قریبیوں کے پاس بھیجا کہ اُن کی عورتیں میری کفایت کے لیئے آئیں قریش کی عورتوں نے جواب بھیجا کہ اے خدیجہ تو ہمارے نزدیک گنہگار ہے تُو نے ہماری بات نہ مانی اور عبداللہ کے یتیم کی زوجہ بن گئی تو نے فقیری کو امیری پر ترجیح دی ہے اس لئے ہم تیرے پاس نہیں آئیں گی اور نہ ہی تیری کفایت کریں گی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اُن کے جواب سے محزون و غمزدہ ہوگئیں تو اچانک گندمی رنگ اور لانبے قد کی چار خواتین آپ کے سامنے ظاہر ہوگئیں اور بنی ہاشم کی عورتوں کی طرح گفتگو کرنے لگیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن کو دیکھ کر ڈر گئیں۔

اُن میں سے ایک خاتون نے کہا اے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) غم نہ کر تجھے ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں تیرے لئے بھیجا ہے ہم تیری بہنیں ہیں (پھر تعارف کرواتے ہوئے کہا)۔

میں سارہ (رضی اللہ عنہا) ہوں اور یہ دُوسری مریم بنتِ عمران (رضی اللہ عنہا) ہیں اور یہ تیسری حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کلثوم (رضی اللہ عنہا) ہیں اور یہ چوتھی فرعون کے گھر والی حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی پرورش کرنے والی آسیہ (رضی اللہ عنہا) ہیں اور یہ سب بہشت میں تیری ساتھی ہیں۔

بعدازاں ان میں سے ایک خاتون آپ کے دائیں اور ایک بائیں ایک سامنے اور ایک پیچھے بیٹھ گئیں تو حضرت سیّدہ پاک کی ولادت ہوئی۔

(روضۃ الشہداء ص ۲۶۱)

ظہورِ نُور

جب سیّدہ زہرا بتول طاہرہ سلام اللہ علیہا نے صحنِ عالم میں قدم رکھا تو آپ کا نورِ مبارک درخشاں ہوگیا چنانچہ آپ کے نُور نے مکّہ مُعظمہ کے مکانوں کو گھیر لیا اور زمین کے شرق و غرب میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جسے اس نور نے روشن نہ کیا ہو۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۱۷ تا ۱۱۸)

حُوروں نے غسل دیا

روایت میں آیا ہے کہ قادر کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرۂ پاک میں جنت کی دس حوروں کو بھیجا ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک

طشت اور چمکتی ہوئی چھاگل تھی اور ان چھاگلوں میں کوثر کا پانی تھا۔

چنانچہ اُمّ المؤمنین خدیجہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے سامنے بیٹھی ہوئی خاتون نے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو لے کر کوثر کے پانی سے غُسل دیا اور ایک سفید کپڑا نکال کر اعلیٰ قسم کی خُوشبوؤں میں بسا کر آپ کو پہنایا اور پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے کہا اب اس پاک اور پاکیزہ کو لے لیں۔

اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر رحمت کرے اور دوسری بیبیوں نے بھی اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے خوشی خوشی بیٹی کو گود میں لیا اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کا نام فاطمہ (سلام اللہ علیہا) رکھا۔

اسمِ مُقدّس

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اسم مقدّس فاطمہ ہے اور فاطمہ کے معنی ہے چُھڑانے والی جیسا کہ ابن دُرید نے کہا ہے۔

والفاطمۃ مشتقۃٌ من الفطمِ وھو القطع ای المنع

لفظِ فاطمہ فطم سے بنا ہے فطم کا معنی ہے چھڑانا روکنا علیحدہ ہونا۔

جیسا کہ عربوں کے ہاں بطورِ ضرب المثل کہا جاتا ہے۔

فطمت المرأۃ الصبی اذا قطعت عنہ اللبن۔

عورت نے قبل از وقت بچے کا دُودھ چھڑا دیا۔

سمیت بذالك لان الله تعالیٰ فطمها عن النار.

آپ کو فاطمہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوزخ سے علیحدہ کر دیا ہے۔

دیلمی نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے۔

انما سمیت لان الله فطمها و محبیها عن النار۔

کہ سیّدہ فاطمہ کا یہ نام اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے عقیدت مندوں کو دوزخ سے دُور کر دیا ہے۔

بزاز، ابو یعلیٰ، طبرانی اور حاکم نے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله وذریتها علی النار۔

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پاک دامنی اختیار کی پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی اَولاد پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔

(مُستدرک حاکم۔ صواعق محرقہ ص ۱۸۸)

فَاطمہ نام کیوں رکھا؟

حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے

حضور اکرم سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جناب میں عرض کیا !

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے اپنی صاحبزادی کا نام فاطمہ کیوں رکھا؟

سرکارِ دو عالم علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ان اللہ عزّوجل قد فطمها وذریتها عن النار یوم القیامه۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دور کر دیا ہے۔

(ذخائر العقبیٰ ص۲۶)

قارئین کرام! احادیث اور لغوی تحقیق سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دُور کر دیا ہے اور آپ سے مودّت رکھنے والے عقیدت مندوں کو دوزخ سے علیحدہ کر دیا ہے۔

اس لئے کہ "فاطمہ" فطم سے نکلا ہے اور فطم کا معنیٰ چھڑانا، روکنا، علیحدہ کرنا، دُور کرنا ہے۔

خاتونِ قیامت سلام اللہ علیہا کل قیامت کے دن اپنی اُولاد اپنے ماننے والوں اور اپنے نام مُبارک کی تعظیم کرنے والوں کو اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں دعا کر کے دوزخ سے دُور رکھیں گی اور اپنی شفاعت سے نارِ سقر

کے پنجہ سے اپنے محبین کو چھڑا کر علیحدہ کر لیں گی اور پھر کمال کی بات یہ ہے کہ وقتِ مصیبت آنے سے پہلے کرم کا دروازہ کھل جائے گا۔ (انشاء اللہ)

جنابِ فاطمہ کا نام ہے بُرہان آزادی
وہ ہیں خاتُونِ جنّت سیّدِ عالم کی شہزادی

(محمد مقصود مدنی)

فاطمہ نام سے محبّت

روایات میں آتا ہے! کسی شخص نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ریشمی چادر پیش کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چادر مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرما دی۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام وہ چادر زیب تن فرما کر دربار رسالت میں تشریف حاضر ہو گئے امام الانبیاء سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جناب شیرِ خُدا علیہ السلام کو چادر زیب تن فرمائے دیکھا تو رُخِ انور متغّیر ہو گیا۔

مُولائے کائنات شیرِ خُدا حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ الکریم مزاج شناسِ رسولِ خُدا تھے آپ فوراً سمجھ گئے۔

عرض کی! حضُور اس کا کیا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اِس کے ٹکڑے کر کے فاطمہ نام کی عورتوں میں تقسیم کر دو۔ سُبحان اللہ!

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی لختِ دِل سیّدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا سے کس والہانہ محبت ہے۔

آپ کو سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے نام پاک سے بھی پیار ہے اس پیار کا اظہار چادر تقسیم سے ظاہر ہے۔

کملی والے مُصطفٰے کو فاطمہ سے پیار ہے
اس روایت میں محبّت کا عجب اِظہار ہے
نام سے مقصودؔ اُن کے پیار آقا نے کیا
ہے عجَب اظہار اِس میں فاطمہ سے پیار کا

(محمد مقصودؔ مدنی)

بُتول کا معنیٰ

سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا لقب ہے لفظِ بتول بتل سے بنا ہے اور بتل کے معنیٰ ہیں۔

قطع الشیئِ و ابانہ عن غیرہٖ
کِسی چیز کا کِسی چیز سے جُدا ہونا یا منفرد ہونا۔

بت و تبتل
دُنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے تعلّق جوڑنا۔

اِنقطع عن الدُنیا الی اللہ (المنجد)
سیّدۃ نساءِ العالمین سلام اللہ علیہا کو بُتول اس لیے کہا گیا ہے۔

لانقطاعها عن نساء زمانها فضلاً ودیناً وحسباً

(الشرف المؤبد ص ۱۷۵)

کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت اور دین اور حسب ونسب کے اعتبار سے مُنفرد ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے۔

لانقطاعها عن الدنیا الی اللہ تعالیٰ

(ابن الاثیر وعبیدۃ الہروی بحوالہ فضائل الخمسہ ص ۱۵۶)

کہ آپ علیہا السلام کو دُنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرنے کی وجہ سے بتول کہا گیا ہے۔

جناب عبیدۃ الہروی غریبین میں لکھتے ہیں۔

سمیت فاطمۃ بتولاً نہا بتلت عن النظیر

(ابن الاثیر وعبیدۃ الہروی بحوالہ فضائل الخمسہ ص ۱۵۶)

کہ سیّدہ فاطمہ کا نام بتول اِس لیے ہے کہ آپ کی کوئی مثال ونظیر نہیں۔

حضرت اِمام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث

بے شک میری یہ بیٹی فاطمہ حُور آدمیہ یعنی انسانی حُور اور حیض ونفاس سے پاک تھے۔

(البتول از علاّمہ صائم چشتیؒ)

آپ کا لقب زہرا ہے غیثا لغات میں زہرا کے معنی سفیدی اور حسن کے ہیں۔ لطائف احمد یہ فی مناقب فاطمیہ میں لکھا ہے کہ زہرا اس وجہ سے لقب مبارک ہوا کہ شہزادی کونین مقدّسہ گورے رنگ کی تھیں۔

سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کی شان وعظمت کون بیان کرسکتا ہے کہ وہ آپ عظیم المرتبت خاتون ہیں جو تمام جہان کی عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں پھر یہ بھی کہ آپ ہر قسم کی زنانہ آلائشوں سے پاک ہیں۔

گُلشنِ نبوّت کی کلی زہرا

سیّدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کا ایک نام زُہرا ہے زہرا نور بکھیرتی کلی کو کہتے ہیں۔ اور جو عورت عوارضات نسایہ سے پاک ہو اُسے زہرا کہتے ہیں۔

علّامہ یُوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ترین کتاب (الشرف المؤبد لآل محمد جس کا ترجمہ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرما کر محبان اہلِ بیت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے۔

اِبنتہ فاطمۃ انہا کانت لا تحیض

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا حیض سے پاک تھیں۔

وکانت اذا ولدت طهرت من نفاسها بعد ساعةٍ

اور اپنے بچے کی ولادت سے ایک ساعت کے بعد نفاس سے پاک ہو جاتیں۔

حتی لا تفوتها صلاة وكذالك سميت الزهرا

یہاں تک کہ آپ کی کوئی نماز قضا نہ ہوتی اور اسی وجہ سے آپ کا نام زہرا ہے۔

(شرف سادات ص ۷۴ تا ۷۵)

رسولِ پاک کے ہے پاک گھر کی روشنی زہرا
نبی کے تازہ گلشن کی ہے اِک تازہ کلی زہرا
رسولِ پاک کی لختِ جگر مقصودؔ ہے زہرا
نبوّت کے امامت کے ہے سانچے میں ڈھلی زہرا

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا بچپن

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا بچپن مُبارک بھی عظیم ہے اِس کی خاص وجہ سیدۂ کائنات کی نسبتِ عالی اُس عظیم تر ہستی سے ہے جن کا ثانی نہ کوئی آیا نہ آئے گا۔ آپ کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں جن سے آپ کو سیّدہ کی بالغ نظری اور وُسعتِ علم کا اندازہ ہو جائے گا۔

شہزادیٔ کونین جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عمرُ مبارک پانچ چھ سال کے درمیان ہے جناب سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا بیٹی کو درسِ توحید کے ساتھ خداوندِ بزرگ و برتر کی لامحدود لامتناہی قوتوں کے بارے میں مختلف مثالیں دے کر مقامِ اُلوہیت کی نشاندہی فرما رہی ہیں جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا والدۂ مکرّمہ کی تقریر دلپذیر کو بڑے انہماک اور توجہ سے سُن رہی ہیں۔

ماں بیٹی کے سوال و جواب

ماں نے وعظ ختم فرمایا تو بیٹی نے ایک سوال پُوچھ لیا بڑا جامع اور بلیغ سوال بچپن کے ذہن سے بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ سوال۔

آپ نے پُوچھا، امّی جان! خدا تعالیٰ کی قدرتیں تو ہم دیکھ رہے ہیں

مگر خدا تعالیٰ خود کیوں نظر نہیں آتے ؟

بیٹی کا سوال سُنا تو جناب خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے رُخِ اقدس پر مسرت کی لہر دوڑ گئی آپ معلمہ تھیں ہونہار شاگردہ کے سوال کرنے سے آپ کو اپنی محنت کا ثمر حاصل ہو رہا تھا خُوش کیسے نہ ہوتیں۔

آپ نے مُسکرا کر فرمایا! بیٹی ہم اگر دُنیا میں نیک کام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کریں گے تو اس کے بدلہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دیدار سے نوازیں گے یا یہ فرمایا کہ ہمارے اچھے کاموں کا صِلہ جو ہمیں خُدا کی خُوشنودی حاصل ہوگی یہی خُدا تعالیٰ کا دیدار ہے۔

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے والدہ کا جواب سُنا تو نہایت مطمئن ہوگئیں۔

شہزادیٔ کونین کو بابا کا غم

مدارج النّبوت میں روایت ہے! ایک دن حضور کعبہ مُعظّمہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور قریش ایک جگہ بیٹھے ہُوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو؟

پھر اس نے اَوروں سے کہا تم میں سے کوئی اَیسا ہے جو فلاں قبیلہ سے ذبح کردہ اونٹ کی اوجھ اُٹھا لائے۔ ایک روایت میں مشیمہ یعنی آنول آیا ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد غلاظت نکلتی ہے۔

پھر جب حضور سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے اسی پر بدبخت عقبہ بن ابی معیط اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اونٹ کی اوجھ لا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسی حال میں رہے اور سرِ مُبارک سجدے سے نہ اُٹھایا اور وہ سب کھڑے ہنستے رہے اور ہنسی میں لوٹ پوٹ ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آئیں اور انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شانے سے اس اوجھ کو اٹھا کر پھینکا اور ان بدبختوں کو برا بھلا کہتی رہیں۔

(مدارج النبوت اردو جلد دوم ص ۶۲۔۶۱ مطبوعہ لاہور)

قارئین مُحترم! سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بچپن سے ہی آزمائشوں اور آلام سے گزرنا پڑا۔

اپنے والدِ محترم ومکرّم سیّد الانبیاء حضرت مُحمد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہونے والے مظالم کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتی رہیں معصوم سیّدہ طیبّہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے قلبِ اطہر پر ان مظالم نے کس قدر زخم لگائے یہ تو آپ ہی جانتی ہیں۔

بچپن میں بھی زیور نہیں پہنے

قارئین محترم! اب ہم ایک ایسا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس سے بنتِ رسول سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے طبعی فقر

اور شان استغناء کی نشاندہی ہوتی ہے۔

مُعتبر روایت کے مطابق جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کی عُمر مبارکہ اُس وقت پانچ سال تھی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے رشتہ داروں میں کسی بچی کی شادی کی تقریب منعقد ہونے والی تھی جناب خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے خیال فرمایا کہ لوگوں کے بچے اچھّے اچھّے کپڑوں میں ہوں گے لہٰذا سیّدہ کے لیے ایک دو جوڑے اچھے کپڑوں کے اور کچھ زیور بنوا لیے جائیں چنانچہ آپ نے چاندی کے دو تین ننھّے ننھّے زیور بنوا لیے اور خُوشی خُوشی وہ زیور اور کپڑے بیٹی کو پہنانے لگیں تو جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے کہا امّی جان میں یہ کپڑے اور زیور نہیں پہنوں گی مُجھے تو وہی لباس اچھا لگتا ہے جیسا آپ اور میرے ابا جان پہنتے ہیں۔

جنابِ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے بیٹی کی فقیرانہ طبیعت دیکھی تو سینے سے لگا لیا اور فرمایا ! فاطمہ تمہارے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ ہماری بیٹی عظیم ہے۔

سُبحان اللہ!

یہ ہے شہزادیٔ کونین جناب سیّدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا دنیا سے اظہارِ لاتعلقی اور فقر و استغناء کا مقام، اور اُس مقام فقر پر آپ ہی فائز ہیں جسے فخر الفقر کا مقام کہتے ہیں۔

شہزادیٔ کونین کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا۔

میں نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا کسی کو کلام اور گُفتگو کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَآهَا قَدْ اَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتّٰى يُجْلِسَهَا فِيْ مَكَانِهٖ

جب حضرت فاطمہ تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں مرحبا کہتے اور کھڑے ہو جاتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہاتھ پکڑ لیتے اور چُومتے پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(نسائی سنن الکبریٰ ج ۵ ص ۳۹۱) (مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۵۴)

اس حدیث مبارکہ میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی عظمت و شان کے کئی پہلو واضح ہو رہے ہیں۔

اول یہ کہ یہ حدیث مبارکہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمہات المومنین میں سے بہت محبوب تھیں اور آپ کے ساتھ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصی محبّت فرماتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیّبہ کا، آپ کے اُٹھنے بیٹھنے کا، آپ کے اندازِ تکلّم کا انداز کسی اور کے حِصّہ میں کم ہی آیا ہوگا جو شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حِصّے میں آیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہزادیٔ کونَین سلام اللہ علیہا کی اپنے بابا جان حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشابہت کے حوالہ سے جو الفاظ ارشاد فرمائے ہیں وہ اِنتہائی محبّت وقُربت پر دلالت کرتے ہیں ان الفاظ سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہزادیٔ کونَین سلام اللہ علیہا سے محبّت عجب انداز میں جھلکتی نظر آرہی ہے۔ فرماتی ہیں!

”میں نے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے سوا کسی کو کلام اور گُفتگو کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔

قارئین! نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شہزادیٔ رسول کی یہ مشابہت اتفاقی امر نہیں بلکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اپنے ارادہ کا ظہور ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ فاطمۃ بضعۃ منی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور ٹکڑا وہی ہوسکتا ہے جس میں کمال مشابہت ہو اور پھر اسی روایت میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنی بیٹی سے محبّت عجیب انداز ظاہر ہورہا ہے۔

جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں مرحبا کہتے اور کھڑے ہو جاتے اور حضرت فاطمہ کا ہاتھ پکڑ لیتے اور چومتے پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

سُبحان اللہ!

کس قدر عظمت و شان ہے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی آپ کے والد مکرّم معظّم اپنی لاڈلی بیٹی سے کس قدر والہانہ محبّت فرمارہے ہیں۔

جب آپ تشریف لاتیں تو آپ مرحبا کہتے۔

جب آپ تشریف لاتیں تو محبّت سے کھڑے ہو کر استقبال فرماتے،

جب آپ تشریف لاتیں تو آپ کے ہاتھ پکڑا لیتے۔

جب آپ تشریف لاتیں تو آپ سیّدہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔

جب آپ تشریف لاتیں تو سیّدہ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھا لیتے اور خُود سامنے تشریف فرما ہو کر دونوں باپ بیٹی ایک دُوسرے کو دیکھ دیکھ کر خُوش ہوتے۔

اور اللہ تعالیٰ ان دونوں نفُوسِ قدسیہ کی خُوشی کو ملاحظہ فرما کر خُوش ہوتا۔

قارئین! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی بیٹی سے محبّت کا ہر انداز جداگانہ ہے اسی حوالہ سے ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں۔

جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاں تشریف لاتے تو۔

قامت من مجلسها فقبلته واجلسته فی مجلیسها۔

تو آپ کھڑی ہو جاتیں اپنے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

قارئین! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی نُورِ نظر سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا استقبال کرنا محبّت شفقت اور عزّت افزائی ہے جبکہ سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اپنے والد گرامی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقبال تعظیماً و تکریماً ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمال مشابہت

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ ھَدْیاً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا وَ قُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا کہ کوئی عادات حُسنِ سیرت وقار اور اُٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ ہو۔

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۶)

قارئین ! اس حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کلام و گفتار کی مشابہت کے علاوہ بھی سیّدہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا !

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا عادات میں نبی مکرّم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے مشابہ تھیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا حُسنِ سیرت میں حضُور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سے مشابہ تھیں۔

شہزادیٔ کونین وقار ورعُب میں اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمال مشابہت رکھتی تھیں۔ گویا کہ آپ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کاملِ ترین تصویر تھیں۔

آپ نبیٔ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں اِس قدر گُم ہوچکی تھیں کہ آپ کی ذات پرتوِ ذاتِ مصطفےٰ بن چکی تھی۔ یہ روایت کسی عام ہستی سے منقول نہیں یہ روایت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔ خارجی اہلِ بیت رسول سے بُغض رکھتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات کو سامنے رکھ کے توہین و تنقیص اہلبیت کرتے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خُود سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت وشان کی مُعترف ہیں اور آپ کا ذکر کمال محبت سے فرماتی ہیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کی

افضلیت

سیّدۃ النساء العالمین

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پُوری کائنات میں افضل واشرف ہیں آپ کی تمام اُمّت پر افضلیت اہلسنّت وجماعت کے نزدیک مُسلّمہ ہیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام عالمین کی عورتوں کی سردار فرمایا ہے۔

ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو فرمایا۔

یابنیۃ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِی سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْن

اے بیٹی کیا تو اس پر خوش نہیں کہ تو دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔

جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی ابّا جان مریم کہاں گئیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔

شہزادیٔ کونین کی افضلیت

تمام انبیاء وُرسل میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شرف و طہارت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے آپ کی اولاد سارے جہان سے افضل ہے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبّہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے ممتاز فرمایا ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے اس امتیاز کی کئی وجوہات ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ سب سے زیادہ محبّت فرماتے تھے۔

دوم:۔ یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام اولاد سوائے شہزادیٔ کونین کے آپ کے سامنے ہی وصال فرما گئی۔

سوم:۔ یہ کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدۃ النساء العالمین بنایا۔

چہارم:۔ یہ کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمال مشابہت حاصل تھی۔

پنجم:۔ یہ کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا پیارے نبی صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی عملی تصویر تھیں۔

ششم:۔ یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نسب آپ سے چلنا تھا۔

ہفتم:۔ یہ کہ آپ کا نِکاح وصیٔ رسول حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوا جو کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کو سارے جہان سے عزیز تھے۔

ہشتم:۔ یہ کہ آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو حورالآدمیہ فرمایا ہے۔

نہم:۔ یہ کہ آپ عورتوں کے عوارضات سے پاک تھیں جیسے کہ حیض ونفاس وغیرہ۔

دہم:۔ یہ کہ آپ کی شان وعظمت کا اظہار دنیا وآخرت دونوں جگہ کروایا جائے گا۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط

سیادتِ شہزادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ! اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا ، لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ ۔ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ ! مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم فَسَاَلْتُهَا، فَقَالَتْ : أَسَرَّ اِلَيَّ : اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِيَ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَ اِنَّهُ عَارَضَنِيَ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِي، وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ : اَمَا تَرْضَيْنَ، اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے جیسا تھا۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے) پوچھا، آپ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وِصال ہوگیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرئیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دَور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملوگی۔

اِس بات نے مجھے رُلا دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۰)

(سُنن نسائی ج ۴ ص ۲۵۱)

(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۴۷)

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۷ ص ۲۱۸)

جنّتی عورتوں کی سردار

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ اسْتَأْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَ یُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ، وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ.

ترجمہ!

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اھلِ جنّت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حُسین جنّت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۶۶۰) (نسائی السنن الکبریٰ ج ۵ ص ۸۰)

(نسائی فضائل الصحابہ ج ۵۸ ص ۷۶) (احمد بن حنبل المسند ص ۵ ص ۳۹۱)

(حاکم المستدرک ج ۳ ص ۱۶۴) (ابونعیم حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۱۹۰)

جناب سیّدہ بڑھ کر ہیں سب سے شان و عظمت میں
عبادت میں ریاضت میں کرامت میں فضیلت میں
ملی سرداری ان کو دنیا میں مقصودؔ خالق سے
ملے گی حق سے سرداری اُنہیں کو باغِ جنّت میں

(محمد مقصود مدنی)

قارئین محترم! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو جو عظمت و شان اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرما رکھی ہے اُس کا حصر و اِحاطہ ناممکن ہی نہیں محال تر ہے۔

آپ کی بزُرگی و شرف کا اوّلین اظہار آپ کی ولادت مبارکہ کے موقع پر ہی ہو گیا جب سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی مدد کے لیے عظیم خواتین دائیاں بن کر تشریف لائیں پھر آپ کے انوار تجلّیات نے سارے مکۂ معظمہ کو روشن فرمایا گیا۔

آپ کی سب سے بڑی فضیلت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک کا آپ کی نسل سے چلنا ہے۔ مُفسّرینِ کرام نے سورۂ کوثر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کوثر سے مراد اولادِ رسول ہے۔

قارئین محترم! سیّدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد آپ سے چلی ہے۔

جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے برادرِ مکرم حضرت عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب طیّب و طاہر ہے نے وصال فرمایا تو عاص بن وائل نے اس خبر پر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندان رحلت فرما گئے اور وہ ابتر یعنی بے نسل رہ گئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

بلاشبہ اے محبوب آپ کا دشمن اور آپ کا بدگو ہی اُبتر ہے۔

(سورۃ الکوثر آیت ۳)

اُے حبیب دنیا و آخرت میں اس کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا اور اگر کوئی اُس کا نام لے گا بھی تو اس پر لعنت ہی بھیجے گا۔ اور آپ جیسے شان و عظمت کے مالک کو تو کوئی اُبتر کہہ ہی نہیں سکتا کیونکہ دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی آپ کو اس حد تک حاصل ہے جو بیان سے باہر ہے۔

مُفسّرین لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر یہ ہے کہ اُے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارا جہاں آپ کے فرزندوں سے بھر جائے گا اور وہ شرق و غرب ہر جگہ پھیلیں گے یہاں تک کہ روزِ قیامت آپ کی اولاد آپ کے عقب میں ہوگی۔

سادات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں

قارئینِ محترم!

بعض خوارج یہ عقیدۂ بد رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چونکہ نرینہ اولاد نہ بچی اِس لئے آپ کی اولاد دنیا میں موجود نہیں اور اس عقیدہ

کی دلیل کے لئے وہ قرآن پاک کی آیت جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو کسی مرد کے باپ نہیں حالانکہ محبوبِ خدا احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن پر نزولِ وحی ہوا انہوں نے واضح طور پر فرما رکھا ہے کہ میری اولاد میری بیٹی سے چلے گی فرمانِ رسول ملاحظہ فرمائیں۔

صواعق محرقہ میں ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال لعلی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین و ذریتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلفت ذریتنا۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اول جو چار جنت میں داخل ہوں گے وہ میں تم اور حسن و حسین ہوں گے ہماری پُشت کے پیچھے ہماری اولاد ہوگی اور ہماری اولاد کے پیچھے پیچھے ہماری بیبیاں ہوں گی اور دائیں بائیں ہمارے محبین ہوں گے۔

(الصواعق الحرقہ ابن حجر مکی)

یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی المرتضیٰ اِمامین کریمین اور آپ کی اولادِ طاہرہ سادات کرام ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اولادِ فاطمہ محفوظ رکھی گئی

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے مناقب بیان کرتے ہوئے علامہ محمد عبدہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

ان کے مناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی اولاد اور آپ کی نسل کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نسل کی صورت میں باقی رکھا۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنے بیٹیوں کو چھوڑ کر وہی اکیلی اس پاک نسل اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے برگزیدہ اولاد کی ماں ہیں۔

(علموا اولادکم محبۃ اہل بیت ص ۱۲۶)

شہزادیٔ کونین کی اولاد پر جہنم حرام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا وُلْدِكِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا! اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا

عذاب نہیں دے گا۔

(طبرانی المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۲۰)

آلِ رسولِ پاک پر رب کا سلام ہے
آلِ رسولِ پاک پر دوزخ حرام ہے

(مقصودؔ مدنی)

شہزادیٔ کونین کی بہنوں پر فضلیت

حضرت امام مناوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ!

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی تمام بہنوں سے افضل تھیں کیونکہ آپ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری اولاد کا سلسلہ چلا نہ کہ دوسری بہنوں سے۔

(اتحاف السائل از علامہ مناوی ص ۷۸)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نَسب مُنقطع نہیں ہوگا

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کا سلسلہ نسب قیامت تک منقطع نہیں ہوگا جب کہ سارے حسَب نَسب مُنقطع ہو جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

کل حسب و نسب ینقطع یوم القیامۃ غیر نسبی

وسببی وصھری۔

قیامت کے دن تمام دنیا کا سلسلہ نسب منقطع ہوجائے گا
لیکن میرا سلسلہ نسب وسبب منقطع نہیں ہوگا۔

(جامع الصغیر للسیوطی جلد ا ص ۴۹)

قارئین! سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نَسب کا شرف ہے کہ قیامت تک کے لئے محفوظ و مامون ہے تمام اِنسانوں کے اَنساب منقطع ہوجائیں گے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نَسب منقطع نہیں ہوگا۔ سادات کی یہ خصوصیت خوارج کو ہضم نہ ہوئی تو اُنہوں نے یہ واویلا شروع کر دیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کا سلسلہ نسب بیٹے کی بجائے بیٹی سے چلے اب خوارج کی اُن عبارات پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں جن میں اُنہوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی سلام اللہ علیہا کے اِس شرف کا اِنکار کیا ہے۔

خارجی کی بکواسات اور اُن کے جوابات

قارئین محترم! ہماری یہ کتاب ایک ایسی پاکیزہ ہستی کی سیرت و سوانح پر مشتمل ہے جن کے فضائل و کمالات کا احاطہ ممکن ہی نہیں آپ کی سیرت میں یہ مباحث ہمارے دل کو بھی پریشان کر رہی ہیں لیکن کیا کیا جائے اگر خوارج کی بدبختی اور اُن کے ظالمانہ عقائد سے لوگوں کو آگاہ نہ کیا جائے تو سادہ لوح مُسلمان اِن کے دامن تزویر میں آکر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اس لیے مُسلمانوں کو ان سے بچنے کے لیے اور ان کے عقائد سے آگاہ کرنے کے لیے ان کی تحریروں کا جواب دینا ضروری سمجھا ہے۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمان اقدس ہے

لکل نبی ام عصبة ینتمون الا البنی فاطمة فانا ولیھا وعصبتھا۔

تمام انبیاء کی نسل اُن کے بیٹوں سے شروع ہوئی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع ہوگی۔

(المستدرک للحاکم جلد ۳ ص ۱۶۴)

قارئین محترم! یہ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے آپ نے فرمایا کہ میری نسل میری بیٹی سے شروع ہوگی اور یہ

آپ کا خاصہ ہے جس طرح آپ کے دیگر خصائص میں کوئی بھی آپ کی مثل نہیں ہوسکتا اسی طرح اس خصوصیّت میں بھی آپ کا مرتبہ جداگانہ ہے۔

لیکن خارجیوں کا بابا آدم نا محمود عباسی اور اُس کی معنوی اُولادعزیز صدیقی کذّاب خارجی کو یہ بات اپیل نہیں کرتی وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پُوری نسل انسانی میں عَصبہ باپ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہاں بیٹی کی طرف کیوں منتقل ہوگیا۔ زندیق لکھتا ہے۔

> ”مُسلمانوں کی نسل باپ سے چلتی ہے اُم المومنین بھی یہ بات جانتی تھیں ہاں اُن کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ ایرانی جن کی نسل ماں سے چلتی ہے اور ولدیت مشکوک رہتی ہے رسول اللہ کی نسل ماں سے چلانے میں کامیاب ہوجائیں گے اور مزد کی ذُرّیت اسے سچ مان لے گی۔
>
> ہمارے قُرآن نے اس کا جواب پہلے ہی دے دیا تھا۔
>
> مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
>
> یعنی رسول کی کوئی اولادِ نرینہ اس لیے نہیں دی گئی کہ کہیں وہ نبوّت کو بھی اپنے باپ کی میراث نہ سمجھ بیٹھیں ہیں۔ نبوت کی وارث صرف اُمت ہوتی ہے“

(ام المومنین عائشہ ص ۱۵۶ از عزیز خارجی)

قارئین! اس کی مندرجہ بالا عبارت میں نہایت غلیظ زبان

استعمال کی گئی ہے جسے پڑھتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن خارجی بدبختوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اور آپ کی اولاد طاہرہ سے چونکہ کچھ حیاء نہیں اس لئے وہ بکواس کرتے ہوئے ہرگز نہیں شرماتے۔

خارجی نے اس عبارت میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد طاہرہ کا انکار کرتے ہوئے عاص بن وائل کے ساتھ ویل کو پسند کیا ہے لعنتی لکھتا ہے!

" مُسلمانوں کی نسل باپ سے چلتی ہے لیکن اُمّ المومنین حضرت عائشہ کو معلوم نہ تھا کہ ایرانی جن کی نسل ماں سے چلتی ہے اور وَلدیت مشکوک رہتی ہے رسول اللہ کی نسل ماں سے چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

اس بدبخت نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل پاک سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے چلنے کا انکار کرنے کے بعد بہت ہی غلیظ طریقہ سے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ یہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیت نہیں بلکہ یہ ایرانی مجوسیوں کا پراپیگنڈا ہے کہ نسل باپ کی بجائے ماں سے چلاؤ۔

وہ اپنی بات کو منوانے کے لئے قرآن پاک کی آیت کا سہارا بھی لیتا ہے اور اُس آیت کریمہ کو حضور کی نرینہ اولاد نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کرتا ہے ہم سابقہ اوراق میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ نقل کر چکے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی نسل اُن

کے بیٹوں سے چلی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع ہو گی۔

قارئین! جو شخص حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین اقدس انکار کرے وہ آپ کا اُمتّی کیسے ہو سکتا ہے۔

غیر ملکی سرمائے پر پلنے والے پجاروکے پجاری اپنے ایمان بھی اپنے آقاؤں کی فروخت کر چکے ہیں اس لیے حق کو سمجھنے کی طاقت ان سے چھین لی گئی ہے اس لیے ہم یہ کہیں گے۔

لَعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ

سیّدہ النساء العالمین

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

یا بنیۃ امّا ترضین انّك سیّدۃ نسآء العالمین قالت یا بت فاین مریم بنت عمران قال تلك سیّدۃ نساء عالمھا وانت سیّدۃ نسآء عالمك اما واللہ لقد زوجتك سیّدا فی الدُنیا والاٰخرۃ

اَے پیاری بیٹی کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تُم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو سیّدہ نے عرض کیا مریم بنتِ عمران بھی تو ہیں تو فرمایا کہ وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو اللہ کی قسم تمہارے

شوہر علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں۔

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۵۲)

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اَفْضَلُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ. خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ، وَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِیَۃُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَۃُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْیَمُ ابْنَۃُ عِمْرَانَ (رضی اللہ عنہن اجمعین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! اہلِ جنّت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران (رضی اللہ عنھن اجمعین)

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۹۳) (الاستعیاب ج ۲ ص ۷۷۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھ کو اجازت دیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جا کر آپ کے لیے بخشش کی دُعا کراؤں مغرب کی نماز ادا کروں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جا کر اپنے لیے اور آپ کے لیے بخشش کی دُعا کراوں والدہ محترمہ نے اجازت دے دی اور میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا مغرب کی نماز آپ کے ساتھ ادا

کی پھر نوافل پڑھے اس کے بعد عشاء کی نماز ادا کی جب آپ نمازِ عشاء کے بعد فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا آپ نے میرے قدموں کی آواز سُن کر فرمایا کہ تو میرے پیچھے آنے والے حذیفہ تو نہیں ہو میں نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ما حاجتك غفر الله لك ولا ملك ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استاذن ربه ان تسلم علی ويبشر ونی بان فاطمة سيّدة نسآء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيّد الشباب اهل الجنة

تجُھے کیا حاجت ہے اللہ تعالیٰ تجُھے اور تیری ماں کو بخشے یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس فرشتے نے اللہ سے میرے پاس آکر سلام کرنے کی اجازت چاہی اور یہ مجھے بشارت دے رہا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(مشکوٰۃ و ترمذی ص ۵۷۰)

دُوسری حدیث

سیّدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تھا!

الا ترضین ان تکونی سیّدۃ نسآء اھل الجنۃ اونساء العالمین۔

کیا تو میری بیٹی اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تو سارے جہاں اور جنّت کی عورتوں کی سردار ہے۔

(مشکوٰۃ وترمذی ص ۵۷۰)

اور ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ تمام جہاں کی عورتوں میں بہتر چار عورتیں ہیں حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور ایک حدیث حضرت انس بن مالک سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

خیر النساء امّتی فاطمۃ بنت محمد(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

میری اُمت کی عورتوں میں بہتر میری بیٹی فاطمہ ہے۔

(ترمذی ص ۵۷۰)

حضرت امام مالک کا قول

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ سیّدہ

عائشہ صدیقہ اور سیّدہ فاطمہ علیہا السلام میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمہ کو جو مقام مصطفےٰ علیہ السلام سے حاصل ہے اور جو اُن کا نسب ہے اُس حوالہ سے سیدہ فاطمہ زہرا افضل ہیں۔

ولا افضل علی بضعة من رسول اللہ احدً

اس لئے سیّدہ جگر گوشۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی اور کو فضلیت نہیں مل سکتی۔

حضرت امام سبکی کا قول

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا ہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سب سے افضل و اعلیٰ ہیں جیسا کہ حدیث میں خُود سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے بھی اس بات کا اقرار و اعتراف کیا ہے کہ سیّدہ فاطمہ زہرا کی افضلیت کے اکمل ہونے میں کچھ شک نہیں یہ ایک ایسا اعلیٰ وارفع شرف وکمال ہے جو کسی بھی دوسری شخصیت کو حاصل نہیں ہے اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ سیّدہ فاطمہ زہرا اولین و آخرین کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول

حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میرا موقف یہ ہے کہ سیّدہ فاطمہ زہرا بتول گذشتہ اور آئندہ دونوں زمانوں کی عورتوں سے افضل ہیں اس لیے کہ وہ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارہ ہیں یہ ایک ہی نہیں بلکہ اور کئی وجوہات خاصہ ہیں۔

حضرت محمود آلوُسی کا قول

علّامہ سیّد محمود آلوسی علیہ الرحمہ صاحب تفسیر رُوح المعانی نے نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے کہ اولین و آخرین کی عورتوں پر سیّدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے مزید برآں کہ جن کے والدِ گرامی محبوب رب العالمین اور سیّد اولین و آخرین ہیں ظاہر ہے انکی وہ شہزادی جنہیں تمام اہلِ جنّت کی عورتوں پر سرداری حاصل ہے اوّلین و آخرین کی عورتوں کی بھی سردار ہیں۔

برآنکہ ایں حدیث دلالت دارد بر فضل فاطمہ بر تمام نساء مومنات حتیٰ از مریم و آسیہ و خدیجہ رضی اللہ عنہم،

یہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے کہ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو تمام مسلمان عورتوں پر فضیلت ثابت ہے یہاں تک کہ حضرت مریم حضرت آسیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۸۰)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سرداری کا اِنکار

قارئین! اہل بیت کے فضائل کا انکار کرنا خارجیوں کو بہت مرغوب ہے اس لیے وہ ہر فضیلت کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں خواہ وہ قرآن و حدیث سے ہی منصوص کیوں نہ ہو۔

جس چیز کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت ہو جائے اس کی عظمت شان بلند ہو جاتی ہے۔

جس شہر کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت ہو گئی وہ شہر عظمت والا ہو گیا۔

جس پہاڑ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدمین شریفین سے نسبت ہو گئی وہ پہاڑ عظمت والا ہو گیا۔

جس درخت کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت ہو گئی وہ درخت جنتی ہو گیا۔

جس خچر مبارک کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری بننے کا شرف حاصل ہو گیا وہ عظمت والا ہو گیا۔

جن ذرّات کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کو چُومنے کا شرف حاصل ہوا اللہ تعالیٰ نے اُن کو عظمت فرما دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے اللہ تعالیٰ آپ کے شہر کی

قسم ارشاد فرمایا ہے۔

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں یعنی مجاہدینِ اسلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے صحابہ کرام کی عظمتوں کو قرآن پاک میں بیان فرمایا صحابہ کو نسبت محبوب کے صدقہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی بشارت عطا فرما رہا ہے۔

قرآن پاک میں صحابہ کرام کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے!

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۸)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا شرف و بزرگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت کی وجہ سے ہے۔

قارئین! نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حاکم بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو شاہد یعنی گواہ بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشیر بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ھادی بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مھدی بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قاسم بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصطفیٰ بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینے والا بنا کر بھیجا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مالک جنت وکوثر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے جنتیں عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ عظمتیں عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ رحمتیں عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ ہدایت عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ بشارت عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ جنتیں عطا فرمانے والے ہیں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا وہ قرآن پاک کی رُوح سے ناواقف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محبوب کو حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا جو سرکار دوعالم کی حاکمیت کا انکار کرے گا وہ قرآن پاک کا انکار کرے گا اور جو قرآن کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور دین سے خارج ہے۔

اللہ کے محبوب اگر کوئی فیصلہ فرمادیں اور کوئی شخص اُس فیصلے کا انکار

کرے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاکمیت کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔

اسی لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر حکمِ مُبارک پر سرِ تسلیم خم کر دیتے۔

بزعمِ خویش صحابہ کو ماننے والے صحابہ کے سپاہی صحابہ کرام کے طریق سے ہٹ کر ابلیسی سوچ اختیار کر رہے ہیں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے اختیار کہہ رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی چیز کا مختار تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میرا محبوب جو چیز تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع فرمائے اُس سے ہٹ جاؤ۔

یہ کہتے ہیں نبی کچھ دے ہی نہیں سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنتیں عطا فرما رہے ہیں

آؤ ہم تمہیں بتائیں حضور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کیا کچھ دے رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نابیناؤں کو آنکھیں عطا فرما رہے ہیں۔

حضرت حبیب کے والد حضرت فدیک کی آنکھیں سانپ

کے انڈوں پر پاؤں آ جانے کی وجہ سے سفید ہو گئیں اور انہیں دونوں آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کی آنکھوں میں لعابِ دہن شریف لگا دیا تو وہ بینا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اُن کو دیکھا کہ وہ اسّی سال کی عُمر میں بھی سوئی میں خود دھاگہ ڈالا کرتے تھے۔

(شفا شریف ص ۲۱۳)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بُھوکوں کو کھانا کھلا رہے ہیں۔

حضور اپنے دستِ رحمت سے چھڑی کو تلوار میں تبدیل فرما رہے ہیں

لاٹھی رُوشن فرما دی

حضرتؓ انس فرماتے ہیں کہ عباد بن بشیر و اسید بن حضیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رات ہو گئی اور سخت اندھیرا چھا گیا پھر یہ دونوں اُٹھے اور اپنے گھروں کو جانے لگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ باہر اندھیرا ہے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کوئی لاٹھی لاؤ۔ ایک صحابی کے پاس لاٹھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ہاتھ اُس لاٹھی کو لگایا تو وہ روشن ہو گئی، جب دونوں کی راہیں جُدا ہو ئیں تو انہوں نے ایک اور لاٹھی اس روشن لاٹھی سے لگائی تو وہ بھی روشن ہو گئی اور یہ دونوں صحابی ان لاٹھیوں کی روشنی

میں اپنے اپنے گھر تک پہنچ گئے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۴۴)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار مُعجزات ہیں اگر ہم تفصیل میں جائیں تو موضُوع طویل ہو جائے گا اِس لیے ہم اپنے موضُوع کے متعلق گفتگو کریں گے۔

قارئین! جیسا کہ ہم نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکم ہیں اور اللہ کی عطا سے صاحب عطا ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

ابوبکر فی الجنۃ   عمر فی الجنۃ
عثمان فی الجنۃ   علی فی الجنۃ
طلحہ فی الجنۃ   زبیر فی الجنۃ
ابو عبیدہ فی الجنۃ   سعید فی الجنۃ
سعد فی الجنۃ   عبد الرحمٰن فی الجنۃ

عشرہ مبشرہ کے علاوہ بھی آپ نے کئی صحابہ کو جنّت کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پُوچھا جنت چاہیے یا آنکھ تو قتادہ نے عرض کی آنکھ بھی عطا فرمادیں اور جنّت بھی۔ واضح ہوا کہ حضور سرورِ کائنات مالک جنت ہیں اسی لئے تو جنت عطا فرما رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میری بیٹی تمام جہان کی

ورتوں کی سردار ہے۔

خارجی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا کے منکر ہیں اس لیے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمانِ اقدس کا بھی انکار کر رہے یں۔

محمود عباسی کی خرافات

نامحمود عباسی لکھتا ہے۔

> جوانانِ جنّت اور خاتونانِ جنّت کی سرداری چند وضعی حدیثیں ہیں۔
>
> آیئے اب ذرا ان حدیثوں کا بھی جائزہ لیجیے جن میں حضرات حسنین کو سیّد الشباب اہل الجنّۃ جوانان جنت کے دونوں سردار اور ان کی والدہ معظمہ حضرت فاطمہ کو سیّدۃ النساء اہل الجنۃ جنتی عورتوں کی سردار قرار دیئے جانے کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب کیا گیا ہے۔

خارجی عباسی اُن احادیث مبارکہ کو وضعی قرار دے رہا ہے جن سے یّدہ خاتونِ جنت کی سرداری اور حسنین کریمین کی جنّت میں سرداری کا علان فرمایا گیا ہے ہم گذشتہ اوراق میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین قدس کی روشنی میں یہ بیان کر چکے ہیں سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جنتی

عورتوں کی سردار ہیں۔

ملعون نامحمود عباسی کہتا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سرداری کی حدیث بخاری مسلم نے بیان کی حالانکہ بخاری شریف میں یہ حدیث موجود ہے مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

(معجم کبیر للطبرانی جلد ۳ ص ۳۵۔ حدیث نمبر ۲۶۲۹)
(معجم صغیر للطبرانی جلد ۲۔ حدیث نمبر ۱۲۶۲)
(خطیب بغدادی فی التاریخ جلد ۳ ص ۱۴۱۔ ۱۴۰)
(ابوسلم قال البخاری فی حدیثہ)
(ابوداؤد)
(التاریخ الکبیر جلد ۳ جلد نمبر ۱۔ ص ۳۸۳)
(التھذیب جلد ۶ ص ۱۶)
(تہذیب الکمال جلد ۵ ص ۹۸۔ ۱۰۹)
(تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۲۵۶)
(والتقریب جلد ۱ ص ۴۲۳)
(ابن جریج طبقات ص ۹۵)
(الکاشف جلد ۲ ص ۱۸۵)
(مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۳۳)
(جامع ترمذی فی کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۷۸۱)
(سنن نسائی فی کتاب مناقب حدیث رقم ۹۵۱۵)

جنتی بیبیوں کی سردار

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا : لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهَا. فَقَالَتْ : اَسَرَّ اِلَيَّ : اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَاِنَّهُ عَارَضَنِيَ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِي، وَ اِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ. فَقَالَ : اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمۃ الزہراء (سلام اللہ علیہا) آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے) پوچھا آپ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ اس بات نے مجھے رُلا دیا، پھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تما جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پ میں ہنس پڑی۔“

(مسلم شریف بخاری شریف

ملعون نامحمود عباسی شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سرداری والی روایت کو پہلے تو وضعی قرار دے رہا تھا اس کے بعد اس کو اس روایت میں شیعہ راوی نظر آنے لگے بعد ازاں وہ اس حدیث کو صحیح مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

> ”صحیح بخاری کے بعض شارحین کو بھی یہ بات کھٹکی تھی کہ جنّت کی عورتوں میں جب اُمہات المومنین اور خود حضرت فاطمہ کی والدہ ماجدہ ہوں گی تو کیا ایک بیٹی اپنی والدہ کی اور سوتیلی ماؤں کی بھی سردار ہوگی“

(تحقیق سید و سادات ص ۲۵۰)

قارئین! جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ حدیث مبارکہ سیّدۃ النساء اھل الجنۃ بخاری مسلم کے علاوہ بھی بے شمار کُتب احادیث میں موجود ہے، نامحمود عباسی اپنی ذہنی خباثت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کا نہ صرف انکار کر رہا ہے بلکہ شارحین بخاری کے ذمّے بھی لگا رہا ہے کہ انہوں نے سوچا یہ کیسے ممکن ہے کہ بیٹی ماں سے افضل ہو جائے۔

اپنی دلیل کے اثبات میں شارحینِ بخاری کی کسی بھی شرح میں سے ایک بھی حوالہ پیش نہیں کیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اَزواجِ مطہرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت عظمت عطا فرمائی ہے اور یہ ساری عظمت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کے صدقہ سے عطا ہوئی ہے جن پاک بیبیوں کو

حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عقد میں آنے کا شرف حاصل ہوا وہ تمام جہان کی عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں لیکن شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو جو شرف حاصل ہے وہ کسی عورت کو حاصل نہیں۔ آپ کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمۃ بضعۃ منی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے

اور یہی فضیلت ہے جس میں کوئی خاتون آپ کے مثل نہیں ہوسکتی۔

حضرت امام نبہانی شرف سادات میں لکھتے ہیں!

> سلف وخلف کا اِس اُمر پر اجماع ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ٹکڑے کے برابر کوئی بھی نہیں۔

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں! شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا تمام عورتوں سے یہاں تک کہ سیّدہ مریم سے بھی افضل ہونا کثیر علماء محققین نے صراحتاً بیان کیا ہے جن میں حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، امام بدر زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، امام مقریزی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ابنِ ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے لہٰذا میں کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ٹکڑے کے برابر نہیں سمجھتا۔ لہٰذا غلامانِ اہلِ بیت خارجیوں کی بکواسات کو تسلیم نہیں کرتے۔

(شرف سادات اُردو ترجمہ حضرت علامہ صائم چشتی ص ۱۴۲۔ ۱۴۳)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کے

بھائی اور بہنیں

قارئین! اب ہم شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دیگر بھائیوں اور بہنوں کے مُختصر حالات پیش کرتے ہیں جن سے بعض شکوک کا اِزالہ ہو جائے گا جو بعض لوگوں کے دلوں میں بعض ناعاقبت اندیش مؤرخین اور ذاکرین نے ڈال رکھے ہیں۔ خارجیوں اور رافضیوں نے اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اولادِ پاک کا انکار کیا ہے ہم اہلِ سُنّت کے متفق علیہ عقائد پیش کریں گے تاکہ خلش زدہ ذہنوں کی تطہیر ہو سکے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے شادی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی عُمر مبارک پر طعن کرنے والا خارجی بدبخت آپ کی عمر مبارک کے بارے میں لکھتا ہے۔

> ''سیّدہ خدیجہ کی عُمر کے بارے میں مجوسی مؤرخین نے جُھوٹ سچ لکھا ہے کہ وہ چالیس سال کی ہو چکی تھیں پھر مُسلمانوں نے کبھی یہ نہ سوچا کہ چالیس سالہ خاتون سے شادی کے بعد مُسلسل پندرہ سال تک سات آٹھ بچے کیسے ہو سکتے ہیں؟

قارئین!

اس ننگِ انسانیت کی تحریر کا ایک ایک لفظ اس کی خباثت ذہنی کا

ثبوت دے رہا ہے وہ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارکہ کو مجوسی مورخین کا جھوٹ سچ کہہ رہا ہے۔

حالانکہ یہ مُسلّمہ حقیقت اُن کتب میں بھی موجود ہے جن کے حوالہ سے اس نے اپنی ظالمانہ کُتب تحریر کی ہیں اور جن کی روایات کو اس نے اپنی مرضی کا رنگ دے کر پیش کیا ہے۔

خارجی کی قلابازی

خارجی عُزیر صدیقی کا کوئی دین و مذہب نہیں ہے اس لئے وہ پاگل اپنی ہی باتوں کی تردید خود اپنی ہی تحریروں میں کر دیتا ہے۔

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی عُمر مبارک اور آپ کے بطنِ اطہر سے ظہُور فرمانے والی اولادِ رسول کا انکار کرنے کے بعد۔ اپنی رسوائے زمانہ کتاب "اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد" کے ص ۲۲ پر آل محمد کے عنوان کے زیر تحت لکھتا ہے!

> حضور کی متاہل زندگی کے پہلے پندرہ سال کامیاب ازدواجی زندگی کا ایک مکمل نمونہ تھے ان پندرہ برسوں میں آپ کو دنیا کی تمام نعمتیں جن کی کوئی تمنّا کر سکتا ہے حاصلِ ہو گئیں مثلاً رہنے کے لئے گھر رفاقت کے لئے وفا شعار بیوی گھر کی رونق کے لئے بہت سے بچے۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد ص ۲۲)

قارئین! غور فرمائیں منحوس عُزیز صدیقی پہلے تو سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کرتے ہوئے آپ کے سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ گذرے ہوئے یہ پندرہ سال کامیاب ازدواجی زندگی کا کامل نمونہ قرار دے رہا ہے جس میں وفا شعار بیوی اور گھر کی رُونق کے لئے بہت سارے بچے موجود تھے اور دوسری جگہ لکھتا ہے کہ چالیس سالہ بوڑھی عورت سے اتنی اولاد کیسے ممکن ہے۔

قارئین خارجی لوگ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زوجہ مُحترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بارے اس لئے بدکلامی کرتے ہیں کیونکہ آپ سیّدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ ہیں خارجیوں کو سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آپ کے شوہرِ مُعظّم حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور آپ کے شہزادوں سے بغض اور بیر ہے۔ اور وہ کوئی بھی ایسی روایت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں جن سے ان نفوس قدسیہ کی عظمت ظاہر ہو رہی ہے۔

قارئین! اب ہم شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا کے دیگر بہن بھائیوں کا مختصر ذکر کریں گے۔

حضرت قاسم بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

سید الانبیاء امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلے صاحبزادے حضرت سیّدنا قاسم علیہ السلام ہیں جو قبل اظہارِ نبوت متولد ہوئے حضرت سیدنا قاسم علیہ السلام کی نسبت سے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کنیت ابو القاسم مشہور ہوئی آپ نے دو سال عُمر مبارک پائی آپ کا وصال مبارک قبل از اظہارِ نبوت ہے۔

حدیث مُبارکہ ہے

حاکم نے المستدرک میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ،

حضرت قاسم بن محمد علیہ السلام کا وصال عہدِ اسلام میں ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کوئی شخص میرے نام اور کنیت کو اپنے لئے جمع نہ کرے یعنی ابو القاسم محمد نہ کہلائے۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۷۷۱۔ ۷۷۲)

تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا

سیّدنا عبداللہ بن محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام

شہزادئ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دُوسرے بھائی حضرت سیّدنا عبداللہ بن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دُوسرے فرزند ہیں ان کا لقب طیب وطاہر ہے۔

طیب لقب حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے ہے اور طاہر لقب سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کی طرف سے تھا۔

آپ اظہارِ اسلام کے بعد سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تشریف لائے اور عہدِ طفولیت میں ہی مکّہ معظّمہ میں وصال مبارک فرمایا۔

مُستند روایات میں ہے

شہزادئ کونین حضرت فاطمہ زُہرا سلام اللہ علیہا کے دو سگے بھائی اور تین بہنیں تھیں۔

اب ہم سیّدہ پاک کی تینوں بہنوں کا مختصر ذکر کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی تحقیق پیش کریں گے کہ شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کی اپنی دیگر تین بہنوں سے فضیلت کی کیا وجوہات ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا

سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا حضرت قاسم بن رسول اللہ سے چھوٹی اور باقی ساری اولاد مصطفےٰ میں بڑی صاحبزادی ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کے پانچویں سال ہوئی اُس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عُمر مُبارک تیس برس تھی۔

سرکارِ دوعالم تاجدارِ عرب وعجم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواہش پر اپنی سب سے بڑی بیٹی کا نکاح کمسنی میں ہی ابو العاص بن ربیع سے فرمادیا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوّت فرمایا تو اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی مشرف بہ اسلام ہوگئی تھیں مگر ابو العاص اس وقت دولتِ ایمان سے محروم رہے۔

حضرت زینب نے پناہ دے دی

مسلمانوں کے ایک لشکر نے ابو العاص اور اس کے قافلے کا مال

تجارت اپنے قبضے میں لے لیا اور مشرکین کو گرفتار کر لیا لیکن ابو العاص کو کچھ نہ کہا ابو العاص نے جب یہ حالت دیکھی تو مدینہ طیبہ میں آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پناہ مانگنے کے لئے اس وقت پہنچا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے ہیں۔

آپ نے نماز شروع فرمائی تو اچانک سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز عورتوں کے چبوترے سے بلند ہوئی۔

میں نے ابو العاص کو اپنی پناہ میں لے لیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مُسلمانوں کی طرف سے ایک ادنیٰ شخص بھی پناہ دینے کا حق رکھتا ہے۔

نماز کے بعد رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ اے میری بیٹی اس مہمان کی خاطر مدارت خوب کر لیکن اس کو اپنے سے الگ رکھنا اس لئے کہ تم اب اس کے لئے حلال نہیں ہو۔

(خاندانِ مصطفٰیؐ ص ۵۴۷)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام میں تشریف لے گئے اور صحابہ سے کہا! ابو العاص کا جو میرے ساتھ رشتہ ہے اس سے تم بخوبی واقف ہو، اگر تم اس پر احسان کرو گے اور اس کا سامان لوٹا دو گے تو یہ میرے لئے

خوشی کا باعث ہوگا لیکن اگر تم اس کا انکار کر دو تو تمہیں اس کا زیادہ حق ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی!

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! ہم وہی کریں گے جو آپ چاہیں گے۔

چنانچہ ابو العاص کا سارا مال لوٹا دیا گیا ابو العاص اہلِ مکہ کا یہ مال لے کر مکہ معظمہ پہنچا اور سب کو اُن کا مال لوٹا دیا۔ اور لوگوں سے پُوچھا! کہ تم میں کوئی ایسا فرد ہے جس کا مال میرے ذمے ہو ؟

سب نے کہا! اے ابو العاص اللہ تجھے جزائے خیر دے کوئی حق باقی نہیں رہا اس پر ابو العاص نے کہا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

اور یہ محرم الحرام ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے چونکہ اس وقت ابھی سُورہ برأت نازل نہ ہوئی تھی اس لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے نکاح پر ہی حضرت زینب کو ابو العاص کی زوجیت میں دے دیا۔

(خاندانِ مصطفیٰ ص ۵۴۹)

حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کی رحلت مبارک بھی ۷ھ میں واقعہ ہوئی۔

تجہیز و تکفین کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی اور ان کو دفن کر دیا گیا اور اسد الغابہ میں ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُود ان کی قبر میں اُترے اور اپنی صاحبزادی کو سپُردِ خاک فرمایا۔

بوقتِ دفن آپ نے دُعا فرمائی۔

”اے اللہ! تُو زینب کی مشکلات کو آسان فرمادے اور اس کی قبر کی تنگی کو کشادگی میں بدل دے۔“

(اسد الغابہ فی معرفۃ صحابہ ص ۴۶۸)

حضرت سیّدہ رُقیہ سلام اللہ علیہا

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دُوسری ہمشیرہ ضرت سیّدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

حضرت سیّدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت س وقت ہوئی جب حضور علیہ السلام کی عُمر مبارک ۳۳ ہوئی۔ حضرت سیّدہ قیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت زینب سے تین سال بعد عثتِ نبوی سے سات سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں سیّدہ رقیہ رضی اللہ عالیٰ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے ہجرت فی سبیل اللہ کی سنّت کو اپنے وہر کا ساتھ دے کر قائم کیا۔

عقدِ اوّل

بعثتِ نبوی سے پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمِّ کلثوم ضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نِکاح بِالترتیب ابُولہب کے بیٹوں عُتبہ اور عتیبہ سے ہوگئے چونکہ صاحبزادیاں ابھی بالغ نہ تھیں اس لئے رخصتی نہ ہوئی۔

طلاق

جب سورہ لہب تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَہَبٍ وَّتَبَّ نازل ہوئی تو ابولہب نے

اپنے دونوں بیٹوں سے کہا۔

راسی من راسکما حرام ان لم تفارقا ابنتی محمد

کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے میرا سر تمہارے سروں سے جدا رہے گا۔

چنانچہ ابولہب کے دونوں لڑکوں نے حُضور کی دونوں صاحبزادیوں رُقیّہ واُمِّ کلثوم کو قبل از قرابت اپنے نکاحوں سے جُدا کر دیا۔"

حضرت قاضی عیاض اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عُتبہ بن ابولہب کے لئے ان الفاظ میں بددعا کی۔

اللھم سلط علیہ کلبا من کلابك فاکلہ الاسد۔

اَے اللہ تو اس پر اپنے کُتّوں سے ایک کُتّے کو مسلّط کر دے تو ایک شیر نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔

(شفا شریف ص ۲۱۶ مطبوعہ التواب اکیڈمی ملتان)

عُثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نِکاح

حضرت سیّدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کا نِکاح حضرت عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ہُوا جو اللہ تعالیٰ کے ایماء و رضا سے تھا۔

طبرانی نے "مُعجم" میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان۔

کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی کریمہ کا نکاح عثمان بن عفان سے کردوں۔

جب سیّدہ رُقیہ کا نکاح حضرت عُثمان سے ہُوا تو اُس وقت یہ بات لکہ مکرّمہ میں بہت مشہور ہوئی۔

سب سے اچھا جوڑا جو دیکھا گیا ہے وہ رقیہ وعثمان ہیں۔

ہلی مہاجر خاتُون

بنتِ رسول سیّدہ رقیہ سلام اللہ علیہا وہ پہلی خاتُون ہیں جنہوں نے جرت فی سبیل اللہ کی سنّت کو اپنے شوہرِ نامدار کا ساتھ دے کر قائم کیا ہے پ نے حضرت عُثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دو ہجرتیں کیں ایک حبشہ لی طرف اور دُوسری حبشہ سے مدینہ کی طرف سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا۔

انہا لاول من ھاجر بعد لوط و ابراھیم۔

لُوط علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہِ خُدا میں ہجرت کی۔

حضرت رُقیہ کا وصال مُبارک

حضرت سیدہ رقیہ علیہا السلام ۲ھ میں بیمار ہوئیں حضور رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب جنگ بدر کو تشریف لے جا رہے تھے اس وقت سیدہ رقیہ بنتِ رسول سلام اللہ علیہا علیل تھیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی تیمارداری کے لئے حضرت عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُسامہ بن زید کو مدینہ منوّرہ میں چھوڑ دیا تھا۔

جس روز فتح کی بشارت لے کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ پہنچے تو اُس وقت بنتِ رسول سیّدہ رقیّہ سلام اللہ علیہا کی تدفین ہو رہی تھی۔

بوقتِ وفات حضرت رُقیہ سلام اللہ علیہا کی عُمر مُبارک ۲۱ سال تھی۔

وفات

آپ کی وفات چیچک کی بیماری کے سبب ہوئی۔"

سیّدہ رُقیہ کی اولاد

بنتِ رسول سیّدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اطہر سے ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا عبداللہ سبطِ رسول اپنی والدہ مُحترمہ معظّمہ کے بعد صرف دو سال تک زندہ رہے ان کی عُمر چھ سال کی تھی کہ ایک مُرغ نے اُن کی آنکھ کے قریب ٹھونک ماری زخم پک گیا آخر یہ والدہ کی یادگار بھی آغوش مادر میں جا سوئے۔

حضرت سیّدہ اُمِّ کُلثوم سلام اللہ علیہا

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تیسری ہمشیرہ حضرت سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تیسری صاحبزادی ہیں۔

آپ ہجرت نبوی سے چھ سال پہلے پیدا ہوئیں حضرت سیدہ اُمِ کلثوم سلام اللہ علیہا نے اپنے پیارے والد گرامی اور اپنی عظیم والدہ کے حالات ومشکلات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

شعبِ ابی طالب کے کٹھن ترین مراحل کو برداشت کیا حضرت رقیّہ سلام اللہ علیہا اپنے خاوند حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ہجرت کر کے حبشہ کو چلی گئیں لیکن سیّدہ اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا اپنی بُوڑھی ماں اور چھوٹی ہمشیرہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ مکّہ میں رہ گئیں۔

اِن سخت ترین ایّام میں خُدا تعالیٰ کی بندگی کرنا اپنے والد گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دکھوں میں شریک ہونا اپنی والدہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا ہاتھ بٹانا اپنی چھوٹی ہمشیرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو دلاسے دینا یہ وہ امور ہیں جن کا انجام دینا

اتنا آسان نہ تھا یہ وہ سعادتیں ہیں جو سیّدہ اُمّ کلثوم کے حصہ میں آئیں۔

سیّدہ اُمّ کلثوم کا عقدِ اوّل

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہُوئے اور آپ نے تبلیغ کا آغاز فرمایا تو ابولہب اور اس کی بیوی اُمِ جمیل آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔

ابولہب آپ کا سگا چچا تھا لیکن اس نے رشتہ داری کو بالائے طاق رکھ دیا اور آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور قدم قدم پر آپ کی دشمنی کرنے لگا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ سُورۂ لہب نازل فرمائی جس میں ابولہب اور اس کی بیوی کا نام لے کر بالتصریح ان کی مذمت کی گئی اس پر ان کا غصہ اور بھی بھڑک اُٹھا۔

اُمِ جمیل ہاتھ میں کنکریاں لے کر آپ کو مارنے کے لئے چڑھ دوڑی اور ابولہب نے حضور علیہ السلام کی دونوں بیٹیوں حضرت رُقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بیٹوں سے طلاقیں دلوا دیں۔

حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نِکاح

جب سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کی وفات ہوئی تو اس کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربیع الاول سنہ ۲ھ میں اپنی عظیم بیٹی سیّدہ

ام کلثوم علیہا السلام کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رُقیہ سلام اللہ علیہا انتقال فرما گئیں۔ اِدھر حضرت عُمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وہ حفصہ سے نکاح کر لیں لیکن حضرت عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ خبر سُن چکے تھے کہ حضُور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی خواہش رکھتے ہیں اس لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اس امر کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

> هل لك فى خير من ذلك اتزوج انا حفصة و ازوج عثمان خير منها ام كلثوم۔
>
> کیا میں آپ کو اس سے بہتر مشورہ نہ دوں کہ میں حفصہ سے نکاح کر لوں اور عثمان کو حفصہ سے بہتر اُمِّ کلثوم سے نکاح کر دوں۔
>
> يا عمر ادلك عن خير لك من عثمان و ادن عثمان على خير له منك۔
>
> اُے عُمر حفصہ کی شادی کے لئے میں تجھے عثمان سے بہتر شخص

کی طرف رہنمائی کروں اور عثمان کو تجھ سے بہتر کی طرف رہنمائی کروں۔

حضرت عمر نے عرض کیا ہاں ٹھیک ہے یا نبی اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

زوجنی ابنتك وازوج عثمان ابنتی

تم اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کر دیتا ہوں۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اُمّ المُومنین ہونے کا شرَف عطا ہو گیا اور حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذُوالنُّورَین ہونے کی سعادت حاصل ہو گئی۔

حدیث مبارکہ

حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد کے دروازے کے قریب حضرت عثمان سے ملے اور ارشاد فرمایا۔

یا عثمان هذا جبریل اخبرنی ان الله قد زوجك ام کلثوم بمثل صداق رقیة علی مثل صحبتها۔

اے عثمان یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے اُمّ کلثوم کا نکاح تم سے فرمایا ہے اور مہر جو رقیہ کا تھا وہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ)

دُوسری روایت

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان غنی سے فرمایا!

قال فهذا جبريل يامرني بامر الله ان ازوجك اختها وان اجعل صداقها مثل صداق اختها۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا ہے کہ میں تیرے ساتھ رقیہ کی ہمشیرہ کا نکاح کر دوں اور اسی کے مہر کی مثل اس کا مہر مقرر کروں۔

(نورالابصار ص ۴۴)

سیّدہ اُمِّ کلثوم کا وصال مبارک

حضرت اُمِ کلثوم سلام اللہ علیہا کی وفات ۹ھ میں ہوئی حضرت علی المرتضیٰ فضل بن عباس اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے مراسمِ تدفین پُورے کئے اُسماء بنت عمیس صفیہ بنت عبدالمطلب نے غسل دیا حضور علیہ السلام کی

صاحبزادی کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

ذوالنُّورین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے وہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان کے نکاح میں دی جب وہ انتقال فرما گئیں تو دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دے دیا جب وہ بھی انتقال فرما گئیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا!

لو کان عندی ثالثۃ لذوجتکھا

اُے عثمان! اگر میرے پاس تیسری صاحبزادی ہوتی تو میں وہ بھی تمہارے نکاح میں دے دیتا۔

قارئین!

اب ہم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا عظیم الشّان شادی کے مُستند واقعات پیش کریں گے۔

شہزادی کونین سلام اللہ علیہا

کا

نِکاح مبارک

شاہد المقبول بفضلِ اَولادِ رسول میں شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔

اصحاب سیر نے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کی صاحبزادی سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے اپنا پیغام دیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ابھی تک حکمِ الٰہی نازل نہیں ہوا۔

پھر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند قریشیوں نے پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب کو وہی فرمایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا۔

اس کے بعد دونوں یعنی حضرت علی المُرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے پاس گئے اور ان سے سیدہ کے بارے پیام دینے کی فرمائش کی۔

حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

کہ اُن دونوں نے مجھے ایک ایسی بات کی طرف متوجہ کر دیا جس سے میں غافل تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ایک اور عزیزہ نے بھی ان سے کہا کہ دوسرے لوگ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے پیغام دیئے جا رہے ہیں آپ پیغام کیوں نہیں دیتے کہ وہ آپ سے شادی کر دیں۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کہا میرے پاس کیا دھرا ہے کہ جو میں شادی کر لوں؟

وہ بولیں کہ اگر آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جائیں گے تو وہ یقیناً آپ سے شادی فرما دیں گے۔

آپ سے چند انصاری ملے کہنے لگے کہ اگر آپ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے پیغام دیں تو یقیناً اس کے قابل ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شادی کر دیں۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اشراف قریش نے تو ان سے پیغام دیا تو آپ نے قبول نہ فرمایا۔

اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے تا کہ پیام دیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب ہیبت و جلالت تھے لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کچھ عرض نہ کر سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا اے ابن ابی طالب کیا کام ہے؟

وہ خاموش رہے تو رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

شاید تم فاطمہ کے لئے پیام دینے آئے ہو؟

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مُرحبا،

اس کے بعد حضرت علی انصاریوں کے پاس گئے جو آپ کے انتظار میں تھے انہوں نے پُوچھا کیا ہوا؟

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کہا مجھے معلوم نہیں البتہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اھلاً وسھلاً اور مرحبا فرمایا۔

انصاریوں نے کہا آپ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ایک ہی کلمہ کہا ہے سرکار نے آپ کو اپنے اہل میں بھی داخل فرمایا اور وسعت بھی عطا فرمائی۔

حضُور نے شہزادیٔ کونین سے پُوچھا

روایت میں آتا ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور فرمایا۔

علی نے تمُہارا ذکر کیا ہے تو وہ خاموش ہوگئیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا۔

اے علی تمہارے پاس کچھ ہے کہ وہ تمہارے لئے حلال ہو سکے؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا زرہ جو میں نے تمہیں درست کرنے کے لئے دی تھی؟

حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ ! وہ میرے پاس ہے بخدا وہ حطیمہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اِرشاد فرمایا کہ اسے فروخت کر دیں تو انہوں نے چار سُو اسی درہم میں اسے فروخت فرما دیا اور درہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کر دیئے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُٹھی بھر درہم اُٹھا کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے اور فرمایا کہ اِن سے خُوشبو خرید لائیں۔"

وحی کا نزول

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی پر نازل ہونے لگی آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔

مجھے میرے پروردگار عزّوجل نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ

(سلام اللہ علیہا) کی شادی علی المرتضیٰ کے ساتھ کردوں آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی شادی علی ابن ابی طالب سے ملاء اعلیٰ میں فرمادی ہے لہٰذا آپ زمین پر اس کی شادی فرمادیں۔

محفلِ نکاح

پھر آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ ابوبکر عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور کچھ مہاجرین اور انصار کو بلالاؤ۔ حضرت انس لوگوں کو بُلا کر لے آئے لوگ جمع ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے حضرت علی علیہ السلام موجود نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

(الحمد لله) بنعمته المعبود بقدرة المطاع بسلطانه المرهوب من عذابه وبسطوته النافذ امره فی السمائه ووارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهم باحکامه و اعزهم بدینه واکرمهم بنبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم۔

بے شک اللہ کا نام بابرکت ہے اور اس کی عظمت بڑی ہے
اس نے شادی بیاہ اور دامادی کو امر مفروض ٹھہرایا جس سے رحم
وقُرابت بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا

(سورۃ الفرقان آیت ۵۴)

اللہ کا حکم اس کی قضاء کی طرف چلتا ہے۔

اور اس کی قضا اس کی قدر کی طرف بڑھتی ہے۔

ہر قضاء کے لئے ایک قدر ہے۔

اور ہر قدر کے لئے ایک مُدّت ہے۔

اور ہر مُدّت کے لئے ایک کتاب ہے اللہ جسے چاہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے اس کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کردوں تُم لوگ گواہ رہنا کہ میں نے اس کی شادی چار سو مثقال چاندی پر کر دی ہے۔

اگر علی اس کو منظور کریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کا ایک طبق منگایا پھر فرمایا لُوٹ لو۔

وہ کھجوریں لُوٹ رہے تھے کے علی داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے۔

پھر فرمایا! اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی چار سو مثقال

چاندی پر کر دوں کیا تم اس پر راضی ہو؟

انہوں نے عرض کی راضی ہوں یا رسول اللہ پھر حضرت علی سجدے میں گر پڑے۔

جب اُنہوں نے سجدۂ شکر سے سر اُٹھایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا! اللہ تُمہارے مجمع کو باقی رکھے ہمارے نسب کو باعزّت بنائے تُم دونوں کو برکت دے اور تم دونوں سے بہت سے پاکیزہ نفوس پیدا فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! بخدا ان سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے طیّب نفوس پیدا کیۓ۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ۲۵۔۲۶)

سیّدہ کا نِکاح بحکمِ ربّانی ہُوا

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال! ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔

(کتاب المسیوک امام سخاوی ص ۳۸۲)

بریل پیغام لائے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا انس رضی الله عنه ! اتدری ماجاءنی به جبریل من صاحب العرش ؛ قال : ان الله امرنی ان ازوج فاطمة من علی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبریل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔

(کتاب المسبوک امام سخاوی ص ۴۸۲)

نکاحِ سیّدہ کے حوالہ سے خارجی کی خرافات

قارئین محترم!

ہم نے اپنی تحقیقی کتاب ''عظمت اہلِ بیت'' میں خارجی زندیقی کی کچھ عبارات پیش کی تھیں اور ان کے جوابات بھی دیئے گئے اب اپنے موضوع کے اعتبار سے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے کئے گئے اعتراضات کے جوابات دے رہے ہیں۔

نکاح فاطمہ کے عنوان کے زیر تحت ملعون لکھتا ہے۔

> پھر آپ (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ) نے دیکھا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر بیس پچیس سال ہو چکی ہے اور علی مرتضیٰ کنوارے بیٹھے ہیں شریعت کی رو سے چچیرے بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے آپ نے تجویز پیش کی کہ ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے رسول اللہ اس مشورے پر حیران رہ گئے آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ علی مرتضیٰ سے نکاح کر دیں ورنہ بیٹی کو اتنا کیوں بٹھا رکھتے کہ دشمن انگشت نمائی کرتے ان کو ام ابیھا یعنی اپنے باپ کی ماں کا نام دیتے۔

(سیدہ عائشہ ص ۴۴)

ملعونِ اعظم عزیر صدیقی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ذکر

کرتے ہوئے حد سے زیادہ گر جاتا ہے۔

جب بھی شہزادیٔ کونین کا ذکر آتا ہے اس کی عقل بالکل ماؤف ہو جاتی ہے مندرجہ بالا عبارت میں آپ نے ملاحظہ کیا ہے کہ اُس نے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام پر زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے ان ذواتِ مقدّسہ کا ذکر کس انداز سے کیا ہے۔ نکاحِ سیدہ کے حوالہ سے وضعی روایت کے سہارے اس نکاح کو بھی سیدہ عائشہ صدیقہ کے کھاتہ میں ڈالنے کے لئے انہیں کا مشورہ سامنے لارہا ہے فی الحقیقت اس واقعہ سے اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے نکاح کے سلسلہ میں ان کی کہیں مشاورت نہیں بلکہ ان کے والد گرامی حضرت سیّدنا صدّیق اکبر حضرت عُمر فاروق اور دیگر انصار صحابہ کی مشاورت کتبِ تواریخ وحدیث میں موجود ہے۔

لکھتا ہے!

> ”آپ اس مُشورہ پر حیران ہو گئے کیونکہ آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ علی مُرتضیٰ ایسی ذمّہ داری کے مُتحمل ہو سکتے ہیں ورنہ وہ بیٹی کو اتنا کیوں بٹھا رکھتے۔

یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ مالک و مُختارِ کائنات ہیں جن کی غلامی انبیاء ورُسل بھی کر رہے ہیں۔

جن کے لئے پُوری کائنات تخلیق کی گئی۔

جن کی غُلامی پر ابو بکر کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر عمر کو بھی ناز ہے۔
جن کی غلامی پر عثمان کو بھی ناز ہے۔
جن کی غلامی پر سعد کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر سعید کو بھی ناز ہے۔
جن کی غلامی پر ابو عبیدہ کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر طلحہ کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر زبیر کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر روسائے عرب کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر شاہ حبشہ کو بھی ناز ہے۔
جن کی غُلامی پر قبائل کے سرداروں کو بھی ناز ہے۔
اُس تاجدارِ دو عالم

اس مالک و مختار کائنات ، اس وارثِ خُلد و جناں کی بیٹی اتنی لاوارث ہے کہ اس کے لئے کوئی رشتہ ہی موجود نہیں۔

اور معاذ اللہ خارجی لکھتا ہے کہ آپ "بیٹھی بیٹھی بوڑھی ہو گئیں" یعنی کہہ رہا ہے کہ آپ کی عُمر اتنی زیادہ ہو گئی کہ لوگ آپ کو اُمّ ابیھا یعنی باپ کی ماں کہنے لگے"

معلوم ہوتا ہے عبد اللہ بن ابیٔ، کعب بن اشرف اور یزید کی یہ

ذُرّیت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے گھر والوں سے اس لئے دشمنی رکھتی ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کے پھیلنے کا غم کھائے جا رہا ہے کہ اور انہیں اپنے بڑوں کی ذِلّت و رسوائی یاد آتی رہتی ہے اس لئے بہانے بہانے سے یہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ خاندان کو کوستے رہتے ہیں۔

قارئین!

مُعتبر ترین کتب میں موجود ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عُمر فاروق اور دیگر کئی انصار و مہاجرین نے پیغام دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب کو یہ کہہ کر واپس لوٹا دیا کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کا اِنتظار کر رہا ہوں اور پھر حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نکاح کا آسمانی حکم آیا تو آپ نے حضرت علی سے سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا نکاح فرما دیا۔

اُمِّ اَبیھا

ملعون عزیز زندیق سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک کے بارے میں بھی انتہائی غلط بیانی سے کام لے رہا ہے۔

معتبر ترین کتب میں موجود ہے کہ جب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ

علیہا کی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے شادی مبارک ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔

الشرف المو بد لآلِ محمد میں حضرت اِمام نبہانی روایت نقل فرماتے ہیں! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ پروردگار ہجرت کے دوسرے سال جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا نکاح مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ سال اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عمر شریف اکیس برس تھی۔

(اشرف المؤبد لآلِ محمد ص ۱۴۶)

علامہ مناوی لکھتے ہیں! جب فاطمہ سلام اللہ علیہا جوان ہو گئیں اور سنِ بلوغ کو پہنچیں تو حضرت علی کے ساتھ ان کا نکاح کیا اور حضرت علی کی عمر اس وقت اکیس برس تھی۔

(اتحاف السائل ص ۳۳)

ابنِ مسعود کی روایت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح کرانا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا جیسا کہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کرادوں۔

(اتحاف السائل ص ۳۲)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا نکاح آسمانوں پر

قارئینِ محترم! شہزادیٔ کونین کی شان و عظمت کا کیا اندازہ کیا جاسکتا ہے آپ ہر حوالہ سے تمام خواتینِ اسلام سے اُرفع و اعلیٰ ہیں زمین پر آپ کا نکاح امام الانبیاء تاجدارِ کائنات فخرِ موجودات رحمۃ للعالمین راحت العاشقین سراج السالکین نبی الحرمین اِمام القبلتین سیّد الثقلین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمارہے ہیں اور آسمانوں پر شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا نکاح مبارک خالقِ کائنات مالکِ کائنات ربّ العزّت اللہ تعالیٰ عزّ وجل فرمارہا ہے۔

نکاح خواں اِسرافیل گواہ جبرائیل

رُوضۃ الشہداء میں مُلا حسین کاشفی اور نُزہۃ المجالس میں امام صفوری نے روایت نقل فرمائی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ آج فاطمہ زہرا کا جنت میں اُن کی والدہ خدیجہ کے محل میں عقد ہوا ہے اس نکاح کا خطبہ

حضرت اسرافیل نے پڑھا جبریل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تبارک و تعالیٰ ولی ہوئے اور شوہر علی بنے۔

دُوسری روایت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں ہی تھے کہ اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے بتا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دے دیا ہے اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۳۵)

اللہ نے شادی طے فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی مسجد ہی میں تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا ! یہ جبریل مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اللہ عزّ وجل نے فاطمہ سے تیری شادی کر دی ہے اور چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ ٹھہرایا اور شجرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرے تو اِس نے ایسا ہی کیا۔

خُوب صُورت حُوریں بڑھیں اور وہ تھالیوں میں موتی اور یاقُوت جمع کرنے لگیں وہ یوم قیامت تک انہیں آپس میں ہدیہ دیتے رہیں گے۔

آسمانوں پر زَہرا اور علی کا نِکاح

مناقبِ خوارزمی میں تزویجِ علی وفاطمہ کے سلسلہ میں طویل روایت آئی ہے تاہم ان سب کا خُلاصہ یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جنّت الفردوس سے قدرے سُنبل اور لونگ لیکر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اُنہیں لیکر سونگھا اور فرمایا اے جبریل یہ لونگ وغیرہ لانے کی کیا وجہ ہے؟

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی! اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہشتِ بریں کو حکم دیا ہے کہ وہ خود کو آراستہ کرے تو وہ مزیّن ہوگیا۔

طُوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ خود کو زریں برگ وبار سے بارآور کرلے۔

ہر حُورالعین کو ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی اپنی تزئین کرلے۔

فرشتوں کو فرمان کیا گیا کہ وہ بیت المعمور کے گرد جمع ہو جائیں وہاں پُرنور کا منبر ہے جس پر بیٹھ کر حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام نے خُطبہ پڑھا بعدازاں بارگاہِ خُداوندی کے حاجیوں میں سے راحیل فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس منبر پر کھڑے ہو کر خُطبہ پڑھے کیونکہ وہ تمام فرشتوں میں سب سے زیادہ شیریں کلام ہے۔

پس راحیل نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی تو تمام آسمانوں پر رہنے والے شاد باد اور مسرور ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا! میرے حبیب کی صاحبزادی فاطمہ کا علی سے عقد کر دے تو راحیل نے ان دونوں کا نکاح پڑھا اس پر فرشتوں نے گواہی دی اور کاتبانِ قضاوقدر نے اس عقدنامے پر اپنی مُہریں ثبت کیں اِس کے ساتھ ہی حضرت جبریل علیہ السلام نے ریشمیں کپڑے کا ایک ٹکڑا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی یہ سب احوال اس ریشمیں کپڑے پر تحریر ہے جسے میں فرمانِ خُداوندی کے مطابق آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، اور میں نے اس پر کستوری سے مُہر لگادی ہے اور چاہتا ہوں کہ اسے رضوان خادمِ بہشت کے سپرد کردوں۔

نیز یہ کہ جب حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ شہزادئ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے نکاح کا معاملہ انجام پذیر ہوا تو جنت الفردوس کے درختوں نے سنبل وقرنفل نچھاور کئے جن میں سے قدرے بطور تحفہ آپ کی خدمت لیکر حاضر ہوا ہوں۔

(روضۃ الشہداء ج ا ص ۲۸۸)

چالیس ہزار ملائکہ کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ اے علی،

هذا جبرئیل یخبر نی ان الله زو جك فاطمة واستشهد علی تزو یجها اربعین الف ملك۔

یہ جبریل امین ہیں مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ سے تمہاری تزویج فرمادی ہے اور اس شادی پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۳۲)

نکاح میں چالیس ہزار ملائکہ (دُوسری روایت)

عن انس رضی اللہ عنہ قال: بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی المسجد اذ قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لعلی: ھٰذا جبریل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجك فاطمة ، واشھد علی تزویجك اربعین الف ملك، واوخ الی شجرة طوبیٰ ان انثری علیھم الدر و الیاقوت ، فنثرت علیھم الدر والیاقوت فابتدرت الیہ الحور العین یلتقطن من الطباق الدر و الیاقوت ، فھم یتھادونہ بینھم الی یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ جبریل ہے جو مُجھے بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تُمہاری شادی کر دی ہے اور تُمہارے

نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلسِ نکاح میں شریک کیا گیا اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا اِن پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔

(کتاب المسبوک امام سخاوی ص ۴۸۳)

خُطبہ آدم علیہ السلام نے پڑھا

حضرت ملا مُعین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ سیرت کی کتاب مُعارج النّبوۃ جس کے حوالہ جات شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مدارج النّبوۃ میں بھی دیئے ہیں لکھتے ہیں۔

جبریل علیہ السلام سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے سلام کیا اور جنتی ریشم کا سفید کپڑا اپنے ساتھ لائے جس پر نُور سے دو سطریں لکھی ہوئی تھیں میں نے پُوچھا اے بھائی جبرائیل! یہ خط ہے؟ اس مکتوب کا مضمون کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حق تعالیٰ نے آپ کو مخلوقات سے مُنتخب فرمایا اور آپ کا ایک بھائی اور ساتھی چنا ہے فاطمہ کو اسے دے دیجئے اور اسے اپنی دامادی کا شرف بخشئے۔

میں نے پُوچھا یہ کون شخص ہے جس کے جسم پر میری اخوت کی

خلعت چست و درست بیٹھی ہے؟

جبریل نے عرض کی! آپ کے دینی بھائی اور نسب کے اعتبار سے آپ کے چچا کے بیٹے علی (رضی اللہ عنہ) ہیں جن کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اس طرح باندھا کہ تمام بہشتوں کو حکم دیا کہ وہ آراستہ و پیراستہ ہو جائیں اور حوروں کو وحی بھیجی کہ وہ زیورات سے مزیّن ہو جائیں شجرِ طوبیٰ کو حکم ہوا کہ وہ پتّوں کی بجائے خلعتِ فاخرہ پہنیں پھر حکم فرمایا کہ آسمانوں کے فرشتے چوتھے آسمان میں بیت المعمور کے نزدیک جمع ہو جائیں اور وہ منبر جو کرامت سے موسوم ہے اس پر آدم علیہ السلام نے خطبہ پڑھا ہے وہ نور سے ترتیب دیا ہوا منبر بیت المعمور کے سامنے رکھا پھر حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو جس کا نام احیاء ہے وحی بھیجی اُس نے منبر پر آ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔

فرشتوں میں فصاحت و بلاغت، لطائفِ نطق اور حسنِ صوت میں کوئی بھی اُس کے برابر نہیں ہے اُس کی خوش گفتاری اور حسنِ صوت سے آسمان جھومنے لگے۔

پھر حق سبحانہ و تعالیٰ نے مجھ (جبریل) کی طرف وحی کی کہ اے جبریل! میں نے اپنی کنیز فاطمہ بنتِ محمد کا عقد اپنے بندے علی بن ابی طالب سے باندھ دیا ہے تو بھی ملائکہ کے درمیان اِس عقد کو مستحکم کر۔ میں نے بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اِس کی تائید میں اُن کا نکاح باندھا اور

فرشتوں کو اِس پر گواہ بنایا اور تمام صُورتِ واقعہ کو اِس ریشم کے ٹکڑے پر لکھ کر فرشتوں کی گواہی سے اِس کو مضبوط کیا اور آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔

خُدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ کی خدمت میں اِسے پیش کروں پھر مشک سے اِس پر مہر لگا کر جنّت کے خازن رضوان کے سُپرد کر دوں۔

(معارج النبوت جلد سوم ص ۵۳)

نجاتِ اُمّت کے پروانے

رُوضۃ الشہداء میں روایت ہے!

نکاح کے وقت شجرِ طُوبیٰ کو حکم ہوا تو اُس نے اپنے زرّیں پتّے نچھاور کیئے، جنہیں حور العین نے اُٹھا لیا اور وہ اس پر تا قیامت فخر کرتی رہیں گی۔

ایک روایت میں یہ بھی منقول ہے کہ طُوبیٰ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے لیکر قیامت تک کے مُحبّانِ اہلِ بیت کی تعداد کے برابر پتّے نچھاور کیئے اور اہلِ بیت سے محبّت کرنے والے تمام مردوں اور عورتوں کے لیئے اُن پتّوں کو مخصوص کر دیا گیا جبکہ ایک پتّے پر ایک مُحب کا نام درج ہے۔

چنانچہ وہاں پر موجود سب فرشتوں نے ایک ایک پتہ اُٹھا لیا اور ہر ایک نے دیکھ لیا کہ قیامت کے دن اُس نے یہ پتہ اُس شخص کو دینا ہے جس کا نام اِس پر مرقوم ہے اور اُس پتے پر یہ مضمون تحریر ہے کہ یہ فلاں شخص یا فلاں عورت دوزخ کی آگ سے آزاد ہے یہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی برکت سے ہوگا۔

(روضۃ الشہداء ص ۲۹۰)

دعوتِ ولیمہ

شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا!

اَے علی! شادی کے لئے ولیمہ ضروری ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا!

میرے پاس ایک مینڈھا ہے اگر حکم فرمائیں تو لے آؤں اور انصار نے جوار کا آٹا جمع کر دیا۔ حضرت علی نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی اور آدھی بوری جو اِس سے لے لئے۔

خُوشبو اور چھوہارے خرید کرنے کے بعد حیدرِ کرّار کی زرہ کی رقم سے جو تھوڑے بہت درہم بچے اس سے نہایت ہی سادہ قسم کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

صحابہ کرام کو بُلا کر ان کے لئے دستر خوان بچھایا گیا اور ماحضران کے سامنے رکھ دیا کھانا کھانے کے بعد صحابہ کرامؓ چلے گئے تو آپ نے اُمّہات المومنین کو کھانے پر بُلایا اور پھر ایک مٹّی کا پیالہ منگوا کر اس میں قدرے کھانا ڈال کر آپ نے اپنی اَزواجِ مطہرات کے سپُرد فرمایا کہ یہ کھانا علی اور بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حصّہ ہے۔

حضرت اُسماء فرماتی ہیں کہ اس سے بہتر ولیمہ کوئی نہیں ہوا۔

دُعائیں ہی دُعائیں

جب کھانا تقسیم ہو چکا تو آپ نے حضرتِ علی علیہ السلام اور سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے پاس بُلوایا۔

آپ نے بیٹی کی پیشانی چوم کر بیٹی کے سر کو سینے کے ساتھ لگا کر شفقت بھرے اور محبّت پدری میں ڈُوبے ہُوئے الفاظ سے اطمینان دلایا اور پھر پانی کے ایک پیالے پر دم کر کے جنابِ علی علیہ السلام اور جنابِ سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے سینوں پر تھوڑے سے پانی چھینٹے مار کر باقی پانی دونوں کو پلا کر کھانے کا وہ پیالہ جو ان کے لئے رکھا ہوا تھا منگوالیا۔

پہلے وہ پیالہ جنابِ علی علیہ السلام کو پیش کیا گیا اور پھر باقی بچا ہوا کھانا جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کو دے دیا گیا۔

شفقت بھری گُفتگو

جناب علی علیہ السلام اجازت لے کر باہر چلے گئے تو جنابِ سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے چند لُقمے کھانا تناول فرمالیا۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی دیر تک بیٹی کے پاس بیٹھے رہے اور شفقت بھری گفتگو فرماتے رہے آپ آج بے حد خوش تھے اور اس خوشی کی زیادہ وجہ یہ تھی کہ آپ جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

کیا ہوا وعدہ پورا فرما رہے تھے۔

آپ نے اپنی بیٹی کے نِکاح کے تمام فرائض پُورے اہتمام کے ساتھ خود ادا فرمائے تھے اور کسی کام کو بھی کسی دُوسرے پر نہیں چھوڑا تھا۔

سب سے بہتر شخص

رَوضۃ الشہداء میں ہے! دُعائیں دینے کے بعد حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو فرمایا! اپنی خواب گاہ میں جاؤ اللہ تبارک وتعالیٰ تُمہیں آپس میں محبّت و الفت کی دولت عطا کرے اور تمہاری اولاد میں برکت دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے حجرۂ طاہرہ کی طرف جانے کے لئے اُٹھے تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! بیٹی تُو کس بات پر روتی ہے بے شک میں نے تیرا نکاح اس شخص کے ساتھ کیا ہے جو سب لوگوں سے پہلے اسلام لانے والا ہے۔

جس کا علم اور خلق سب سے زیادہ ہے۔

جو خِلقت کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہے۔

جس کا عِرفانِ الٰہی سب لوگون سے فزوں تر ہے۔

ایک روایت میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کو

روتے دیکھ کر از راہِ لطف وشفقت فرمایا! جانِ پدر کیوں روتی ہے؟ میں نے تیرے حق میں کوئی غلطی نہیں کی اور ایسے شخص کو تیرا شوہر منتخب کیا ہے جو میرے خاندان میں سب سے بہتر ہے اور میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیرا شوہر دنیا و آخرت کا سردار ہے۔

بابا کے گھر سے جدائی

البتول میں ہے! شہزادئ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے والدِ گرامی رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو طبعی اُنس اور حقیقی محبت تھی لہٰذا والد گرامی سے جدائی کا غم اشکوں کی صورت میں ڈھل گیا آپ فطری طور پر اس جدائی پر رونے لگیں۔

روضۃ الشہداء میں ہے!

طے شدہ امر یہ ہے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی اشکباری کی وجہ باپ کے گھر سے جُدائی تھی اور ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے جو کہتے ہیں کہ آپ اس لئے روئی تھیں کہ حضرت علی کے گھر میں دُنیوی مال ومنال میں کچھ نہیں تھا اس لئے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے تو پہلے ہی اپنے دامن کو دُنیوی آسائشوں کی آلائشوں سے پورے طور پر بچا کر رکھا ہوا تھا اور اپنے والدِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فقر کے تمام قواعد وقوانین دیکھ اور سن

رکھے تھے اور آپ کو معلوم تھا کے میرے ابا جان کے لئے باعثِ فخر صرف اور صرف فقر ہے۔

(روضۃ الشہدا ج ۱ ص ۲۹۲)

اُمہات المؤمنین کی خُوشی

قارئین محترم! شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چہیتی اور لاڈلی بیٹی تھیں۔ حضور علیہ السلام کی اس محبت کو اُمہات المومنین سے زیادہ کون جانتا تھا پھر وہ سیدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی مائیں بھی تھیں اور ماؤں کو بیٹیوں کی رخصتی سے جو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے اُس سے کون واقف نہیں۔ آج کی اس تقریبِ عروسی سے تمام اُمہات المومنین کو بھی بے حد خوشی تھی رات کے وقت مدینہ منورہ کی بچیاں جنابِ سیّدہ کے پاس جمع ہو کر دُف بجا بجا کر خُوشیاں مناتی رہیں۔

ولیمہ کی ایک اور روایت

طبقات ابنِ سعد و دیگر کتب سیَر میں ولیمہ کے متعلق اِس طرح بھی مرقوم ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ولیمہ کا ذِکر چلا تو جنابِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک مینڈھا پیش کیا دیگر انصار ومہاجرین بھی حسبِ استطاعت مختلف اجناس لائے اور پھر اِن سب چیزوں کا نہایت

اہتمام سے کھانا تیار کیا گیا اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس دعوتِ مُبارکہ میں شرکت فرمائی۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ اِس دعوت میں جو کھانا تیار ہوا وہ بے حد لذیذ تھا۔ کچھ روایات ایسی بھی ملتی ہیں کہ جنابِ علی علیہ السلام نے زرہ گروی رکھ کر کچھ جَو حاصل کیے تھے اور وہ بھی اِس دعوت کے اہتمام میں شامل کئے گئے تھے۔ بہرحال مُستند بات یہی ہے کہ جناب علی کی زرہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار سو اسّی درہم کی خرید کر وہ آپ کو دوبارہ ہدیہ کے طور پر دے دی اور اِس رقم سے خوشبو اور چھوہارے منگوانے کے بعد رقم بچی وہ اِس ولیمہ میں شامل تھی اگرچہ صحابہ کرام کا اپنی طرف سے سامان خورد و نوش جمع کرنا بھی درست اور ثابت ہے۔

بلال نے اِنتظام فرمایا

ایک روایت یہ بھی آتی ہے کہ اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زرہ کی پُوری رقم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کر دی اور فرمایا کہ اِس کے دو تہائی حصّوں کی خُوشبو اور ایک تہائی حصہ کے چُھوہارے وغیرہ لے آؤ مگر یہ اِس کے لئے ناقابل فہم ہے کہ اگر وہ زرہ فی الواقع چار صد اسّی درہم کی فروخت ہوئی تھی تو اِس سے خوشبو وغیرہ خرید کر کافی رقم بچی ہو گی۔ اور پھر ابھی تو مہر کی ادائیگی بھی کرنا باقی تھی۔

حق مہر اور اُمت کی مغفرت

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جب یہ سُنا کہ نکاح کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا ہے تو سیّدہ نے حضور سے کہا تمام اُمت کے لوگ اپنی بیٹیوں کا نکاح درہم و دینار کے مہر پر کرتے ہیں ابا جان پھر آپ میں اور اُمّت میں کیا فرق ہوا خاتونِ جنت نے بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

اللہ سے عرض کیجئے کہ میرے نکاح کا مہر اُمّت کی بخشش قرار دیا جائے عین اسی وقت جبریل ایک حریر کا کپڑا لے آئے جس پر لکھا تھا۔

اللہ نے "شہزادیٔ کونین" فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مہر اُمّتِ عاصی کی بخشش قرار دے دیا ہے۔

چنانچہ وصال کے وقت شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے وصیت فرمائی تھی کہ اس حریر کو میرے کفن پر رکھ دیا جائے۔

(جامع المعجزات اردو ص۲۴۸ ۲۴۷)

شہزادیٔ کونین کا جہیز

قارئین! آج ہر گھر میں والدین کے لئے سب سے بڑا مسئلہ بیٹیوں کو جہیز دینے کے حوالہ سے بنا ہوا ہے اِس کی سب سے بڑی وجہ ہماری اُسوۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیگانگی ہے۔ بہت سی بچیوں کی

شادی محض اِس وجہ سے مؤخر ہوتی رہتی ہے کہ اُن کے والدین کے پاس جہیز کا سامان موجود نہیں ہوتا۔

بعض خاندانوں میں جہیز کی لعنت اِس قدر شدید ہے کہ والدین اِنتہائی مصائب کا شکار ہو جاتے ہیں، لڑکے والے جہیز کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں یہ چاہیے ہمیں وہ چاہیے۔ بعض اوقات بیٹیاں خُود اپنے والدین سے مطالبہ کر کے جہیز وصول کرتی ہیں اور یہ نہیں جانتیں کہ اُن کے والدین کِن حالات سے گزر رہے ہیں۔

قارئین! ہم پر یہ مصیبت اسی لئے آئی کہ ہم نے فرامینِ خدا کو بھلا دیا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو بھلا دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام کو بھلا دیا۔ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق بُھول گیا اسی لئے آج ہم خوار ہو رہے ہیں۔ اب ہم شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے دیئے گئے جہیز کی تفصیل پیش کر رہے ہیں۔

روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتونِ جنّت سلام اللہ علیہا کو شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر رُخصت فرمانے لگے تو آپ نے حضرت ابو بکر عمر عثمان اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا کہ فاطمہ کا جہیز اُٹھائیں انہوں نے ایک چکی ایک پلنگ ایک بستر ایک چادر دو چکیاں اور ایک پانی کا مشکیزہ اٹھایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار و قطار

رونے لگے اور کہا۔

اللہ اکبر! جنت کی شہزادی بنت رسول کا یہ جہیز ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو دُنیا میں مسافر بن کر رہی اس کے لئے اتنا سامان بہت کافی ہے۔

بنتِ رسول جب باپ کے گھر سے رُخصت ہوئی تو صرف ایک چادر اوڑھ رکھی تھی چادر بھی ایسی جس پر بارہ پیوند تھے۔

(جامع المعجزات اردو ص ۲۴۸)

البتول میں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں! کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو جو جہیز عطا فرمایا اس کی تفصیل کتب سیر وتواریخ میں اس طرح ہے۔

(۱) چادر ایک عدد

(۲) چکی ایک عدد

(۳) بستر سادہ کپڑوں کا ایک عدد

(۴) مٹی کے گھڑے دو عدد

(۵) کھجور کے پتّوں کی چٹائی ایک عدد

(۶) گلاس چار عدد

(۷) تانبے کا لوٹا ایک عدد

(۸) کپڑوں کا جوڑا ایک عدد

(۹) اعلیٰ کپڑے کی قمیض ایک عدد

(۱۰) چاندی کے بازو بند دو عدد

(۱۱) موٹے کپڑے کے تکیے چار عدد،

مندرجہ بالا سامان کے علاوہ چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھی ہوئی قرآن کی چند سورتیں بھی تھیں جو تاجدارِ دو عالم اور شہنشاہِ کون و مکاں کی بیٹی کو جہیز میں دی گئیں سامانِ جہیز کی جو تفصیل ہم نے پیش کی ہے یہ زیادہ سے زیادہ ہے کیونکہ تواریخ میں مختلف روایات ہیں کسی میں ہے کہ تکیے تھے گلاس نہیں تھے کسی میں ہے کہ گلاس تھے اور بازو بند نہیں تھے ہم نے سب روایات میں جو کچھ تھا مجموعی طور پر پیش کر دیا ہے۔

اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ اگر سارے کا سارا سامان بھی اس مقدس اور عظیم بی بی کا جہیز ہو جو تمام عورتوں کی سردار ہے تو ہماری بیٹیوں کے جہیز کی تفصیل کیا ہونی چاہیے ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنی بیٹیوں کو کچھ نہ دیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ فاطمہ کو جہیز دیا جائے تو انہیں ایک بنی چار پائی ایک چمڑے کا تکیہ اور گدا جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے ایک مشکیزہ دو گھڑے ایک چمڑے کا برتن ایک چھلنی اور جھاڑو پیالہ مینڈھے کی کھال دو چکی کے پاٹ اور گھر بھر ریت اور انجیر اور منقیٰ دیئے گئے۔

جب شبِ زفاف ہوئی تو آپ نے اُم ایمن کو حکم دیا کہ ان کے گھر جائیں اور حضرت علی سے فرمایا ! جب تک میں نہ آؤں کچھ نہ کرنا فاطمہ دو چادروں میں لپٹی ہوئی آئیں وہ دو بازو بند چاندی کے پہنے ہوئے تھیں۔

جن پر زعفران ملا ہوا تھا ان کے ساتھ اُمِّ ایمن نے عرض کی آپ کا بھائی موجود ہے جس سے آپ نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔

فرمایا! ہاں آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا ! پانی لاؤ تو وہ ایک پیالہ کی طرف بڑھیں جو گھر میں دھرا تھا شرم سے اپنی چادر یا اپنے کپڑے میں لڑکھڑا رہی تھیں پیالے میں پانی لائیں۔

آپ نے پیالہ اور اس میں پھونک مار کر کچھ پڑھتے رہے پھر حضرت فاطمہ سے فرمایا ! آگے بڑھو وہ آگے بڑھیں تو اِن کے سینے اور سر پر وہ پانی چھڑکا اور فرمایا !

اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

پھر فرمایا ! پُشت پھیرو چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ پانی اُن کے کندھوں کے درمیان چھڑکا اور فرمایا !

اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

پھر حضرت علی سے فرمایا ! پانی لاؤ اور جیسا کہ حضرت فاطمہ کے ساتھ کیا تھا اِن کے ساتھ بھی کیا اور اِن کے لئے بھی دُعا کی جیسی کہ حضرت فاطمہ کے لئے دُعا کی تھی۔

پھر ان سے فرمایا ! اللہ کے نام پر اپنی بی بی کے پاس جاؤ آپ نے دروازے کے پیچھے کوئی سیاہ چیز دیکھی فرمایا کون ؟

جواب ملا اسماء

فرمایا ! اسماء بنتِ عمیس ؟

بولیں ! ہاں کیا بنتِ رسول اللہ کے ساتھ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم کی بنا پر آئیں ؟

عرض کی! ہاں تو آپ نے ان کے لئے دُعا کی۔

وہ بولیں یہ تو میرا فرض تھا پھر آپ وہاں سے چلے آئے اور حضرت علی سے فرمایا ! تیرا موتی تیری بیوی ہے۔"

پھر اپنے دستِ مُبارک سے دروازہ بند کر دیا اسماء کہتی ہیں رسول اللہ ان کے لئے صرف ان دونوں کے لئے دُعا کرتے رہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولادِ رسول ۲۵،۲۶)

دوسری روایت

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْه، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبَنَاءِ قَالَ : يَا عَلِیُّ، لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتّٰى تَلْقَانِی، فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ اَفْرَغَهُ عَلٰى عَلِیٍّ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِی شِبْلِهِمَا.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا:

اَے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اَولاد میں برکت عطا فرما۔“

(سُنن النسائی ج ۶ ص ۷۶)

شادی کے وقت عمریں

معتبر اور مُستند قول یہی ہے کہ شادی کے وقت جناب سیّدۃ النساء العالمین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عُمر مبارک پندرہ سال کچھ مہینے اور جناب حیدر کرّار علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی عُمر مبارک اکیس سال کچھ ماہ تھی۔

وتزوجت فاطمة بعلی ابن ابی طالب کرم الله وجهه الکریم فی السنة الثانية بامر الله سبحانه تعالیٰ ووحیه ولها خمس عشرة سنة وخمسة اشهر ونصف ولعلی احدیٰ وعشرون سنة وخمسة اشهر۔

یعنی سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ۲ ہجری میں خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا اس وقت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مُبارک پندرہ سال پانچ ماہ اور پندرہ یوم تھی اور جناب علی المرتضیٰ کی عمر مبارک اکیس سال پانچ ماہ تھی۔

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۱) (معارج النبوت ج ۲ ص ۳۹)

(انوار المحمدیہ ص ۱۴۶) (اشرف المؤبد لآل محمد ص ۱۱۱)

(الروضۃ الفیحانی تواریخ النساء ص ۱۴۶) (صواعق محرقہ ص ۱۷۳)

(روضۃ الشہداء ص ۶۴) (نور الابصار ص ۴۶)

حدیث کا انکار

قارئین ! مخالفینِ اسلام کے پیسے پر پلنے والا ناصر محمود عباسی اور اس کی ذُرّیت اپنے ابلیسی عقائد کی ترویج کے لئے شیطانی کُتب مُفت تقسیم کرتے رہے ہیں اور اس مہنگائی کے دَور میں کُتب کی مُفت تقسیم اِس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اِن لوگوں کو انتشار و اِفتراق کے لئے بھاری رقوم مہیا کی جاتی ہیں۔

اسلام کی برگزیدہ شخصیات کے خلاف ہرزہ سرائی کا مقصد مُسلمانوں میں اشتعال پیدا کر کے فرقہ واریت کو ہوا دینا ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمان ایک دوسرے کے خلاف ہو جائیں قتل و غارتگری کا میدان گرم ہو

جائے۔

قارئین! اپنے مذموم عقائد کو پھیلانے کے لئے ان کا سب سے زیادہ انحصار غلیظ لٹریچر کی اشاعت ہے اور سیدھے سادھے لوگ کتب کی ظاہری چمک ودمک اور مفت کے مال کے چکر میں یہ مواد گھروں میں لے آتے ہیں اور آہستہ آہستہ ان کے شیطانی چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کا انکار کرتے ہوئے انہیں نہ شرم محسوس ہوتی ہیں اور نہ ہی خوفِ خدا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی اولاد اللہ تعالیٰ نے اس کی پشت میں رکھی اور میری ذُرّیت علی کی پشت میں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کو شجر اور شہزادیٔ کونین کو پھل کی ابتدائی صورت اور علی علیہ السلام کو پھول منتقل کرنے والا اور حسنین کریمین کو اس شجرِ نور کے پھل قرار دیا ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں!

> عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: اَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِیٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّوْنَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِی الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں

درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبّت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔"

(مسند الفردوس ج۱ ص ۵۲)

لکل نبی امر عصبة ینتمون الا النبی فاطمة فانا ولیھا وعصبتھما

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کی نسل اُن کے بیٹوں سے شروع ہوئی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع ہوگی۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۶۴)

ان اللہ تعالیٰ جعل ذریة کل نبی فی صلبہٖ وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب۔

پھر فرمایا ! تمام نبیوں کا سلسلۂ نسل اُن کی اپنی پشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور علی کی پشت سے ہوگا۔

(جامع الصغیر ج۱ ص ۴۹)

لیکن خارجی بدبخت نامحمود عباسی اپنی رُسوائے زمانہ کتاب ''تحقیق یّدوسادات'' میں اس روایت کے حوالہ سے زہر اُگلتے ہوئے لکھتا ہے۔

''ذرا دیکھئے یہ کیسا غلط قول وضاعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب کیا ہے۔

کہ ہر نبی کی اولاد اللہ تعالیٰ نے اسی کے صلب میں رکھی مگر میری ذُرّیت علی ابن ابی طالب کے صُلب میں رکھ دی آپ کی صُلب مُطہر سے تو بروایت اصح آٹھ اولادیں تھیں چار بیٹے اور چار بیٹیاں چاروں صاحبزادوں کو مشیّت ایزدی نے بچپن میں اُٹھا چنانچہ فرمادیا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اور محمد تم میں سے کسی ایک آدمی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔

گویا آپ کی عظیم دعوت کے بعد کوئی دعوت آنے والی نہ تھی کہ نبی اور خاندانی ونسبی امتیازات کی بندشوں سے قطعی آزاد رکھنا مطلوب تھا اس لئے فرمادیا گیا کہ یہ تو خاتم النبیّین ہیں اور آخری نبی کی حیثیت سے تمام اُمتیوں کے روحانی باپ ہیں اولاد نرینہ سے ان کی کوئی نسل ہوگی اور نہ ذریّت صلبی''

قارئین! حدیثِ مُصطفیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے کے لئے اپنے عقلی دلائل دیتے ہوئے اس آیت مبارکہ کو بھی وسیلہ بناتا ہے کہ اللہ نے فرمادیا کہ میرا نبی تم میں سے مردوں کا باپ نہیں۔“

جب کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مُبارکہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد طاہرہ صُلبِ حضرت علی علیہ السلام سے چلی اور یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

آپ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ میری اَولاد میری پُشت سے چلی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ میری اَولاد صُلبِ علی سے چلی ہے اس لئے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ اقدس موجود ہے۔

انا و علی من نور واحد

قارئین! جب دیگر کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بنتِ رسول شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے لئے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا مجھے حکمِ الٰہی کا انتظار ہے روایات میں ہے۔

کہ یہ نکاح عین منشائے خُدا کے مُطابق ہوا اور سیّدہ پاک اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی تزویج بحکمِ الٰہی ہوئی اس لئے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے ہیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے ہیں ان دونوں

کے نور کے اجتماع سے جو اولاد طاہرہ پیدا ہوئی وہ بھی نور علیٰ نور ہے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عَینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

خارجی بدبخت ہر اس حدیث پاک جس میں اہل بیت رسول صلی لہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت کا بیان ہے اسے وضعی قرار دے دیتا ہے۔

نامحمود عباسی لکھتا ہے۔

چند وضعی احادیث جن کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے ملاحظہ ہوں۔

اُے فاطمہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو اللہ عذاب نہ دے گا

اللہ تعالیٰ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اس کی ذُرّیت کو نارِ دوزخ سے جُدا رکھا ہے فطم اس لئے نام رکھا گیا۔

(تحقیق سید و سادات ص ۲۲۵)

قارئین کرام !

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اسمِ مبارکہ کی حقیق میں ہم نے مُستند حوالہ جات مُستند کتب احادیث میں سے پیش کردیئے ہیں لیکن ابلیس کی ذُرّیت اِسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہم اپنے ل کی تائید میں مختلف کتب احادیث سے آپ کے اسم مبارکہ کے حوالہ ے احادیث نقل کرتے ہیں۔

اتحاف السائل میں علامہ مناوی لکھتے ہیں ان کا نام فاطمہ بالہام مِن اللہ رکھا گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ کا نام اِلہام فرمایا کیونکہ اللہ ربّ العزّت نے ان کو جہنم سے چھڑا دیا اور جہنم سے آڑ بنا دیا۔

(اتحاف السائل)

شرح قصیدہ ہمزیہ کی شرح میں اسمِ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں آپ سلام اللہ علیہا سے محبت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے آتشِ دوزخ سے محفوظ فرما دیا۔

(شرح قصیدہ ہمزیہ بحوالہ خاندان نبوت ص ۵۶۴)

اہلِ بیت اور ناممحود عباسی سادات کرام کی توہین کرنے میں سب سے آگے ہے لکھتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رُو سے دنیا کے یہ رشتے ناطے خواہ نبی سے ہوں یا ولی سے دنیا ہی تک کے لئے ہیں۔

(تحقیق سید وسادات ص ۲۲۱)

ناممحود عباسی ابن حزم کے حوالہ سے لکھتا ہے!

آخرت میں صرف عمل پر ہی جزا ملے گی اللہ تعالیٰ کے ہاں قَرابت اور پِدری و پسری تعلق سے کوئی نفع نہیں ہوگا اور دنیا

مقام جزاء نہیں ہے تو پھر ہاشمی و قریش سے عربی و عجمی و حبشی اور کسی حبشی کے بیٹے میں کوئی فرق نہیں بزرگی اور کامیابی اسی کی ہے جو اللہ کے نزدیک زیادہ مُتّقی ہے۔

☆ دُنیا کے یہ رشتے ناطے خواہ نبی سے ہوں یا ولی سے دُنیا تک ہی کیلئے ہیں۔

☆ آخرت میں صرف عمل پر ہی جزاء ملے گی۔

☆ اللہ کے ہاں قرابتوں اور پدری و پسری تعلق سے کچھ نفع نہیں ہوگا۔

☆ ہاشمی و قُریش عربی و عجمی اور حبشی کے بیٹے میں کوئی فرق نہیں۔

ہَولناک اندازِ فکر

خارجیوں ناصبیوں کا یہ ہولناک اندازِ فکر انہیں جہنّم کا ایندھن ضرور بنائے گا کہ دُنیا کے رشتے ناطے دنیا ہی کے لئے ہیں گویا کہ وہ یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرابت داری کچھ نفع نہ دے گی کیونکہ دُنیا دارالعمل ہے آخرت میں صرف عمل پر ہی جزاء ملے گی۔

قارئینِ! یہ اندازِ فکر قُرآن و حدیث کی نصُوصِ قطعیہ کے خلاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامۃ الانسبی وسببی۔

یعنی قیامت کے دن نَسبی اور سُسرالی رِشتے کٹ جائیں گے کسی کام نہیں آئیں گے مگر میرا نَسبی اور سببی رشتہ کام آئے گا۔

(ردالمحتار ج ا باب غُسل المیّت طہارت نسب رسول ص ۸)

حدیث

اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کل سبب و نسب منقطع یوم القیامۃ الا سببی ونسبی۔

حافظ طبرانی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر سَبب اور نَسب قیامت کے دِن مُنقطع ہونے والا ہے سوائے میرے سبب اور میرے نَسب کے۔

اس حدیث شریف کو حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد کی جلد اول کے ص ۲۷۱ پر انہی الفاظ وسند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدیث

اخرج ابن عساکر فی تاریخه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم کل نسب وصهر منقطع یوم القیامة الانسبی۔

ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ دمشق میں حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسُولِ مُعظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہر نسب اور ہر سُسرالی اور دامادی رشتہ مُنقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسَب اور میرے سُسرالی اور دامادی رشتے کے۔"

علامہ ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں اِسی سند کے ساتھ ذِکر کیا ہے صرف انہوں نے منقطع کی جگہ ینقطع لکھا ہے اور نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے اپنی تفسیر فتح البیان کی جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۲۶۱ پر اِسی طرح نقل کیا ہے اور ابنِ حجر نے الصواعق المحرقہ کے صفحہ ۲۳۴ پر بھی ذِکر کیا ہے۔

حضرت ابوُسعید خُدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہتے سُنا کہ منبر پر فرمارہے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ رحم وقرابت رسول سے ان کے اقارب کو روزِ قیامت کوئی فائدہ نہ ہوگا سنو واللہ میرا رحم ونسب دُنیا وآخرت

میں موصول ہے اے لوگو میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا امام احمد و حاکم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث درج کی ہے۔"

شفاعت اہلِ بیت کے لئے

حضرت عبد الرحمان بن ابی رافِع اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ میں آراستہ پیراستہ ہو کر نکلی میرے دونوں پاؤں کھلے ہوئے تھے تو حضرت عُمر بن الخطاب بولے عمل کر کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے بے پرواہ نہیں کر سکتے وہ رسول اللہ کے پاس آئیں اور بیان کیا جو کچھ انہوں نے کہا تھا تو آپ نے فرمایا کیا ہو گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں میری شفاعت میرے اہلِ بیت کے کام نہ آسکے گی بے شک میری شفاعت حا اور حکم کو بھی پہنچے گی کبیر میں طبرانی نے اس کی تخریج کی ہے حا اور حکم یمن کے دو قبیلے ہیں۔

حضُور کی شفاعت اور قرابت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آلِ نبی کی ایک خادمہ تھی جنہیں بریرہ کہتے تھے انہیں ایک شخص ملا اور کہنے لگا اے بریرہ! اپنے گیسوؤں کو ڈھانپ لے کہ کیونکہ حضرت محمُد تجھے خُدا سے بچا نہیں سکتے حضرت بریرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اطلاع دی تو آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے گلگوں رُخساروں کے ساتھ برآمد ہوتے ہیں لہٰذا ہم نے ہتھیار

سنبھال لئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔

یارسول اللہ! ہمیں حکم بھیجئے جو آپ چاہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں باپوں اولاد کے بارے میں بھی حکم فرمائیں تو ہم کر گذریں۔

پھر آپ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ہم سے دریافت فرمایا میں کون ہوں ؟

ہم نے عرض کی! آپ رسولِ خُدا ہیں۔

فرمایا! ہاں مگر میں ہوں کون ؟

ہم نے عرض کی! مُحمد بن عبداللہ بن عبدالمُطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

فرمایا! میں سیّد اولادِ آدم ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور صاحبِ لوائے حمد ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کیلئے قیامت کے دِن زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں کہ قیامت کے دِن اللہ کے سائے میں ہوں گا جس دِن سوائے اس کے سائے کے اور کسی کا سایہ نہ ہوگا اور مجھے اِس پر کوئی فخر نہیں کیا ہو گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں میری قرابت فائدہ نہ دے گی؟

کیوں نہیں حا اور حکم تک کی میں شفاعت قبول کی جائے گی حتیٰ کہ میں جس کی شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کرے گا تو اس کی بھی شفاعت سُنی جائے گی حتیٰ کہ ابلیس بھی میری شفاعت میں طمع کرے گا۔

اہلِ بیت کی سب سے پہلے شفاعت

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

اپنی اُمّت میں سب سے پہلے میں اپنی اُمّت میں اپنے اہلِ بیت کی شفاعت کروں گا پھر قریش میں سے جو اِن کے قریب ہوں گے پھر انصار کی پھر جو یمنی مجھ پر ایمان لائے اور میرے متبع ہوئے پھر سارے اہل عرب کی پھر عجمیوں کی جس کی شفاعت میں پہلی بار کروں گا وہ سب سے افضل ہوگا طبرانی اور اقطنی نے اس کی تخریج کی ہے۔

قارئین ! ان روایات سے ثابت ہوا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اہلِ بیت کے حوالہ سے کس قدر حساس ہیں کہ اگر آپ کے خاندان کے کسی فرد کو بھی کوئی تلخ بات کہی جائے تو وہ آپ کو قبول نہیں چہ جائیکہ جس ہستی کو آپ اپنا ٹکڑا قرار دیں اُن کے بارے میں بدکلامی کی جائے، اب ہم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اولاد پاک کا ذکر کریں گے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کی

اولادِ پاک

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام مقامات تمام درجات تمام بلندیاں اور تمام خصوصیات عطا فرما رکھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسب بھی اعلیٰ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نسب بھی اعلیٰ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آباؤ اجداد بھی اعلیٰ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج بھی اعلیٰ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد بھی اعلیٰ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل بھی اعلیٰ ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

کلیم الٰہ آبادی لکھتے ہیں!

نسلِ زہرا ہی سے جب قائم ہے نسلِ مُصطفیٰ
پھر یہ کیسی بحث ہے یارو کہ کوثر کون ہے
دہر میں جب کثرتِ اولادِ زہرا دیکھ لی
خُود بخود یہ ہوگیا ظاہر کہ اُبتر کون ہے

مادری پدری عناصر خُوب سے ہیں خُوب تر
حق تعالیٰ نے عجب شجرہ بنایا نُور کا
کُنتُ و کَنزاً مخفیاً نُوری خزانہ نُور کا
نُورِ احمد کی بدولت سب گھرانہ نُور کا

(محمد مقصود مدنی)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب اُولادِ پاک طیب وطاہر ہے حضور علیہ ولصلوٰۃ والسلام کے دیگر صاحبزادے اور صاحبزادیاں آپ کی حیاتِ طیبہ میں ہیں وصال فرما گئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اِرشاد فرمایا !

کہ میری نسل میری بیٹی سے چلے گی اِس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے نواسیاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی اُولاد ہیں۔

حدیث شریف

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِكُلِّ بَنِىْ اُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ اِلَيْهِمْ اِلَّا ابْنَىْ فَاطِمَةَ. فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا۔

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ہر ماں کی اُولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے

فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔"

(احیاء المیت بفضائل اہلبیت امام سیوطی) (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۹)

قارئین ! اِس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اولادِ بتول سلام اللہ علیہا ہی اولادِ رسول ہے اور یہی وجہ ہے کہ سیّدہ کے بچوں کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے کہا جاتا ہے۔

(احیاء المیت بفضائل اہل بیت، امام سیوطی ۶۷)

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک کی عظیم خصوصیت یہ ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی ذات سے منسوب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے ہیں اور میری اَولاد کا سلسلہ میری بیٹی سے چلے گا۔ کائناتِ عالم میں کسی کی بھی اَولاد کو یہ شرف حاصل نہیں جو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اولاد کو حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

پارہائے صُحف غُنچہ ہائے قُدس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تطہیر میں جن کے پَودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین شہزادے اور تین شہزادیاں عطا فرمائیں۔

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
حضرت امام حسین علیہ السلام
حضرت سیدنا محسن علیہ السلام
حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا
حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ سے ۲ھ میں ہوا۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے گلشن میں پہلا پھول ہجرت کے کے تیسرے سال رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کی ۱۵ تاریخ کا کھلا جب یہ مبارک خبر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہوئی تو آپ بہت ہی خوشی خوشی خانہ بتول سلام اللہ علیہا میں تشریف لائے۔

رسولِ پاک کے پیارے حسن کی آمد ہے
علی کے لال گلِ پنجتن کی آمد ہے
نبی کا نقشہ ہے مقصودؔ جس کے نقشہ میں
اُسی حسین کی اُسی گُل بدن کی آمد ہے

(محمد مقصود مدنی)

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ! مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے شہزادۂ رسول کو ایک زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر کونین کے مالک مختار کی آغوش میں دے دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زرد رنگ پسند نہ فرمایا تو آپ کو سفید

کپڑے میں لپیٹ لیا گیا۔

محبوب ربّ العالمین علیہ السلام نے اپنے پیارے نواسے کے کانوں میں اذان واقامت اِرشاد فرمائی۔

آپ کا اِسم مُبارک

حضور رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ بچے کا کیا نام تجویز کیا جائے ؟

اُنہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس کا اختیار تو آپ ہی کو ہے اگر چاہیں تو بچے کا نام حرب رکھ لیں۔

عظیم شان ہے مقصودؔ ابنِ حیدر کی
حسن کا نام بھی وحیٔ خُدا سے رکھا گیا

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ میں نام کے سلسلہ میں وحی کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ یہ اِرشاد فرما ہی رہے تھے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام سبز جنتی کپڑے پر منقش مبارک نام لے کر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔ حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام "شبّر" تھا اِس کا عربی

میں ترجمہ ''حسن'' بنتا ہے میرے بیٹے کا نام یہی ہوگا۔

(البتول ص ۸۶)(خاندانِ مصطفیٰ ص ۵۸۹)

عظیم شان ہے مقصودؔ ابنِ حیدر کی
حسن کا نام بھی وحیٔ خدا سے رکھا گیا

(محمد مقصود مدنی)

قارئین ! غور فرمائیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نکاح سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حوالہ سے بھی اَمرِ الٰہی کے مُنتظر تھے اور جب شہزادۂ بتول کا اسم مبارک رکھنے کا وقت آیا تو آپ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحی کے منتظر تھے واضح ہوا کہ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خصوصی طور پر چن رکھا ہے۔

عظیم شان ہے مقصودؔ ابنِ حیدر کی
حسن کا نام بھی وحیٔ خدا سے رکھا گیا

اِن کی شان اَزل سے ہی وریٰ الوریٰ ہے جو لوگ اِن پاکیزہ نفوس کے بارے میں زبانِ طعن دراز کرتے ہیں اِن کا اُزلی ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

قارئین! خوارج بدبخت توہینِ اہلِ بیت کے لئے ہر ہر واقعہ غلط انداز میں پیش کرتے ہیں۔

غدارِ اسلام عزیز صدیقی خارجی شہزادگانِ رسول کی ولادت کے

سلہ میں بھی نہایت غلیظ زُبان استعمال کر رہا ہے وہ لکھتا ہے۔

تاریخ کے حوالہ سے لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ۱۰ رمضان کو حسن بن علی پیدا ہوئے اور اِسی سال حضرت فاطمہؓ کو حسینؓ کا حمل ٹھہرا وضع حمل اور استقرار میں پچاس دِن کا فصل تھا۔

گویا ایک سال میں نکاح ولادت اِستقرارِ ثانی تاریخی اہمیت کے حامل واقعات تھے۔

مجوسیوں نے ان بچّوں کو جلد پیدا کروا کر غیر انسانی مخلوق ظاہر کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔

(اُم المومنین حضرت عائشہ ص ۴۴)

منحوسِ اعظم عزُیر صدیقی خارجی کی ہر کتاب زہر کی کان ہے اس کا ر جملہ انتہائی غلیظ اور اس کی بدبختی کی واضح برہان ہے شہزادگانِ رسول کی ادت کے سلسلہ میں وضعی روایت کا سہارا لے کر وہ اہانتِ بتول اور ہزادگانِ بتول کر رہا ہے بدبخت کہتا ہے۔

”مجوسیوں نے ان بچوں کو جلد پیدا کروا کر غیر انسانی مخلوق ظاہر کرنے کی کوشش شروع کی تھی۔“

ملعون عزیر صدیقی خارجی کی یہ مذموم عبارت اس قابل نہ تھی کہ اس کا ذِکر کیا جائے لیکن اس بدبخت کا جواب دینے کے لئے یہ تحریر نقل کرنا رہی ہیں۔

قارئین ! اس بدبخت نے کتبِ تواریخ وحدیث کے برعکس اپنی شیطانیات کی تسکین کے لئے سیدنا امام حسن علیہ السلام اور سیدنا امام حُسین علیہ السلام کی ولادت کے بارے غلط روایت پیش کی ہے ہم یہاں ثابت کریں گے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی کی ولادت میں کس قدر وقفہ ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام بروز سہ شنبہ ۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری بمطابق جون ۶۲۴ء مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

(شجرہ حُسینیہ ص ۱۰۳)

حضرت امام حسن ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ میں پیدا ہوئے۔

(البتول از علامہ صائم چشتی)

کثیر جماعت اکابرین نے ۳ھ لکھا۔ یہی صحیح ہے۔

(نورالابصار جلد اوّل)

ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ کو ولادت حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہوتی۔

نواسہء رسول حضرت حسن بن علی ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ ہجری کو پیدا ہوئے۔

(الاصابہ فی معرفتہ صحابہ جلد ۱ ص ۳۲۸)

حضرت امام حسن علیہ السلام ۳ھ نصف رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔

(الاستعیاب جلد اوّل ص ۳۶۸)

اِسی تاریخ کی تائید حضرت امام سیوطی نے تاریخ الخلفا میں امام ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفتہ صحابہ میں ابن سعد نے طبقات میں۔

حضرت عبدالرحمن جامی نے شواھد النبّوت میں عبدالحق دہلوی نے مظاہر حق میں امام نبہانی نے الشرف المو بدل آلِ محمد،

ملا حُسین واعظ الکاشفی نے روضتہ الشہداء میں ان کے علاوہ بھی دیگر تواریخ وکتب سیرَ نے اِسی تاریخ کی توثیق کی ہے۔

تمام مُحدّثین و مؤرخین کے برعکس لعنتی عزیر صدیقی نے ایک وِضعی روایت کا سہارا لے کر خاندانِ نبوّت پر طعن کیا ہے۔

اور حضرات امام حسن اور امام حُسین علیہم السلام کو غیر انسانی مخلوق قرار دیا ہے۔

لعنت اللہ علیکم واعوانہ وانصارہ الی یوم الدین۔

قارئین ! یہ بے غیرت ٹولہ پاکستان میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل پاک کے دُشمنوں کو نیست ونابود فرمائے۔ (آمین)

حضرت اِمام حَسن کا حُسن و جمال

حسَن کے نام کا معنیٰ ہی ہے حسین و جمیل
حسَن کا نام ہے مقصودؔ شانِ حُسن و جمال

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جب حسن ہوا تو حسن حُسن سے ہے جس کے معنیٰ خوبصورتی و جمال ہے۔

حسن کے نام میں احسان کے معانی ہیں۔

امام دوم ہیں مقصودؔ نورِ زہرا ہیں
حسن امام ہمارے ہیں ہم غلام اُن کے

یعنی دلکش خوبصورت جمیل خُوشنما اور اسی نام کے باطنی معنی یہ ہیں کہ حسن صرف ظاہر حُسن و جمال کا کمال ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر جمالِ باطنی اور حُسن معنوی ملحوظ تھا۔

حُسن نام اِحسان سے مشتق ہے اِسی لئے سیّدنا اِمام حسن کی امتیازی صفت احسان خلق حسن شہرہ آفاق ہے۔"

(المنجد، لغت)

ظاہر میں بھی جمال ہے باطن میں بھی جمال
مقصودؔ حسنِ نامِ حسن بے مثال ہے

اخلاق باطنی جمال ہے اور جس طرح شکل وصُورت کے لحاظ سے حُسن میں اس سے بڑھ کر باطنی حُسن و جمال بھی آپ کو حاصل ہے۔

(نور الابصار از مومن شبلنجی)

حسن مُجتبیٰ کی گھٹّی لعابِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت سے قبل سرکارِ دو عالم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ تم میری بیٹی کے پاس رہنا اور جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔

میرے آنے تک کوئی کام نہ کرنا سب کام میں خود کروں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے اور کان میں اذان واقامت فرمائی اور پھر اپنا لعابِ دہن ان کے مُنہ میں ڈالا

گھُٹّی مِلی ہے جس کو لعابِ رسول کی
مقصودؔ وہ حسن ہے وہ جانِ بتُول ہے

اوران کے لئے دُعا فرمائی۔

اُے اللہ! میں اِس کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اس کو بھی اور اس کی اولاد کو بھی شیطان کے شر سے جو تیری بارگاہ سے مرُدود ہُوا۔

(جامع ترمذی) (نور الابصار)

دی ہیں دُعائیں جس کو رسالتمآب نے
مقصودِؔ مُرتضیٰ ہے وہ زُہرا کا پھُول ہے

اچھّی سواری اچھّا سوار

حضرت عکرمہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسن علیہ

السلام کو شانہ ء اقدس پر بٹھا رکھا تھا کسی نے دیکھ کر کہا اے صاحبزادے آپ کو کتنی اچھی سواری ملی ہے؟

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اور سوار بھی تو اچھا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ امام حسن علیہ السلام کو کاندھوں پر بٹھا رکھا ہے اور آپ فرماتے ہیں۔

اللھم انی حبہ فاحبہ۔

الٰہی میں اس محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر

مقصود پائی شان وہ ابنِ بتول نے
مانگی حسن کی ربّ سے محبّت رسول نے

میرا بیٹا سردار ہے

بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور جناب حسن بن علی علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھ لیتے اور ایک مرتبہ امام حسن کی طرف دیکھ لیتے اور فرماتے۔

یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے شائد اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے۔"

نماز میں سواری

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ امام حسن تھے میں نے دیکھا آپ سجدے میں ہوتے تو امام حسن علیہ السلام آپ کی پُشت یا گردن پر سوار ہو جاتے اور جب تک حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں خُود نہ اتارتے نہ اُترتے اور میں نے دیکھا سرورِ کائنات علیہ الصلوٰت والتسلیمات رکوع میں ہوتے تو پاؤں کھول دیتے یہاں تک کہ امام حسن علیہ السلام ٹانگوں کے درمیان سے دوسری طرف نکل جاتے۔

مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہت

بخاری میں عقبہ بن حارث سے ابی ملیکہ کی روایت آئی ہے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر نکلے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام کو کھیلتے دیکھا تو انہیں پکڑ کر اپنی گردن پر سوار کرلیا اور کہتے میرا باپ آپ پر قُربان آپ حضرت علی سے نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ ہیں یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مسکرانے لگے ایسے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنابِ امام حسن علیہ السلام کو ہاتھوں پر جھلاتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں۔

قارئینِ محترم! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت امامِ حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے یہ والہانہ محبت اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کو خاندانِ رسول کے ہر فرد سے جو غُلامانہ نسبت تھی اُس کا اظہار وہ فرماتے رہتے تھے جو لوگ صحابہ کرام کے بارے میں یہ غلط پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ تو اہلِ بیت کے مخالف تھے اُنہوں نے اہلِ بیت کے حقوق کو غصب کرلیا وہ اپنے عقیدہ پر غور کریں اور حبِ اہل بیت کے ساتھ ساتھ اُن لوگوں سے بھی محبت کریں جن سے اہل بیت نے محبت فرمائی۔

* * *

حضرت سیدنا اِمام حسین علیہ السلام

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گُلشن کے دُوسرے پھول سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں آپ اہل بیت اطہار علیہم السلام کے تیسرے امام ہیں۔

آپ کی ولادت اپنے برادرِ اکبر حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادتِ مبارکہ کے اگلے سال یعنی ۴ھ میں ہوئی۔

ولادت باسعادت

نُورِ خدا کے نُور کی تنویر ہیں حُسین
اُمّ الفضل کے خواب کی تعبیر ہیں حُسین

حضرت اُمّ الفضل بنتِ حارث جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چچی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں نے حضور رسالتمآب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا خواب سُنایا۔

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے دیکھا کہ آپ کے جسمِ اقدس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا! اُم الفضل گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ تو بڑا

مُبارک خواب ہے اِس کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا۔

مشکوٰۃ شریف مناقب اہل بیت نبی ۴ھ شعبان المعظم کی پانچ تاریخ کو شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت امام حُسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور یہ اُسی خواب کی تعبیر تھی جو اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا ہے۔

حسین رُوحِ جہاں ہے حسین نُورِ رسول
حسین سَب کا سہارا حُسین طورِ بُتول
اُسی کے دم سے ہے مقصودِ دین اَب زندہ
حسین گلشنِ حیدر کا اک مہکتا پھُول

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کی ایک دن فجر کی نماز کے بعد خلافِ معمول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُخِ اقدس صحابہ کی طرف نہ کیا اور حضرت علی کو بلا کر مسجد سے تشریف لے گئے اصحاب رسول دیکھتے ہی رہ گئے لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں اور کیوں تشریف لے گئے ہیں۔

دونوں بیت فاطمہ پر پہنچ گئے تو دروازہ پر حضرت علی ۔۔ کو روکتے ہوئے آپ نے فرمایا! علی دروازے پر کھڑے رہنا کسی کو اندر نہ آنے دینا انہوں نے پوچھا کیا بات ہوئی ہے ؟

فرمایا! حسین (علیہ السلام) کی ولادت ہوئی ہے آسمان سے ملائکہ کا نُزول ہو رہا ہے وہ سب مُبارکباد دینے آ رہے ہیں یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے اور حضرت علی دروازے پر کھڑے رہ گئے۔

حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا وہ بھی پیچھے پیچھے آ گئے دروازے پر پہنچ کر حضرت علی سے بولے سرکار کہاں ہیں ؟

کہا! گھر میں۔

پوچھا! میں اندر جا سکتا ہوں؟

کہا! ابھی نہیں سرکار مصروف ہیں۔

پوچھا! کیا آپ نے فرمایا تھا کہ ابوبکر کو نہ آنے دینا۔

کہا! یہ بات نہیں دراصل حسین کی ولادت ہوئی ہے اور چار لاکھ چوبیس ہزار فرشتے مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی یہ بات سُن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متعجب ہوئے اور دروازہ پر ہی بیٹھ گئے پھر حضرت عُمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اُن کو بھی دروازہ پر روکے رکھا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ بھی آ گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اُن سب کو دروازے پر روکے رکھا کچھ دیر بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے اور صحابہ کو اندر جانے کی اجازت دے دی۔

سب سے آگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے سب نے سلام عرض کیا اور ولادت حسین علیہ السلام کی مبارکباد دی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی یہ بات بھی سنائی کہ چار لاکھ چوبیس ہزار فرشتے نازل ہوئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سن کر فرمایا علی فرشتوں کی تعداد کا تمہیں کیسے علم ہوا ؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی ! میں نے فرشتوں کو گروہ در گروہ اترتے دیکھا ہے فرشتے اپنی اپنی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور اپنی تعداد بھی بتا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسکرا کر فرمایا علی کو خدا نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔

(جامع المعجزات ص ۶۸۔۶۹)

دُوسری روایت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے فرمایا ! میں آپ کو ایک عجیب تر واقعہ سناتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ان فرشتوں میں ایک اپاہج فرشتہ بھی تھا جس کے نہ تو پَر تھے اور نہ ہی ہاتھ پاؤں ۔ میں نے اس سے پوچھا تمہارے پر ہاتھ اور بازو کیا ہوئے؟

یارسول اللہ ! میں ملائکہ مقربین میں سے تھا۔ ایک آسمان کا دروازہ کھلا پایا تو میں نے زمین کی طرف جھانکا۔ مجھے بے دست و پا شخص نظر آیا

اسے دیکھ کر میں نے کہا کہ اس شخص کو زندگی سے کیا سروکار؟ اس کے لئے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔ بس پھر کیا تھا یا رسول اللہ! مجھ پر خدا کا عتاب نازل ہو گیا پر جل گئے۔ ہاتھ پاؤں کٹ گئے اوندھے منہ زمین پر گر پڑا اور ایک جزیرہ میں سات سو سال پڑا رہا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ فرشتے نے رو کر اپنی بات کو جاری رکھا۔

یا رسول اللہ! ولادتِ حسین پر فرشتے مبارک دینے جا رہے تھے انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ اور مجھے آپ کی بارگاہ تک لے آئے تا کہ حرمتِ حسین کا صدقہ آپ میرے لیے شفاعت فرمائیں۔ آپ کی دعا پر یقیناً اللہ مجھے معاف کر دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے فرشتے کے لئے دعا مانگی تو جبرائیل نے حاضر ہو کر کہا! اللہ نے آپ کی دعا قبول فرما لی ہے۔ حسین سے لپٹی ہوئی چادر فرشتے کے وجود لگایئے۔ میں نے ایسے ہی کیا تو فرشتہ تندرست ہو کر پہلی حالت پر آ گیا۔ اچانک اس فرشتے نے رونا شروع کر دیا۔

میں نے پوچھا! کیوں روئے ہو؟

اس نے عرض کی! حضور حسین کے لئے۔

فرمایا! وہ کیوں؟

آقا ! حسُین زمین والوں کے شرّ وفساد سے شہید ہو جائیں گے اسے کون شہید کرے گا ؟ آقا جبرئیل سے دریافت فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے جبرائیل سے کہا کیا کہہ رہا ہے؟

سچ یارسول اللہ ! اسے کیسے پتہ چلا۔

ولادت حسُین سے ایک ہزار سال پہلے اللہ نے اس فرشتہ کو صرف اس لئے پیدا فرمایا تھا کہ شہادت حسین کے بعد یہ ان کی قبر کا پہرہ دیا کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تمام فرشتے آسمان کی جانب پرواز کر گئے۔

(جامع المعجزات ص ۶۸۔۶۹)

نام اور عقیقہ

رسولِ پاک کی آنکھوں کا نُور میرا حُسین
علی ولی کے ہے دل کا سُرور میرا حُسین

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے ہاں اِمام حُسین علیہ السلام کی ولادت سے حضور علیہ السلام کو دوہری خُوشیاں حاصل ہوئیں ایک تو یہ کہ آپ کی ولادت مُبارکہ سے آپ کی شہزادی خوش ہوگئیں دُوسرے یہ کہ آپ کے گلشن میں ایک اور پھول کِھل اُٹھا جب آپ کو اپنے نواسہ کی ولادت کی خبر ہوئی تو آپ اپنی شہزادی سیّدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے

آئے اور فرمایا کہ میرے بیٹے میرے جگر پارے کو میرے پاس لاؤ۔

امام حسین نانا کی آغوش میں

خوشی منائی ولادت پہ جس کی آقا نے
حُسین ابنِ علی ہے وہ لعَلِ کانِ بتُول

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی خوشیوں میں شامل ہونے کے لئے جب آپ کے والد گرامی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپ بہت زیادہ خوش تھیں آپ ننھے حُسین علیہ السلام کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر دو جہان کے والی کی گود میں ڈال دیا سرکارِ مدینہ سُرُورِ سینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام حُسین علیہ السلام کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی۔

لُعابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حُسین پاک کی عظمت کو ہوں ہزاروں سلام
ہے جن کی گھٹی میں شامل لعابِ دہنِ رسول

حضرت اِمام حُسین علیہ السلام کو بھی شرف حاصل ہوا کہ آپ نے اپنا لعاب دہن مُبارک کو بھی عطا فرمایا یہ وہی لعاب ہے۔

☆ کہ اگر آپ نے نمکین کنویں میں ڈال دیا تو کنواں میٹھا ہو گیا
☆ اگر اندھی آنکھوں کو لگا دیا تو بینائی واپس آ گئی۔

☆ اگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑی پر لگا دیا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔

☆ اگر حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی آنکھوں میں لگا دیا تو آشوبِ چشم جاتی رہی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعابِ دہن مبارک کے معجزات خصائص کبریٰ میں موجود ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن امام حسین علیہ السلام کے مُنہ میں ڈالا اور آپ کے لئے دُعا فرمائی۔

آپ کا نام مُبارک اور عقیقہ

حُسین نام رسُول خدا نے رکھا ہے
حُسین نام مرے مُصطفیٰ کو پیارا ہے
حُسین کتنا حسیں ہے حُسین لفظ کو دیکھ
حُسین نام تو جبریل لے کے آیا ہے

حضرت اِمام حُسین علیہ السلام کا نام مُبارک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا اور یہ خصوصیت ہے کہ اپنے بیٹوں کے نام خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجویز فرمائے اور حکم دیا کہ ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کرو اور بالوں کو اُتار کر اُس کے ہم وزن چاندی خیرات کرو۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ صحابہ)

بچپن سے ہی بہادر

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے نُورِ نظر سیدنا اِمام حُسین علیہ السلام کے بارے کتبِ احادیث و سیَر میں آتا ہے کہ آپ بچپن ہی سے شجاع اور ہادر تھے۔ حضرت امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اسعاف الراغبین میں ہے کہ سیّد الشہداء حضرت اِمام حُسین علیہ لسلام بہت شجاع اور بہادر تھے۔

(شرف سادات ص ۱۷۴)

خُدا و مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِنتخاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا !

بچہ کہاں ہے؟ اِسی اثناء میں شہزادۂ کونین حضرت اِمام حُسین علیہ السلام تشریف لے آئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود میں تو بیٹھ گئے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِمام حُسین علیہ السلام کے مُنہ کو کھول کر اپنی زُبان مبارک اُن کے مُنہ میں ڈال دی اور فرمایا !

الٰہی ! میں اِس سے محبّت کرتا ہُوں تو بھی اِس سے محبّت کر اور اِس سے بھی محبت فرما جو اِس سے محبت کرے۔

(شرف سادات ۱۷۶)

کیسے بیاں ہو دوستو عظمت حسین کی
چاہی ہے خود خدا نے بھی اُلفت حسین کی

آغوشِ رسالت میں تربیّت

شہزادۂ کونین حضرت امام حُسین علیہ السلام اپنے بچپن کے سات سال سات ماہ اور سات دِن اپنے نانا جان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغوشِ رافت میں رہے آپ کی تعلیم و تربیت اپنے نانا جان کے حضور میں ہوئی۔

بچپن نبی کے سائے میں گزرا حُسین کا
اُسوہ رسولِ پاک کا اُسوہ حُسین کا

ننّھے شہزادوں کی کُشتی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسوں سے بے حد پیار فرماتے تھے۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَصْطَرِعَانِ بَيْنَ يَدَیْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کشتی لڑا کرتے تھے۔

(الاصابہ فی معرفۃ صحابہ عسقلانی)

حضرت حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپس میں کشتی لڑتے ہیں

تاجدارِ دو عالم فخرِ آدم شہنشاہِ زمین و آسمان شہسوارِ لا مکان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہیں پھیلا رکھی ہیں اور دونوں شہزادگانِ زہرا زور آزمائی فرما رہے ہیں۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هِیْ حَسَنُ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَمْ تَقُلْ
هِیْ حُسَيْنُ ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ يَقُوْلُ هِیْ حُسَيْن۔

شہزادیٔ رسول مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی اِس فرحت خیز منظر کا مشاہدہ فرما رہی ہیں کہ یکا یک اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے صاحبزادے سیدنا امام حسن علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا !

هِیْ حَسَنُ هِیْ حَسَنُ

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ابّا جان ! حسن تو بڑا ہے آپ اس کی حمایت کیوں فرماتے ہیں آپ ھی حسن نہ فرمائیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹی حُسین کو جبریل کُشتی لڑاتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں ھی حسین۔ حسین پکڑ لو۔

(البتول) (شواہد النبوۃ ص ۱۳۰۴) (شرف المؤبد ص ۱۴۳)
(الاصابہ ج ۱ ص ۲۳۸) (خصائص الکبریٰ ص ۲۶۵ ج ۲)

کس قدر عظیم شان ہے جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جن کے بیٹے کھیل رہے ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیّت کو ذوق آجائے اور جبریل کو بھیج کر اُن کو کشتی لڑائے۔

سرکار کی شہزادوں سے محبّت

اتنی ہے مصطفیٰ کو محبت حسین سے
خطبے کو چھوڑ کر ہے اُٹھایا حسین کو

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اِن دونوں بیٹوں سے بہت محبت فرماتے تھے ایک روز دونوں شہزادے سُرخ قمیص پہن کر مسجد نبوی میں آئے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ اِرشاد فرما رہے تھے۔

شہزادوں کو لڑکھڑاتے ہوئے اپنی جانب آتے دیکھا تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خُطبہ منقطع فرما دیا اور پھر منبر پر بیٹھ کر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے اموال واولاد آزمائش ہیں میری طرف دیکھو اِن دونوں بچوں کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو صبر نہیں کر سکا۔

حسنین میرے بیٹے ہیں

اِمام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے کہ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا میں کسی کام سے رات کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کسی چیز

پر چادر لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے؟

جب میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی حاجت بیان کر چکا تو میں نے عرض کی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کس چیز پر چادر لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا!

کہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ تجھے علم ہے میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما۔

(خصائص علی اُردو ترجمہ علامہ صائم چشتی ص ۸۱)

پیارے نبی کے پیارے ہیں بیٹے بتُول کے
فلکِ وفا کے تارے ہیں بیٹے بتُول کے

قارئین محترم!

شہزادگانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اِس قدر زیادہ ہیں قلم کی سیاہی خشک ہو جائے گی اِن کے فضائل ختم نہ ہوں گے اِنشاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو ہم شہزادگانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب میں آنے والی احادیث اور سیرت کے واقعات تفصیلاً تحریر کریں گے۔

بناتِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

سیّدہ زینب بنت علی سلام اللہ علیہا

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گلستانِ طہارت میں دو شہزادوں کے بعد سیّدہ زینب بنت علی کی ولادتِ مُبارکہ ہوئی۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

سیّدہ کی بیٹی سیّدہ زینب کبریٰ سلام اللہ جنہیں بلا مبالغہ ثانیٔ زہرا بھی کہا جا سکتا ہے اور نائبۃ الزہرا بھی۔

نائبۃ الزہرا سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا سیّد کی بیٹی شہیدوں کی بہن شہیدوں کی ماں اور شہید کی بہو ہیں سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا اپنی والدہ محترمہ مقدسہ کی طرح،

عالمہ بھی ہیں اور فاضلہ بھی،

نیرہ بھی ہیں اور منّورہ بھی،

مُعلّمہ بھی ہیں اور معظّمہ بھی،

خطیبہ بھی ہیں اور ادیبہ بھی،

صابرہ بھی ہیں اور شاکرہ بھی،

عفیفہ بھی ہیں اور منیفہ بھی،

ساجدہ بھی ہیں اور عابدہ بھی،

راکعہ بھی ہیں اور زاہدہ بھی،

جنابِ زینب سلام اللہ علیہا کے کردار میں کردارِ زہرا کی جھلکیاں پورے وقار اور تمکنت سے نظر آ رہی ہیں۔

بی بی زینب نوں لکھاں سلام آکھاں
میں مقصودؔ ادبوں صبح شام آکھاں

گُلشنِ زہرا کی پہلی کلی

جس دِن سیّدہ زینب کی ولادت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہیں باہر تشریف لے کر گئے ہوئے تھے جب واپس تشریف لائے تو دیکھ گلستانِ زہرا میں ایک شگفتہ کلی تشریف لا چکی ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچی کو دیکھ کر بہت ہی اظہارِ محبت فرمایا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کھجور لے کر اُسے اپنے مُنہ مُبارک میں ڈال کر چبایا اور پھر اُس کا لعابِ دہن اپنی بیٹی کی بیٹی کے مُنہ میں ڈال دیا۔

زینب گلشنِ زہرا دی کلی پہلی
گھر وچ علی دے جس تھیں بہار آگئی

ہوگئی روشنی علی دے گھر ایسی
لیکے جنّت چوں نُور اَنوار آگئی
بی بی زینب تے لکھاں سلام ہوون
بن کے زہرا دے دل دا قرار آگئی
حدّ صبر دی مکنی مقصودؔ جس تے
بی بی زینب بُلند کردار آگئی

قارئین! غور فرمائیں حضرت علی المُرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعابِ دہن عطا فرمایا۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بھی آپ نے لعابِ دہن عطا فرمایا۔

سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو بھی آپ نے لعابِ دہن عطا فرمایا

سیدنا امام حسین علیہ السلام کو بھی آپ نے لعابِ دہن عطا فرمایا اور پھر سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کو بھی لعابِ دہن سے تر کھجور عطا فرما کر لعاب دہن عطا فرمایا۔

نام سرکار ﷺ نے رکھا

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا ہر اعزاز مُنفرد اور جُداگانہ ہے اور آپ کی نسبت کی وجہ سے آپ کی اولادِ طاہرہ کو بھی کئی خصوصیات حاصل

ہیں جو انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر عظمت و شان کی مالک ظاہر کرتی ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تمام اولادِ پاک کے نام خود تجویز فرمائے پیاری بیٹی کی بیٹی کا نام آپ نے زینب تجویز فرمایا زینب کا معنیٰ ہے باپ کی زینت،

سیّدہ زینب کی اِستقامت

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی تربیت کے اثرات تھے کہ آپ کی بیٹی نے دین کے لئے استقامت کا کوہ گراں بن کر دکھایا آپ نے ہر امتحان میں صبر و شکیبائی کا مظاہرہ فرمایا اسلام کے لئے جہاں امام حسین علیہ السلام کی قربانیاں اپنی مثال آپ ہیں آپ کی ہمشیرہ مُحترمہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی قربانیاں بھی منفرد مقام کی حامل ہیں۔

بی بی سیدہ زینب دی شان اعلیٰ بیٹی اولیاء دے تاجدار دی اے
جھلک اوہدے کردار چوں نظر اوندی بابے علی دے پاک کردار دی اے
وچہ کربلا دے اپنے وِیر اُتوں دو شاہزادے اپنے وار دی اے
زینب بیٹی مقصود بتول دی اے
دو ہتی اُنبیاء دے تاجدار دی اے

حضرت زینب دا صبر کمال دا سی ایسے صبر دی ہور مثال کوئی نہیں
بی بی زینب نے صبر دی حد کیتی غماں وچہ وی کیتا سوال کوئی نہیں
بی بی زینب دے صبر نوں ویکھ تے سہی آسکدا وچہ خیال کوئی نہیں
حد مُکی مقصودؔ اے صبر والی
رَل سکدا زینب دے نال کوئی نہیں

(محمد مقصود مدنی)

آپ کی ازدواجی زندگی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آغوشِ نبوت کے پروردہ تھے تو شہزادی کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا گلشن نبوت کا مہکتا گلاب تھیں۔

سیرتِ علی المرتضیٰ علیہ السلام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عکس جمیل تھی۔

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خُلقِ مُحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر تھیں زوجین ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے اور ایک دوسرے کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھتے تھے۔ ان دونوں کی ازدواجی زندگی دوسروں کے لئے بے نظیر نمونہ تھی۔

شیرِ خُدا حضرت علی اُلمرتضیٰ علیہ السلام شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی بڑی عزت کرتے تھے اور ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر نامدار کا دل وجان سے احترام کرتی تھیں اور ان کی خدمت گزاری کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتی تھیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی لختِ جگر کو ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ عورت کا سب سے بڑا فرض اپنے شوہر کی اطاعت اور

فرماں برداری ہے اس لئے وہ علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کی ہر طرح اطاعت کریں۔

دُوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو بھی تاکید فرماتے رہتے تھے کہ وہ شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے اچھا برتاؤ کرو۔

چنانچہ میاں بیوی کے مثالی تعلقات کی وجہ سے ان کا گھر جنت کا نمونہ بن گیا تھا تاہم دو چار مواقع ایسے ضرور پیش آئے جن میں میاں بیوی میں معمولی رنجش پیدا ہوئی انسانی فطرت اور زمانے کے اقتضاء کے پیش نظر میاں بیوی کے تعلقات معاشرت میں ایسے اتفاقات کا پیش آجانا کوئی انہونی بات نہیں۔

حضرت علی المُرتضیٰ علیہ السلام اور شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی رنجش بھی محض اتفاقی تھی اور جُونہی حضور پُرنُور سیّد یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مداخلت فرمائی ان کے دلوں میں ملال کا شائبہ تک نہ رہا۔

شوہر باغ میں محنت کرتے تھے نخلستان میں پانی دیتے تھے اور میدان جہاد میں اسلام کا دفاع کرتے تھے بیوی شوہر کے دکھ سکھ کا خیال رکھتی تھی ان کے آرام کی فکر کرتی تھیں اور شوہر کی خدمت اور اطاعت کو اپنے لئے سعادت سمجھتی تھیں۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اخلاقِ عظیم کو تعریف قرآن مجید اس طرح بیان ہوئی ہے۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ
جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا
قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ
نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً
وَحَرِيرًا ۝١٢

ترجمہ! اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے،

(سورۃ الدھر آیت ۷ تا ۱۲)

سرکار نے صُلح کروادی

ایک مرتبہ زَوجَین کے درمیان کسی بات پر معمولی رنجش ہوگئی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے اُس وقت رُوئے انور پر حزن وملال کے آثار نمایاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں کے درمیان صلح کروادی جب باہر تشریف لائے تو بہت خوش تھے اور چہرۂ مبارک فرطِ مسرت اور اطمینان سے چمک رہا تھا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا !

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ جب گھر کے اندر گئے تو چہرہ مبارک مُتغیّر تھا اور باہر تشریف لائے ہیں تو بہت خُوش اور مطمئن نظر آرہے ہیں یہ کیا بات ہے؟

حضُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

میں نے ان دونوں شخصوں کے درمیان صُلح صفائی کرادی جو مجُھے بہت زیادہ عزیز ہیں۔

سیّدہ کی شکایت کا ازالہ

اسی طرح ایک بار اور زوجین میں کچھ رنجش ہوگئی شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ناراض ہوکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

خدمت میں شکایت پیش کی ان کے پیچھے پیچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی آ گئے۔ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے شکایت پیش کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

بیٹی ذرا خیال کرو ایسا کون سا شوہر ہے جو اپنی بیوی کے پاس اس طرح خاموش چلا آتا ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی میری بات غور سے سنو کوئی میاں بیوی ایسے نہیں ہیں جن کے درمیان کبھی اختلاف رائے پیدا نہ ہو اور کون مرد ایسا ہے جو ہر کام بیوی کے مزاج کے مطابق ہی کرتا ہے اور اپنی بیوی کو کسی بات پر ناخوشی کا اظہار نہیں کرتا۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی سن کر سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا !

خدا کی قسم! آئندہ میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو آپ کے مزاج کے خلاف ہو یا جس سے آپ کی دل شکنی ہو۔

فاطمہ پر سوتن نہیں آ سکتی

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ ابو جہل کے بھائی نے حضرت علی

کرم اللہ وجہہ الکریم کو غوراء بنت ابی جہل سے نکاح کی ترغیب دلائی اور انہوں نے اس کی حامی بھر لی۔ چنانچہ غوراء بنت ابی جہل کے سرپرست حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نکاح کی اجازت لینے آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا۔

> بنی ہشام بن مُغیرؓ علی (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا عقد کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے اجازت مانگتے ہیں لیکن میں اجازت نہیں دوں گا کبھی نہیں دوں گا البتہ علی (علیہ السلام) میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کر سکتے ہیں شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیّت دی اس نے مجھے اذیّت دی۔

اس کے بعد اپنی دوسری بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

> اس نے مجھ سے جو بات کہی اس کو سچ کر کے دکھلا دیا اور جو وعدہ کیا وفا کیا اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے نہیں کھڑا ہوا لیکن خدا کی قسم اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ جمع

نہیں ہو سکتیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس طرح ناراض دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے غوراء بنت ابی جہل سے نکاح کا ارادہ فوراً ترک کر دیا اور پھر شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی میں کسی دوسرے نکاح کا خیال تک دل میں نہ لائے۔

قُم یا اَبُوتراب

صحیح بخاری ہی کی ایک اور روایت ہے جس کے راوی حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد ہیں روایت کرتے ہیں کہ،

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے اور علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو نہ پایا اور شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے پُوچھا۔

بولیں

مجھ میں اور ان میں کچھ اختلاف ہو گیا تھا وہ غُصّہ میں چلے گئے ہیں اور دوپہر کو یہاں نہیں لیٹے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

اس صحابی نے آ کر خبر دی کہ مسجد میں سو رہے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم لیٹے ہوئے ہیں پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور مٹی جسم میں لگ گئی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹی پُونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔

اٹھو! ابُوتراب اٹھو! ابُوتراب۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے ساتھ گھر لائے اور دونوں میاں بیوی میں صلح کرادی اہلِ سیئر کا بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ابُوتراب کہلایا جانا عُمر بھر بہت محبوب رہا۔

سعادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ازدواجی زندگی ہمیشہ نہایت خوشگوار رہی اور ان کا گھر پاکیزگی اطمینان سادگی قناعت اور سعادت کا گہوارہ بنا رہا۔

کرامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوجین کے درمیان گھریلو کاموں کی تقسیم فرمادی تھی چنانچہ گھر کے اندر جتنے کام تھے مثلاً چکی پیسنا جھاڑو دینا کھانا پکانا وغیرہ وہ سب شہزادیٔ کونین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے

ذمہ تھے اور باہر کے سب کام مثلاً بازار سے سودا سلف لانا اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذمہ تھے۔ اس طرح ان کی ازدواجی زندگی میں نہایت خوشگوار توازن پیدا ہو گیا تھا۔

عبادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

ایک بار شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بخار ہو گیا رات انہوں نے سخت بے چینی میں کاٹی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ جاگتا رہا پچھلے پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی فجر کی اذان سن کر بیدار ہوا تو دیکھا کہ شہزادیٔ کونین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا وضو کر رہی ہیں میں نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی واپس آیا تو دیکھا کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا معمول کے مطابق چکی پیس رہی ہیں۔ میں نے کہا شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے حال پر رحم کرو رات بھر تمہیں بخار رہا ہے صبح اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر لیا۔ اب چکی پیس رہی ہو خدا نہ کرے زیادہ بیمار ہو جاؤ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے سر جھکا کر جواب دیا۔

> اگر میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مر بھی جاؤں تو کچھ پرواہ نہیں میں نے وضو کیا ور نماز پڑھی اللہ عزّ وجل کی اطاعت کیلئے اور چکی پیسی آپ کی اطاعت اور بچوں کی خدمت کیلئے"

جنّت کا خوشبودار پھول

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وصال کے بعد جب کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا حُسنِ معاشرت کیسا تھا تو وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

> شہزادیٔ کونین سیدنا فاطمۃ الزاہرا سلام اللہ علیہا جنت کا ایک خُوشبودار پھول تھیں اگر چہ وہ دنیا سے چلی گئیں مگر اس کی خُوشبو سے اب تک میرا دماغ مُعطّر ہے اس نے اپنی زندگی میں مجُھے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔

(سیرتِ حضرت فاطمہ ص ۹۰)

گُفتار و رَفتار

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی صورت اور گفتار ورفتار سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ ملتی جلتی تھی۔

حضور پرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے ظاہری و باطنی اَوصاف اِن کی ذات میں موجود تھے۔

دوسری روایت

ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ شکل وصورت میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بہت مشابہ تھیں۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ میں نے طور طریق کی خوبی، اخلاق وکردار کی پاکیزگی نشست وبرخاست، طرزِ گفتگو اور لب ولہجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشابہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی رفتار بھی بالکل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفتار کا بہترین نمونہ تھیں۔

(سیرتِ فاطمہ زہرا ص ۹۱)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور اُمہّات المومنین کے تعلقات

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے تعلقات اُمہات المومنین کے ساتھ انتہائی خوش گوار تھے سبھی اُمہّات جگر گوشۂ رسول سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے انتہائی محبت فرماتیں تھیں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مُطہرات کے علم میں یہ بات تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہزادی سے محبّت آپ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی اپنی تمام ماؤں سے بہت محبت فرماتیں تھیں، آپ کے تعلقات اپنی سوتیلی ماؤں سے بھی انتہائی خوشگوار تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رُخصتی کے وقت شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کنواری تھیں لیکن عُمر میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تقریباً پانچ چھ برس بڑی تھیں غالباً ایک سال یا اِس سے کچھ کم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ساتھ رہی ہوں گی۔ جبکہ دو ہجری میں شہزادیٔ

کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی ہوئی اور اِس دوران کوئی صحیح اور مُستند واقعہ ایسا احادیث کی کتابوں میں مذکورہ نہیں جس سے ماں بیٹی کے تعلقات کشیدہ، خراب غیر تسلی بخش رہے ہوں۔ دِلوں میں کدُورتیں ہوں یا باہم کوئی رنجش پیش آئی ہو اِس کے برعکس ایسے واقعات کتب احادیث میں مذکورہ میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن کے تعلقات آپس میں انتہائی خُوشگوار اور محبت و مُروّت کی بُنیادوں پر استوار تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا احترام کرتی تھیں اور صدّیقہ طاہرہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے محبت کرتی تھیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے فضائل میں کئی احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہیں اور قارئین کرام اِس کتاب کے سابقہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سچائی کی شہادت و گواہی کس طرح دی ہے کہ!

> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا فاطمہ سے سچّا اور حق گو میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب بیٹی تھیں۔

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی

شادی کے لئے اُمہات المومنین بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سامان درست کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر اِس کا خاص اہتمام کیا۔ مکان لیپا، بستر لگایا، اپنے ہاتھ سے کھجور کی چھال کے دھن کر تکیے بنائے۔ چھوارے اور منقے دعوت میں پیش کئے۔ لکڑی کی ایک الگنی تیار کی کہ اِس پر پانی کی مشک اور کپڑے لٹکائے جائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بیاہ سے کوئی اچھا بیاہ میں نے نہیں دیکھا۔

(ابن ماجہ باالولیمہ)

شادی کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جس مکان میں رہائش پذیر تھیں اِس میں اور حضرت صدیقہ عائشہ کے حُجرے میں صرف ایک دیوار کا فاصلہ تھا۔ بیچ میں ایک دریچہ تھا جس سے کبھی کبھی باہم گفتگو ہوتی تھی۔

(خلاصۃ الوفا بحوالہ سیرۃ عائشہؓ)

حضرت عائشہ کا ترانۂ مسرّت

سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تقریب عُروسی میں اُمہات المومنین نے شادی بیاہ کے گیت مدینہ منوّرہ کی صحابیہ عورتوں اور بچیوں کے ساتھ مل کر گائے اور اس پر مسرّت موقع کو اور پر مسرت کر دیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی کے موقع پر یہ ترانہ مسرت پیش فرمایا۔

یا نسوة استزن بالمهاجر
واذكرن ما لحسن فى المحاضر

اَے خواتین! اوڑھنیاں اوڑھ لو اور حاضرین کے شایانِ شان باتیں کرو۔

واذكرن رب الناس ادفعنا
بدينه مع كل عبد شاكر

اور پروردگارِ عالم کا ذکر کرو کیونکہ اس نے ہر شُکر گزُار بندے کو اپنے دین کی نعمت سے نوازا ہے۔

والحمد لله على افضاله
والشكر لله العزيز القادر

اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد وثنا ہے اس کے اِحسانات کی وجہ سے اور شکر گزاری اسی قادر غالب ہستی کے لئے ہے۔

سرن بها فالله اعطى ذكرها
وخصها منه بطهر طاهر

اس محترمہ کے ساتھ چلو جس کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند کر

دیا اور جسے حقیقی پاکیزگی بخشی ہے۔

(سیرتِ سیدہ فاطمہ صفحہ ۷۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادمہ کے لئے گزارش

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے تعلقات کی خوشگواری پر مزید روشنی ان احادیث سے پڑتی ہے۔

سیّدہ اپنے ہاتھ سے گھر کا کام کرتی تھیں اور جب انہوں نے خادم کی ضرورت محسوس کی کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خادم ہیں شاید مل جائے تو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا تشریف لے گئیں اور جب اتفاق سے آپ کی ملاقات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ ہو سکی تو اپنا سفیر اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہی بنا کر واپس آ گئیں۔

واہیات روایت

نامحمود عباسی کا شاگرد عزیر صدیقی خارجی اپنی کتاب سیدہ عائشہ میں من گھڑت روایات نقل کرتا ہے جس کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ذات بابرکات منبعٔ فضائل ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر ایسی باتیں لکھتا ہے جن سے سیّدہ پاک سلام اللہ علیہا کی توہین کر سکے ایک من گھڑت واہیات روایت ملاحظہ

فرمائیں۔

ایک دفعہ ازواجِ مطہرات نے فاطمہ بنتِ رسول اللہ کو سکھا کر بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت حضرت عائشہ کے گھر آرام فرما رہے تھے فاطمہؓ نے کہا۔

یا رسول اللہ آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ ہمارے اور ابوبکرؓ کی دختر عائشہ کے درمیان الفت و ہدایا اور تحائف وغیرہ میں مساوات و برابری قائم کریں عائشہ کہتی ہیں میں خاموش بیٹھی دیکھتی رہی رسول اللہ نے جواب دیا۔

اے پیاری بیٹی جس سے میں محبّت رکھتا ہوں کیا تُو اس سے محبت نہیں رکھتیں۔

فاطمہ نے کہا جی ہاں !

آپ نے فرمایا ! عائشہ سے محبّت رکھو

قارئین! آپ اس روایت کا ایک ایک لفظ دوبارہ پڑھیں آپ کو اس میں سازشیں ہی سازشیں نظر آئیں گی۔"

چونکہ ملعون خارجی کی کتاب کا نام عائشہ صدیقہؓ ہے اس لئے توہین شہزادیٔ رسول کے لئے وہ کسی نہ کسی بہانے آپ کا ذِکر کتاب میں ٹھونس دیتا ہے۔

یہ روایت بھی ایسی ہی بھونڈی کوشش ہے۔

ملعون کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ نہ تو کسی کتاب کا حوالہ دیتا ہے کہ یہ روایت اس نے کس کتاب سے لی ہے اور نہ ہی وہ یہ بتاتا ہے کہ اس کا راوی کون ہے۔

خوارج کا یہ وطیرہ ہے غلط سلط باتوں کو اہل بیت رسول کے نام منسوب کر کے ان کے بارے شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی امہات المومنین سے محبت اظہر من الشمس ہے بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو خود سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت والی روایات کی راوی ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان میں کوئی اختلاف ہوتا تو اس کا اظہار کتب تاریخ وسیَر میں ملتا۔

آپ روایت پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ ساری من گھڑت ہے کیونکہ اس میں کئی جھول ہیں جیسے روایت کا کاریگر نوٹ نہیں کر سکا۔

(ا) روایت کے مطابق ازواج مطہرات نے فاطمہ بنت رسول اللہ کو سکھا کر بھیجا۔

جواب

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت بھی عام لوگوں کی طرح چغلی وغیبت سے کام لیتے تھے اور یہ انتہائی محال ہے ان پاکیزہ ہستیوں پر تہمت ہے۔

(۲) اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں آرام فرماتھے۔

جواب

قارئین! جس شخصیت کے بارے میں شہزادی کونین سلام اللہ علیہا نے گفتگو کرنا تھی اور دیگر ازواج مطہرات کے جذبات کے حوالہ سے سرکار کو بتانا تھا اسی زوجہ کے گھر میں جا کر بات کی جارہی ہے بالفرض اگر آپ نے کوئی بات کرنا بھی تھی تو حضور ہر روز سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لاتے تھے آپ ازواج رسول کا پیغام وہاں دے سکتی تھیں۔

(۳) حضرت فاطمہ حضور سے کہہ رہی ہیں آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ ہمارے اور ابوبکر کی دختر عائشہ کے درمیان اُلفت و ہدایا و تحائف میں مساوات و برابری کریں۔

جواب

یہ الفاظ توہین و رسالت کے زمرہ میں آتے ہیں کیا حضور ازواج مطہرات کے درمیان مساوات اور برابری نہ رکھتے تھے آپ کے عدل اور آپ کے انصاف کا انکار کیا جارہا ہے بدبخت ملعون عزیر صدیقی اپنی بے غیرتی کا ثبوت دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر طعن کررہا ہے کہ آپ عدل و انصاف نہ فرماتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو دیگر اُمہات المومنین پر فوقیت دیتے تھے۔

(۴) عائشہ کہتی ہیں میں خاموش بیٹھی رہی اور رسول اللہ نے جواب دیا اے بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتیں۔

جواب۔

روایت گھڑنے والا یہاں آکر بالکل پھنس گیا اب اس کے پاس کوئی دلیل نہیں کہ وہ اپنی تیار شدہ روایت کو صحیح ثابت کر سکے۔

روایت کے آغاز میں ہے کہ ایک دفعہ ازواج مطہرات حضرت فاطمہ کو سکھا پڑھا کر بھیجا اور یہاں یہ بات آگئی کہ عائشہ کہتی ہیں کہ میں خاموش بیٹھی رہی اور میری طرف سے حضور نے جواب دیا گویا یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے گھڑی گئی ہے ملعون سلمان رشدی نے بھی یہی کام کیا ہے۔

اس نے ازواجِ مطہرات کے حوالہ سے بہت غلط روایات جمع کی ہیں یہ خارجی بھی اسی کے ساتھ جہنم رسید ہوں گے۔

لعنت اللہ علیکم دشمنان اہلِ بیت

شہزادی کونین سلام اللہ علیہا

کا

اُسوہ

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا صلوۃ اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام خواتین سے منفرد خصوصیات عطا فرمائیں۔

پہلی خصُوصیت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) سے افضل کسی کو نہ پایا سوائے ان کے والد کے۔

دوسری خصُوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی حور فرمایا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابنتی فاطمۃ حورا آدمیۃ لم تحض ولم تطمث۔

قارئینِ کرام بعض علماء نے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کاندھوں پر نکیرین فرشتے نہ تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو حوروں کے لئے نکیرین کا وجود ثابت ہے اسی مناسبت سے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنسانی حُور قرار دیا ہے اس لئے آپ کے کاندھوں پر نکیرین کا وجود محال ہے۔

تیسری خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ٹکڑا ارشاد فرمایا ہے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اس خصوصیت کے حوالہ سے ہم نے گذشتہ اوراق میں تمام حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں جس سے اہلِ اسلام کو اس عظیم ہستی کی اس خصوصیت کا کما حقّہ اندازہ ہو سکتا ہے۔

چوتھی خصُوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی عورتوں کی سردار فرمایا ہے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تمام خواتینِ اسلام پر سرداری کے حوالہ سے مُستند حوالہ جات گذشتہ مضامین گزر چکے ہیں۔

پانچویں خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر النساء کا مرتبہ عطا فرمایا۔

چھٹی خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کی عورتوں کی سردار فرمایا ہے۔

ساتویں خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے زیادہ محبوب ہستی قرار دیا ہے۔

آٹھویں خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اِستقبال حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا کہہ کر فرمایا۔

نویں خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جسم کا حصّہ قرار دیا ہے۔

دسویں خصوصیت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سخاوت کے واقعات

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سخاوت

کتاب الفضائل میں روایت آئی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدِ محترم ومکرم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح مبارک جب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ محترمہ مخدومۂ کونین حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا سے ہوا تو وہ نُور جو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صلبِ اقدس میں تھا اور جس کا عکس منوّر آپ کی جبینِ نورانی سے ظاہر ہوتا تھا وہ نور سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو نقل ہو گیا،

روایات میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشانی میں وہ نور اس طرح چمکتا تھا کہ آپ کے جمالِ جہاں آراء پر جس عورت کی نگاہ اُٹھ جاتی وہ وارفتہ وفریفتہ ہو جاتی،

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں روایت نقل کرتے ہیں۔

ایک خشعمی عورت جو علم کہانت نجوم وغیرہ میں ماہر تھی اور بہت ہی مالدار تھی۔ اُس نے اپنے مال و دولت کے ذریعہ سیدنا عبداللہ کو قابو کرنا چاہا مگر کامیاب نہ ہو سکی اسی طرح بہت سی عورتوں نے آپ کا حسن و جمال دیکھ کر اپنے دل حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پیش کئے مگر آپ اللہ تعالیٰ کے نور کے محافظ تھے اس لئے آپ کسی کے دام فریب میں نہ آئے اور پھر جب یہ نورِ اقدس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صلب سے رحمِ آمنہ سلام اللہ علیہا میں منتقل ہو گیا تو ایک روز حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی خشعمی عورت کے سامنے سے گذرے تو اُس عورت نے آپ سے پوچھا کہ آپ کسی کے پاس گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ہاں اپنی منکوحہ بی بی آمنہ بنت وہب سے زفاف کیا تھا۔

اُس عورت نے کہا! اب مجھے آپ سے کچھ سروکار نہیں میں تو اُس نُور کی خواستگار تھی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ افروز تھا۔

(مدارج النبوت ص ۲۰ جلد دوم)

(البتول ص ۲۳۰)

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ یہ عورت شام کی رہنے والی تھی اور مایوس ہو کر اپنے ملک واپس چلی گئی تھی۔

قارئین! جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ یہ عورت بڑی

مالدار اور ذہین تھی جب اس کی عمر بڑھاپے کی حدود میں پہنچ گئی تو اچانک اُس کے دل میں نُورِ اول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شوق ہوا پھر وہ اپنی معلومات کے پیش نظر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی صاحبزادی سیّدہ شہزادیٔ کونین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے قیمتی تحائف لے کر مدینہ منورہ میں پہنچ گئی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے بعد وہ تمام تحائف سمیت شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پہنچ گئی۔

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اس ضعیفہ کا بڑے ادب واحترام سے استقبال کیا مگر جب اُس مائی نے دیکھا کہ شہزادیٔ کونین کے لباس میں کئی کئی پیوند لگے ہوئے ہیں تو اُسے بہت صدمہ ہوا اُس کے خیال میں آیا کہ کاش یہ ملبوسات اور سامان میں نے شہزادیٔ کونین کی خدمت میں پہلے بھیجا ہوتا تو آپ کو اس غُربت وافلاس میں نہ رہنا پڑتا۔

قیمتی چادر کا تحُفہ

قارئین محترم! سیّدہ پاک سلام اللہ علیہا نے اس ضعیفہ کی بہت خاطر ومدارات کی اس خاتون نے سیدہ طیبہ طاہرہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو جو تحائف پیش کئے اُن میں سے قیمتی چادر زیب تن کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر اس نے آپ کو ایک اعلیٰ ترین چادر

ایثار وسخاوت

ایک دفعہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک بہت بوڑھے آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دین کے ضروری احکام ومسائل بتائے اور پھر ان سے پوچھا۔

کیا تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے۔

انہوں نے عرض کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اللہ عزّ وجل کی بنو سلیم کے تین ہزار آدمیوں میں سے سب سے زیادہ غریب اور محتاج میں ہی ہوں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

تم میں سے کون اس مسکین کی مدد کرے گا؟

حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُٹھے اور کہا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک اونٹنی ہے جو میں اس کو دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

تم میں سے کون ہے جو اس کا سر ڈھانک دے؟

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اُٹھے اور اپنا عمامہ اتار کر نو مسلم اعرابی کے سر پر رکھ دیا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

کون ہے جو اس کی خوراک کا بندوبست کرے ؟

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان صاحب کو ساتھ لیا اور ان کی خُوراک کا انتظام کرنے لگے چند گھروں سے دریافت کیا لیکن وہاں سے کچھ نہ ملا آخر سیّدتنا شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پُوچھا! کون ہے؟

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا واقعہ بیان کیا اور التجا کی اے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی اس مسکین کی خوراک کا بندوبست کیجئے۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے آبدیدہ ہو کر فرمایا اے سلمان خدا کی قسم آج سب کو تیسرا فاقہ ہے دونوں بچے بھُوکے سوئے ہیں لیکن سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی۔ جاؤ یہ میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ چادر رکھ لو اور اس کے عوض اس مسکین کو کچھ خوراک دے دو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعرابی کو ساتھ لے کر شمعون کے پاس پہنچے اور اس سے تمام کیفیت بیان کی وہ دریائے حیرت میں غرق ہو گیا اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اس واقعہ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار پکار اُٹھا۔

> ''سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خُدا کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے تم گواہ رہنا کہ میں فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لایا۔

اس کے بعد کچھ غلّہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا اور چادر بھی واپس بھیج دی۔ سلمان نے غلہ لا کر سیدہ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے روٹیاں پکا کر سلمان کو دے دیں تو سلمان نے سیدہ سے کہا!

اے میرے آقا کی لختِ جگر ان میں سے کچھ غلّہ بچوں کے لئے رکھ لیجئے۔ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا۔

اے سلمان جو چیز میں راہِ خدا میں دے چکی وہ میرے بچّوں کے لئے جائز نہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روٹیاں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ

روٹیاں اعرابی کو دے دیں اور پھر شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے ان کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا آسمان کی طرف دیکھا اور دعا کی۔

یاالٰہی! فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تیری بندی ہے اس سے راضی رہنا۔

(سیرت فاطمہ زہرا ص ۱۱۲)

گلوبند سائل کو دے دیا

کتاب ''الزہراء'' میں روایت ہے کہ!

سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی نے سونے کی ایک کینٹھی شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں ہدیۃ پیش کی اور محبت وارادت سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ شہزادیٔ کونین اس کا یہ تحفہ زیب گلو بھی فرمائیں اُس بی بی کی خواہش پر شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سے وہ تحفہ زیب گلو فرما لیا ابھی چند لمحات گذرے کہ ایک سائل نے آپ کے دروازہ پر صدا دی،

یا اہل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھوکا بھی ہوں کمزور بھی ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ عطا کیا جائے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے پاس اُس وقت وہی گلوبند موجود تھا آپ نے اسے اللہ کا نام لے کر گلے سے اُتارا اور سائل کو بھیج دیا۔

قارئین محترم ! یہ ہے سخاوت ایثار شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا،

آپ کو دُنیاوی مال و متاع کی کوئی خواہش نہ تھی آج ہمارے پاس سب کچھ موجود ہوتا ہے دُنیا کی ہر چیز موجود ہوتی ہے لیکن سائل کے آتے ہی ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں۔

ہم یہ نہیں سوچتے کہ آج سائل ہمارے دروازہ پر ہے اللہ تعالیٰ نے کس قدر کرم فرمایا ہے کہ ہمیں سائل والی جگہ پر کھڑا نہیں کیا۔

ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیاں اپنے عمل کو دیکھیں اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے اُسوۂ حسنہ کو دیکھیں آپ کے پاس جو کچھ بھی آتا راہِ خُدا میں دے دیتیں ہم راہ خدا میں دینا تو در کنار اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ہمیں اس بات کی توفیق نہیں کہ اس کی عطاؤں پر اس کے آگے سرِ نیاز ہی جھکا لیں۔

قارئین! ضرورت اسی بات کی ہے کہ ہمارے دلوں میں محبّتِ اہلِ بیت کے ساتھ ساتھ اُسوۂ اہلِ بیت پر عمل کرنے کا جذبہ بھی موجزن ہو جائے۔

اُن کو ربّ نے دو جہاں میں کر دیا سب کچھ عطا
ربّ عالم کے ہیں پیارے اہلِ بیتِ مُصطفٰے
اہلِ ایماں سیّدہ زُہرا کے اُسوہ پر چلیں
یہ دلِ مقصودؔ سے مَولا نکلتی ہے دُعا

(محمد مقصود مدنی)

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے ساری زندگی فقر و فاقہ میں گزاری اور جو کچھ بھی آپ کو ملتا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لوگوں میں تقسیم فرما دیتیں اللہ تعالیٰ اپنی بندی کے جذبۂ ایثار پر اس قدر راضی ہوا کہ اسے جنتی کھانے بھجوا دیتا ہے روایت ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور غیبی رِزق

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے تو سیدہ کو تین روز کے فاقہ سے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی۔

اللھم انزل رزقا علی محمد واھل بیتہ کما انزلت علی مریم بنت عمران۔

اے اللہ تو رزق نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کی اہلبیت پر جیسے تو نے نازل کیا رزق مریم بنتِ عمران پر۔

اس کے بعد فرمایا! بیٹی اندر جاؤ اور جو کچھ ہو لے لو آپ جب اندر گئیں تو وہاں پر ایک طباق دیکھا جو جواہرات اور ثرید سے بھرا ہوا اس کے اوپر بُھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور خوشبو آ رہی تھی سیّدہ نے وہ طباق اٹھایا اور ابا جان کے پاس لے آئیں آپ نے فرمایا بیٹی کھاؤ اللہ کا نام لے کر کھاؤ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیّدنا علی المرتضیٰ اور سیّدہ فاطمہ علیہا السلام اور

حسنین کریمین شہزادگان عظمین نے تناول فرمایا۔

(الحیات ج ۱ ص ۱۰۱)

شہزادیٔ کونین کا ایثار

یہ جانگداز واقعہ میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف البتول میں بڑے ہی رقت انگیز انداز میں تحریر فرمایا ہے۔

تاجدارِ دو عالم، مالک ارض وسما حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار اقدس میں سائل نے صدا دی،

شہنشاہِ عالم بھوکا ہوں کچھ عطا فرمایئے،

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حُجرہ میں تشریف فرما تھے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے گھر بھر میں نگاہ ڈالی مگر کوئی چیز بھی ایسی نظر نہ آئی جو سائل کو عطا فرمائی جاتی۔

قارئین! یہ گھر ہے ہمارے آقا و مولا کا۔

یہ گھر ہے تاجدارِ کونین کا۔

یہ گھر ہے جنّت کے مالک ومختار کا۔

فقر کا عالم دیکھئے اور اپنے گھروں کو دیکھئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے صدقہ سے ہمارے گھروں میں آسائش کی ہر چیز موجود ہے لیکن ہمارے لبوں پر ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا شکوہ ضرور رہتا ہے۔ سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! مجھے اپنی اُمّت سے شرک کا خوف نہیں البتہ دنیاوی مال کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔

آج ہمیں مال و دولت کی ہوس نے خوار کر رکھا ہے اگر کسی کے پاس مکان اپنا ہے تو اُسے گاڑی کی طلب ہے، اگر گاڑی ہے تو مل آرنر بننے کی خواہش ہے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ مفقود ہے، دُنیاوی مال ودولت حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور اس دوڑ میں ہر کوئی دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی فکر میں ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مُسلمانوں نے احکامِ خداوندی کو چھوڑتے ہوئے ہر جائز ناجائز طریقہ سے پیسہ کمانے کو ہی دُنیا و آخرت کی کامیابی سمجھ لیا ہے حالانکہ یہ سوچ درست نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اگر کوئی مُسلمان سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین پر چلتے ہوئے دُنیاوی مال کے حصُول کی کوشش کرے تو یہ معیوب نہیں لیکن اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اُس کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کرے تو یہ مستحسن ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بہر حال! حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سائل سے فرمایا،

دوست! اس وقت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے گھر میں روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ہے جو تمہیں عطا فرمایا جائے۔

مالک کونین ہیں وہ پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تمہیں مایوس نہیں جانا پڑے گا۔

ہم تمہیں ایسی جگہ بھیجتے ہیں جہاں سے ضُرور تمہاری حاجت برآری ہو جائے گی چنانچہ آپ نے اسے اپنی بیٹی سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر بھیج دیا۔

سائل نے دروازہ پر صدا دی۔

یا اہل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بُھوکا ہوں اور روٹی کا سوال ہے اس کی درد بھری آواز میں گہرے کرب کا اظہار ہو رہا تھا تاجدارِ مدینہ کی بیٹی کا دِل ہل گیا۔

اِدھر بھی بابا جان کے گھر والا ہی نقشہ ہے۔

دو روز سے فاقہ ہے۔

چولہا ٹھنڈا پڑا ہے۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو سائل کو عطا کی جاسکے۔

گھر میں فقر و فاقہ کا راج ہے۔

صرف اور صرف بکری کی کھال کا ایک نہایت خوبصورت جائے نماز ہے جس پر نبی زادے امام حسن و امام حسین علیہما السلام سوئے ہوئے ہیں۔

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کی نظر اُسی جائے نماز پر جا ٹھہرتی ہے اور دل میں سکون کی لہر دوڑ جاتی ہے آپ شہزادوں کے قریب جاتی ہیں پہلے آہستہ سے ایک شہزادے کو اُٹھایا اور زمین پر لٹا دیا پھر دُوسرے شہزادے کو بھی بھائی کے پہلو میں لٹا دیا اور شہزادوں کا وہ بستر جھاڑ کر سائل کے حوالے کر دیا اور فرمایا! بابا اس وقت یہی کچھ ہے اسے فروخت کر کے کھانے کا انتظام کر لو اگر ہمارے پاس کچھ اور بھی ہوتا تو بنتِ مُصطفٰے تُجھے عطا فرما دیتی۔

اُن کے در پہ جب بھی دی سائل نے ہے آ کر صدا
سیدہ نے دے دیا جو کچھ بھی تھا راہِ خدا

(محمد مقصود مدنی)

نئی قمیص سائل کو دے دی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو جہیز میں ایک نیا قمیص دیا تھا کچھ عرصہ کے بعد ایک سائل نے سیّدہ کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا اے نبی کے گھر والو میں محتاج ہوں مجھے کوئی پھٹا پرانا کپڑا عنایت کر دو سیّدہ سلام اللہ علیہا کے پاس ایک پرانا قمیص تھا جس کو دینے کا خیال آیا تو فوراً فرمایا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

جس کا معنیٰ ہیں تم ہرگز فلاح کو نہیں پہنچ سکتے جب تک تم وہ چیز نہ دو جس کے ساتھ تم کو محبت ہے تو سیّدہ سلام اللہ علیہا نے فوراً وہ نیا قمیص جو جہیز میں ملا تھا سائل کو دے دیا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۷۰)

کھانا سائل کو دے دیا

ایک مرتبہ ایک وقت کے بعد سب کو کھانا میّسر ہوا سیّدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم اور سیّدنا اِمام حسن علیہ السلام اور سیّدنا امام حسین علیہ السلام سب کھانا کھا چکے تھے اور سیّدہ فاطمہ علیہا السلام نے ابھی کھانا نہ کھایا تھا اور دروازہ پر ایک سائل نے آکر کہا اے نبی کی شہزادی میں دو وقت کا بُھوکا ہوں اگر کچھ کھانے کے لیے ہے تو مُجھے عنایت کر دو سیّدہ علیہا السلام نے فرمایا اے حسن جاؤ اور میرا کھانا اس سائل کو دے دو عرض کیا امّی جان آپ کیا کھائیں گی فرمایا بیٹا میں نے تو ایک وقت کا کھانا نہیں کھایا اور سائل نے دو وقت کا نہیں کھایا میں اپنا گُذارا تو کرلوں گی اس سائل کو دو جو دُو وقت کا بھوکا ہے۔

(سیرت فاطمہ زہرا ص ۴۵)

چالیس اُونٹوں کی زکوٰۃ

شہزادیِٔ کونین سلام اللہ علیہا سے کسی نے پوچھا کہ چالیس اونٹوں

کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے جواب میں فرمایا تمہارے لئے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اُونٹ ہوں تو میں سارے ہی راہِ خدا میں دے دوں گی۔

(سیدہ فاطمہ زہرا ص ۱۱۴)

قارئین محترم!

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی ساری حیات مقدّسہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے آپ کے پاس جو کچھ بھی آیا آپ نے راہِ خدا میں ایثار فرما دیا اس لئے آپ نے مسئلہ کی وضاحت میں بھی اپنے لئے مسئلہ کا حل کچھ اور ہی تجویز فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے تو چالیس اونٹوں سے ایک دینا ہی کفایت کر جائے گا لیکن اہلِ بیت کے پاس اگر چالیس اونٹ ہوں تو وہ اُنتالیس پاس نہیں رکھیں گے بلکہ چالیس کے چالیس راہِ خدا میں دے کر خوش ہوں گے۔

پاس رکھا کچھ نہیں شہزادیٔ کونین نے
زوجۂ شاہ نجف ، احمد کی نُورِ عین نے

(محمد مقصود مدنی)

ویطعمون الطعام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ساری رات باغ کو پانی دیا اور تھوڑے سے جو اُجرت میں حاصل ہوئے۔

آپ وہ جو لے کر گھر تشریف لائے تو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے ان کا ایک حصّہ لے کر آٹا پیسا اور کھانا تیار کیا۔

عین کھانے کے وقت ایک مسکین نے دروازہ کھٹکٹایا اور صدا دی، اے اہل بیت رسول میں بھوکا ہوں۔ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے وہ کھانا اُسے عطا فرما دیا۔

اگلے روز پھر اناج میں سے کچھ حصّہ پیسا اور کھانا تیار کیا اس مرتبہ قیدی نے صدا دی،

اَے اہلِ بیت رسول! اللہ کی راہ میں کھانا دو۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے وہ سب کھانا اس کو دے دیا غرض سب اہل خانہ نے اُس دن بھی فاقہ کیا۔

آ کے اُن کے در پہ سائل خالی لوٹا ہی نہیں
فقر کا گنجِ نہاں شہزادیٔ کونین ہیں

(محمد مقصود مدنی)

شہزادگانِ بتول کی بھوک کا علاج

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر

میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ اُن دِنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو آواز دی کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا! ایک بچہ مجھے دیں اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا ابھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا ابھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔"

(طبرانی معجم کبیر ج ۳ ص ۵۰)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے اختیاری فقر اور سخاوت کے واقعات کا بیان ختم کرتے ہوئے اب سیدۂ کائنات کے علم و فضل کے حوالہ سے چند روایات پیش کی جائیں گی۔

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا اور علمِ حدیث

شہزادئ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جگر پارۂ رسول بھی ہیں اور صحابیہ بھی۔

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانی آغوش میں پرورش پائی اور آپ کے معمولات کا اُس قُربت میں مشاہدہ کیا جو کسی اور کو کم ہی میسر آیا۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کُفّار و قریشِ مکہ کے ہونے والے مظالم کی چشم دید گواہی آپ ہی کی روایات سے ملتی ہے اِس کے علاوہ ہجرتِ مدینہ اور مدینہ منورہ میں آ کر اِسلام کے نوخیز نخل کے مضبوط شجر بننے کی بھی آپ گواہ ہیں۔

مدینہ منورہ میں جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کے واقعات کی بھی آپ گواہ ہیں اِس کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دینی تربیت کے لئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کی بھی آپ راوی ہیں۔ لیکن خارجیوں کا باوا آدم نامحمود عباسی اپنی مکروہ تحریر کے ذریعہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کا علم حدیث میں کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

> ”حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ نے کیسی کیسی خدمات اللہ کے رسول اور اللہ کے دین کی ہیں حضرت عائشہ نے دو ہزار دو سو دس حدیثوں کی روایت کی ہے حضرت فاطمہ کا تو اس میں کوئی حِصہ ہی نہیں“

(تحقیق سیّد و سادات ص ۲۵۱)

ملعون خارجی نا محمود عباسی“ میں اِس بات کا تاثر دینا چاہتا ہے کہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی دین کی تبلیغ کے لئے کوئی خدمات نہیں ہیں اس بات کے حوالہ سے لکھتا ہے حضرت فاطمہ کا تو اس میں کوئی حِصّہ ہی نہیں حالانکہ تمام مُحدّثین نے اپنی اپنی کُتب حدیث میں شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے روایات نقل فرمائی ہیں۔

کتب تاریخ و سیئر میں آپ روایات پر مشتمل کتب کا بھی پتہ چلتا ہے۔

سیرتِ زہرا میں لکھا ہے۔

اِمام دارقطنی اور سیوطی نے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے مروی احادیث پر مشتمل کُتب مرتب فرمائی ہیں جن کا نام ”مسند فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ رکھا۔ یہ کتب بیروت سے طبع ہو چکی ہیں۔

نا محمود عباسی کی بے غیرتی دیکھیں کہ وہ شہزادیٔ کونین کے علم و فضل کا انکار کر رہا تھا جبکہ دارقطنی نے آپ سے مجموعہ حدیث روایت کیا۔

اصل بات یہ تھی کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے چونکہ عمر مبارک زیادہ نہیں پائی اس لئے حدیث روایت کرنے کا زیادہ وقع نہیں ملا شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے روایت کرنے والوں میں،

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت امام حسن مُجتبیٰ علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اُمّ رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا شامل ہیں

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے بہت مختصر عمر مبارک پائی اسی لئے آپ سے بہت زیادہ روایات نہیں ملتیں۔

مجموعہ ہائے حدیث مرتب کرنے والوں نے آپ کی روایات نقل فرمائی ہیں آپ منبعٔ علم وحکمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود یں پلی تھیں آپ سے بڑھ کر علم والا کون ہوسکتا ہے ؟

آپ بابِ مدینۃ العلم کی زوجہ محترم ہیں۔

قارئین ! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سے روایت کردہ چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

پہلی حدیث

"حدیث المسارۃ" راز کے بارے میں حدیث ما جاء فی حلیۃ عائشہ ثم سارھا بشیء فبکت۔

دُوسری حدیث

حدیث القول عند دخول المسجد مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں۔ بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اس کی تین روایتیں ہیں نکلنے کی دعا آخر میں وافتح لی ابواب فضلك۔

ترمذی اور ابنِ ماجہ نے فاطمۃ صغریٰ کی روایت مرسلاً نقل کی ہے اور دوسرے طریق سے بھی شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی روایت ثابت ہوتی ہے۔

جسے حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے والدِ گرامی حضرت حُسین علیہ السلام سے اور اُنہوں نے اپنی والدہ معظّمہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت کیا ہے۔

تیسری حدیث

اورحدیث"

الا یلو من امر و الا نفسه یبیت و فی یں ہ ر مح -

مخمرا"

یہ کہ وہ شخص اپنے آپ کو ہی ملامت کرے جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کے ہاتھ میں نیزہ تیار ہو۔

(اخرجہ ابن ماجہ)

چوتھی حدیث

حدیث ترك الوضوء مما مسته النار۔

اور حدیث چھوڑنا وضو کا اس چیز سے جس کو آگ پہنچتی ہو۔

احمد نے حضرت حسن بن الحسن رضی اللہ عنہما سے مُرسلا روایت کی (جس سے صحابی ساقط ہو) شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت نقل کی ہے۔

پانچویں حدیث

اورحدیث

ساعة الاجابة فی یوم الجمعة وانها اذا تدلت

الشمس للغروب اخرجه البهيقى فى الشعب۔

اور حدیث قبولیت کی گھڑی جُمعہ کے دن اس وقت ہے جب سُورج غُروب ہونے لگے بیہقی نے اس کو روایت کیا ہے فی الشعب۔

چھٹی حدیث

احمد نے محمد بن علی سے روایت کیا ہے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف لکھا کہ مجھے فاطمہ کی کوئی وصیّت بتایئے۔

تو حضرت فاطمہ کی وصیّت میں سے یہ ہے کہ وہ پردہ جس کو لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے بنایا ہے۔

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے پاس آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا تو واپس لوٹے۔

ساتویں حدیث

طبرانی نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی تخریج کی ہے کہ وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ان کی مرض الوفات میں حاضر ہوئیں عرض کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں بیٹے نواسے ہیں ان کو کسی چیز کا وارث بنا دیجیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حَسَن کے لئے میرا دبدبہ اور رداری ہے۔

اور حُسین کے لئے میری سخاوت اور جُرأت ہے اگر تم پر آزمائش پڑے تو صبر کرو بہتر انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

(الاصابۃ القسم السابع ص ۶۷۴)

آٹھویں حدیث

ابی ملیکہ سے روایت منقول ہے۔

فرمایا شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے بیٹے کو جھلاتی تھیں اور درمیانی انگلی کے اشارہ سے فرماتی تھیں میرا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شبیہ نہیں ہے۔

نوَیں حدیث

اور دارمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا تمہارے دلوں کو کیسے گوارا ہوا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال رہے ہو۔

ان احادیث کے علاوہ بھی بہت سی احادیث سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا مروی ہیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی شاعری

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فصیح دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی والاشان ہیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت فصیحِ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ قُرآنِ پاک کا نزول آپ کے کاشانۂ اقدس میں ہوتا رہا۔

آپ قُرآن پاک کی مفسّرہ بھی ہیں۔

آپ حدیثِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راوی بھی ہیں۔

آپ عالمہ بھی ہیں۔

آپ فاضلہ بھی ہیں۔

آپ خطیبہ بھی ہیں۔

آپ شاعرہ بھی ہیں۔

قارئین!

اب ہم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی شاعری کے حوالہ سے کچھ حوالہ جات پیش کر رہے ہیں۔

یہ اشعار شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک پر لکھے۔

اغبر آفاق السماء و کورت
شمس النهار واظلم العصرات
فالارض من بعد النبی کئیبة
اسفاً علیه کثیرة الرجفان

ترجمہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات نے آسمان کے کناروں کو غبار آلود کر دیا اور دن کا سورج لپیٹ دیا گیا اور زمانوں پر اندھیرا پھیر دیا۔

سوز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد غمگین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر افسردہ ہونے کی وجہ سے زمین پر زلزلے کثرت سے آ رہے ہیں۔

فلیبکه شرق البلاد و غربها
ولیبکه مضروکل یمانی
ولیبکه الطود المعظم جوه
والبیت ذوالاستار والارکان

ترجمہ! پس چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی پر مشرق اور مغرب کے تمام شہر وممالک روئیں اور مصر اور تمام یمن ان کی وفات کے صدمہ سے روئے اور چاہیے کہ مکے کا پہاڑ اس کی فضا روئے اور خانہ کعبہ پردے والا اور ارکان والا خدا کا گھر بھی روئے۔

يا ختم الرسل المبارك ضوؤه
صله عليك منزل الفرقان

ترجمہ ! اے تمام رسولوں کے خاتم و مہر مبارک جس کی روشنی تجھ پر قرآن کریم کو نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ درود بھیجے۔

سدی نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اس پر صدمہ کا اظہار یوں فرمایا۔

ابی وا ابتاہ
اجاب ربا دعاہ
جنة الفردوس ماواہ
من ربہ ماہ الدناہ
الی جبریل لغاہ

ترجمہ! ہائے میرے ابا پیارے ابا انہوں نے رب کی پکار کا جواب دے دیا جنت الفردوس انکا ٹھکانا ہے اپنے ربّ سے وہ کتنے قریب ہو گئے مجھ تک جبرائیل علیہ السلام سے ان کی وفات کی خبر پہنچی۔"

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت اور آپ کی جدائی میں کہے گئے یہ مرثیے نعت رسول مقبول کے اوّلین نمونے ہیں سیرت نگاروں اور محققین نعت کو سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی شاعری کے حوالہ سے مزید تحقیقی کام کی کوشش کرنی چاہیے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اشکباری سے جہنمیوں کی آزادی

امام رہاوی نے جامع المعجزات میں ایک روایت نقل فرمائی ہے روایت کیا ہے سوز و گداز کا خزانہ ہے، اہلِ محبت کے لئے پیغامِ سکون ہے اور اہل بُغض کے لئے تازیانہ ہے۔

خارجیوں بدبختوں کو ایسی پاکیزہ روایات میں ضُعف نظر آتا ہے جو کہ یہ اُن کے ضعیف ایمان کی نشانی ہے جبکہ اہلِ وفا کو گداز اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔

قارئین! یہ روایت پیشِ خدمت ہے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضیافت پر بلایا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک خاص محویت میں ادباً ساتھ ساتھ آپ کے قدم گن رہے تھے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پُوچھا عُثمان میرے قدموں کی گنتی کیوں کر رہے ہو؟

سیّدنا عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی!

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی تعظیم وتوقیر کے لئے میں آپ کے ہر قدم کے بدلے ایک غُلام آزاد کروں گا، دعوت کے بعد تمام اصحاب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے شیرِ خدا علی المرتضیٰ علیہ السلام بھی اپنے گھر تشریف لے آئے آپ مغموم دکھائی دے رہے تھے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے پُوچھا! آپ بہت حزیں اور غمزدہ ہیں کیا بات ہوگئی؟

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے جواب دیا بنتِ رسول غم کیوں نہ کروں آج عُثمان بن عفّان نے صحابہ سمیت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاندار ضیافت کی ہے اُنہوں نے سرکار کے ہر قدم کے عوض ایک غلام آزاد کیا ہے۔

میرے دل میں رشک پیدا ہوا کہ اگر آج ہمارے پاس بھی جنابِ عثمان (رضی اللہ عنہ) کی طرح مال ہوتا تو ہم بھی سرکار کی ضیافت کرتے اور ویسے ہی غلام آزاد کرتے جیسے عثمان (رضی اللہ عنہ) نے کئے ہیں۔

شہزادیٔ کونین کا مشورہ

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی سرتاج یہ حزن وملال چھوڑیئے اپنا دِل چھوٹا نہ فرمایئے اور آپ بھی حضور کو کھانے کی دعوت دے آئیں تاکہ ہم

بھی ویسی ہی ضیافت کریں جیسی عثمان بن عفان نے کی ہے۔

مولا علی علیہ السلام شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کی بات سُن کر حیران ہو گئے اور پُوچھنے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

ہمارے پاس کھانا اور مال کہاں سے آئے گا؟

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا نے کہا سرتاج آپ اللہ ربّ العزّت کی ذات پر توکّل کریں وہ سب سبب بنا دے گا جلدی جایئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی برکت سے سب کچھ ہو جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوت کی دعوت

شیر خدا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا جذبہ صادق دیکھا تو مسرور و فرحان ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جا کر عرض کرنے لگے۔

یارسول اللہ! آپ کی لختِ جگر فاطمہ نے سلام عرض کیا ہے وہ آپ کی اور آپ کے اصحاب کی ویسی ہی دعوت کرنا چاہتی ہیں جیسی عثمان نے کی تھی آپ تشریف لایئے اور ماحضر تناول فرمایئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدہ کے گھر

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کی دعوت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبول فرما لیا اور آپ اپنی لختِ جگر کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقبال کیا آپ گھر میں تشریف فرما ہو گئے اور اصحاب بھی گھر میں آ گئے کاشانۂ زہرا مہمانوں سے بھرپور ہو گیا۔

سیّدہ کی اشکباری

تمام مہمان کاشانۂ زہرا میں جمع ہو چکے ہیں لیکن آپ کے ہاں تو فاقوں کا اہتمام ہے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے مصلیٰ بچھا لیا اور سر سجدہ میں رکھ کر بارگاہ ربّ العزّت میں دعا کی۔

اَے میرے مالک۔

اَے میرے ربّ۔

اَے میرے مولا۔

تو اپنی بندی کے احوال سے آگاہ ہے۔

مالک! میں نے تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر میں بلا رکھا ہے اے دلوں کی خبر رکھنے والے مالک، تو جانتا ہے کہ میرے دل کی آرزو ہے میں بھی تیرے محبوب کی ویسی ہی دعوت کروں جیسی عثمان (رضی اللہ عنہ) نے کی تھی۔

یا اللہ! تیری بندی میں اِتنی اِستطاعت نہیں۔

یا اللہ! میں تیرے فضل کرم سے بھیک مانگتی ہوں۔

اے میرے معبود عظیم! میری لاج رکھ لینا۔

مولا کریم! مجھے اپنے محبوب کے رُوبرو شرمندہ نہ کرنا۔

مالک! تیری گنہگار کنیز ہوں اپنے حبیب کے صدقہ سے مجھ پر کرم فرمادے آپ نے اپنی اسی کیفیت میں ہنڈیا چُولھے پر چڑھادی۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اشکباری بارگاہِ معبود میں منظور و مقبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قُدرتِ کامِلہ سے جنّت کے کھانوں سے ہنڈیا کو بھر دیا۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سامانِ طعام لے کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئیں آقا علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول فرمایا تمام صحابہ کرام نے بھی کھانا کھالیا لیکن ہنڈیا جوں کی توں رہی۔

صحابہ کرام نے بھی کھانا کھالیا لیکن ہنڈیا جوں کی توں رہی۔

کھانا کہاں سے آیا تھا؟

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبیٔ غیب دان ہیں آپ جانتے تھے کہ یہ تمام اہتمام وانِصرام خُداوندِ قدوس کی خاص رحمت سے ہوا ہے۔

آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا اے میرے صحابیو جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا تھا؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا! یہ کھانا جنت سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بھیجا تھا صحابہ کرام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس نعمت پر شکر ادا کیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی۔

سیّدہ کی بارگاہِ الٰہی میں دُعا

قارئین محترم! اس روایت کے آغاز میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت کے اِہتمام کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی عمل یہ بھی کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایک قدم مبارک کے بدلے ایک ایک غُلام آزاد کیا تھا اور یہی عمل حضرت مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے رشک کا باعث بنا تھا ابھی غُلاموں کی آزادی کا مرحلہ باقی تھا۔

قارئین محترم! دعوت کے بعد شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنی خلوت میں داخل ہو کر پھر رونے لگیں۔

آپ نے رو رو کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔

اَے میرے مالک ومولا اے معبودِ عظیم تو جانتا ہے کہ میرے پاس مال نہیں کہ خرید کر غلام آزاد کر سکوں۔

مولا میں تیرے فضل سے اُمید رکھتی ہوں کہ تو اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر قدم کے عوض اُمتِ محمدیہ کے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا دعا سے فارغ ہوئیں ادھر حضرت جبریل امین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ ربّ العزّت کا پیغام دیا آپ کی لختِ جگر نے اللہ رب العزّت سے مناجات کی کہ آپ کے ہر قدم کے عوض ایک گنہگار جہنّم سے آزاد کیا جائے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے ہر قدم مبارک کے بدلے ایک ہزار گنہگار مرد اور ایک ہزار گنہگار عورتیں جن پر جہنّم واجب ہو چکی ہے جہنّم سے آزاد کئے جائیں گے اور یہ سب فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کی شانِ کرامت کی بدولت ہوگا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو جبریل کا یہ پیغام سنایا تو سب حمد وثنا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

(جامع المعجزات ص ۲۵۶ تا ۲۶۰)

وہ ہیں مقصود جانِ مصطفٰے جنّت کی شہزادی
ہے اُن کا نامِ نامی فاطمہ برہانِ آزادی

(محمد مقصود مدنی)

تلاوتِ قُرآن کا اِہتمام

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا قرآن پاک کی تلاوت کا خصوصی اہتمام رکھتیں آپ کی ساری ساری رات قیام ورکوع وسجود

میں گذر جاتی۔

آپ چکی پیس رہی ہوتیں اور تلاوتِ قُرآن جاری رہتی۔

آپ بچّوں کو سُلا رہی ہوتیں تو تلاوتِ قُرآن جاری رہتی۔

آپ اپنے تمام مَعمولات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتی تھیں۔

''سفینۂ نوح'' میں حضرت سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آئی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا۔

حضرت امامیَن کریمین حسنَین علیہم السلام آرام فرما رہے تھے اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا ان کو پنکھا کر رہی تھیں اور آپ کی زبانِ اقدس سے تلاوت قرآن کریم جاری تھی۔

تلاوت ہر گھڑی قُرآن کی بھی جاری رہتی تھیں
عبادت میں خُدا کی وہ سدا مصروف رہتی تھیں

(محمد مقصود مدنی)

چکّی پیستے بھی تلاوت جاری رہتی

تنبیہ الغافلین میں روایت آئی ہے کہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمة

الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے ہاتھوں سے جو چکی میں پیسا کرتی تھیں۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا زبانِ پاک سے تلاوت فرماتیں قرآن پاک کی تفسیر قلبِ اطہر سے فرماتیں اور اپنے مبارک قدموں سے جُھولا جُھلاتیں اور چشمانِ مبارک سے گریہ فرماتیں۔

وکانت تطعن الشعیر و تقر القرآن با للسان و تفسر بالقلب و تحر ك المھد با لر جل و تبکی بالعین۔

ہاتھوں سے جَو پیستی تھیں زُبان پاک سے تلاوت فرَماتیں
قلبِ اطہر سے تفسیر فرماتیں قدمانِ مبارک سے جُھولا جُھلاتیں
چشمانِ مُبارک سے گریہ فرماتیں۔

(تنبیہہ الغافلین سمرقندی)

عبادت میں ریاضت میں تلاوت میں کرامت میں
کوئی مقصود ثانی سیّدہ کا ہو نہیں سکتا

حضرت علی کی گواہی

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے سب سے قریبی ہستی کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

سرتاجِ زہرا علی شیرِ خدا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کھانا پکانے کی

حالت میں بھی تلاوت قرآن کریم جاری رکھتی تھیں۔

(سفینہ نوح ص ۲۶)

قارئین! ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ ہر گھڑی تلاوت قرآن میں مصروف رہتی تھیں۔

فرشتے خریدار ہیں

جامع المعجزات میں روایت آئی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے فارغ ہو کر گھر آئے کیا دیکھتے ہیں کہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا چرخہ کات رہی ہیں حضرت علی نے فرمایا راحتِ جانِ رسول گھر میں کچھ کھانا موجود ہے؟

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا بخدا کھانا تو نہیں ہے البتہ میرے پاس چھ درہم ضرور موجود ہیں میں نے سُوت کاتا اور سلمان نے فروخت کیا آپ اس رقم سے اشیاءِ خورد ونوش خرید لائیں تا کہ حسن اور حسین علیہم السلام بھی شکم بھر سکیں شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے حضرت علی نے فرمایا درہم کہاں ہیں لاؤ درہم میں ابھی جاتا ہوں۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے درہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حوالے کر دیئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ابھی گھر سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک سائل نے سوال کیا۔ من یقرض اللہ قرضاً حسنۃ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے برٛھ کروہ درہم سائل کی ہتھیلی پر رکھ دیئے اور خالی ہاتھ گھر تشریف لے آئے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تہی دست دیکھا تو آبدیدہ ہو گئیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بولے! کیا بات ہے کیوں رونے لگی ہیں؟

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے کہا آپ خالی ہاتھ جو تشریف لے آئے ہیں جبکہ حسؔن اور حسین علیہم السلام ابھی بھوکے ہیں۔

حضرت علی نے کہا! میں اللہ کی راہ میں قرض دے آیا ہُوں ایک سائل نے سوال کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے کہا آپ نے اچھا کیا ہے بہت اچھا یہ کہہ کر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا خاموش ہو گئیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضری کا اِرادہ لے کر گھر سے باہر تشریف لے آئے راستے میں ایک اِعرابی ملا جس کے پاس ایک نہایت خُوبصورت اُونٹنی تھی آپ کو دیکھ کر اِعرابی بولا۔

علی مجھ سے یہ ناقہ خرید لیجئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب دیا۔ میرے پاس رقم

نہیں ہے۔

نہ سہی آپ ادھار خرید لیجئے رقم پھر دے دینا۔

قیمت کیا ہے ؟

ایک سو درہم

اچھا تو میں خرید لیتا ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اِقرار کیا تو اعرابی نے نکیل آپ کے حوالے کر دی اور خُود چلتا بنا۔

حضرت علی علیہ السلام ابھی چند قدم چلے ہوں گے کہ ایک دُوسرا اِعرابی ملا اور آپ کو دیکھتے ہی بولا! علی آپ یہ ناقہ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟

ضرور کیوں نہیں کتنے میں خریدو گے؟

تین سو درہم کے عوض

مجھے منظور ہے میں فروخت کرتا ہوں لاؤ درہم اور یہ لے ناقہ،

اعرابی نے تین سو درہم حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کئے اور ناقہ لے کر چلتا بنا۔

اس خرید و فروخت سے فارغ ہو کر حضرت علی علیہ السلام گھر تشریف لائے تو سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پوچھا آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

تین سو درہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا۔

ایک سو درہم کے عوض ایک ناقہ ادھار خریدی اور تین سو درہم نقد

کے بدلے فروخت کردی۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مسکرا کر فرمایا

خوب رہی تجارت۔

اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے

اور آتے ہی فرمایا۔

علی اونٹنی کا قصہ تم بتاؤ گے یا میں بتاؤں؟

آپ ہی فرمائیں یارسول اللہ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اُونٹنی بیچنے والے اور خریدنے والے

کو جانتے ہو؟

نہیں آقا آپ ہی فرمایئے۔

توسُنو! علی تم نے راہِ خدا میں چھ درہم دیئے تو خُدا نے تمہیں تین سو

درہم عطا فرمائے گویا ایک درہم کے بدلے پچاس درہم۔

رہی بات پہلے اعرابی کی تو سُنو وہ جبریل تھے اور دُوسرے اعرابی

اِسرافیل تھے۔ اُونٹنی وہ تھی جس پر جنّت میں فاطمہ سوار ہو گی۔

(جامع المعجزات ص ۱۲۔۱۷۔۱۸)

قارئین!

سیدہ کائنات حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ایثار و

قربانی کے تمام واقعات اہلِ اسلام کے لئے نشانِ منزل ہیں، آپ کی شان و

عظمت کا اندازہ کون کرسکتا ہے کہ جن کے اعزاز و اکرام کے لئے جبرائیل و

اسرافیل علیہا السلام جیسے جلیل القدر ملائکہ متعین ہیں جن کے بچوں کے جھولے جُھلانے کے لئے فرشتے آتے ہیں۔

فرشتے چکّی چلاتے ہیں

حضرت اُمّ ایمن فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب شدید گرمی پڑ رہی تھی میں شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پر حاضر ہوئی۔

دروازہ بند تھا اور چکی چلنے کی آواز آرہی تھی۔

میں نے جھانک کر دیکھا کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا تو چکّی کے پاس زمین پر سو رہی تھیں اور چکی خُود بخود چل رہی تھی اور ساتھ ہی حسنین کریمین کا گہوارہ خود بخود ہل رہا تھا۔

یہ دیکھ کر میں نہایت حیران و مُتعجّب ہُوئی اور اُسی وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا۔

تو آپ نے فرمایا! اس شدّت کی گرمی میں میری بیٹی فاطمہ روزہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پر نیند غالب کر دی تاکہ اُسے گرمی اور تنگی محسوس نہ ہو اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بنت رسول کے کام کو سرانجام دیں۔

(شہادت نواسہ سید الابرار ص ۱۲۵۔۱۲۶)

رشتے جُھولا جُھلاتے ہیں

قارئین!

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
ب اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتیں تو آپ طویل ترین سجدے ادا فرماتیں اور
جدوں میں روتی رہتیں ایسی صورت میں جب کبھی کوئی شہزادہ رونے لگتا تو
لله تبارک وتعالیٰ کے حکم سے فوراً جبریل امین علیہ السلام پہنچ جاتے اور
ہزادگانِ بنت رسول کا جُھولا جُھلاتے رہتے اور جب کبھی آپ سلام پھیر کر
ھولے کی طرف نگاہ ڈالتیں تو وہ ہل رہا ہوتا۔

(مجمع الفضائل جلد نمبر ۳ ص ۱۳۰ بحوالہ البتول ص ۱۲۲)

ہُندیاں وچہ نماز مشغول جس دم
زہرا سیدہ عالی وقار ہیسن
روون لگن شہزادے تے فلک اُتوں
اَوندے ملک ہوکے بے قرار ہیسن
جُھولا آن جُھلاون شہزادیاں دا
کر دے خدمتاں خدمت گُذار ہیسن
باوجود اسدے صائم دنے راتیں
زہرا چھڈے آرام وسار ہیسن

فرشتے خدمت گزار تھے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف بھیجا۔

میں سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ بنت رسول شہزادئ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نماز میں مصروف تھیں اور چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھی۔

میں نے حیرانگی کے عالم میں یہ بات دربارِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کی! تو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی مدد اور ان کی چکی چلانے کے لئے فرشتے بھیج رکھے ہیں۔

(مجمع الفضائل جلد نمبر ۳ ص ۱۱۲)

(الریاض النضرہ جلد دوم ص ۲۶۲) (البتول ص ۱۲۳)

سیّدہ کی بھوک کا علاج

بیہقی نے دلائل نبوت میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس شہزادئ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور حضور صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی رف دیکھا شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے چہرے سے ون کی رنگت جاتی رہی تھی اور بُھوک کی شدّت کی وجہ سے زردی غالب چکی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مُبارک اُٹھا کر ان کے سینہ ر ہار کی جگہ پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا اور فرمایا !

> اَے اللہ آپ کی وہ ذَات ہے جو اِنسانوں کی جماعت کو پیٹ
> بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور گرے پڑے لوگوں کو بلند مرتبہ تک
> پہُنچا دیتا ہے فاطمہ (سلام اللہ علیہا بنت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ
> وسلم) کو بلند مرتبہ تک پہنچا دیجئے

حضرت عِمران فرماتے ہیں کہ بعد میں میں نے شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے اس بارے میں پُوچھا تو فرمایا کہ اے عمران اس کے بعد پھر مجھے کبھی بھوک نہیں لگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا کا اثر

اور حضرت عِمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تشریف لائیں آپ حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ

(سلام اللہ علیہا) میرے قریب ہو جاؤ۔ آپ بہت قریب آگئیں پھر فرمایا! کہ اور قریب آجاؤ وہ اور قریب آگئیں حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آکر کھڑی ہو گئیں۔

عمران کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور گویا کہ خون خشک ہو گیا ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی اُنگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا دستِ مبارک ان کے سینہ پر رکھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سر اُٹھا کر یہ دعا پڑھی۔

اللهم مسبع الجوعة وقاضی الحاجة ورافع الوضيعة لا تجع فاطمة بنتِ محمد (صلی الله علیه وآلهٖ وسلم)

اَے اللہ تیری وہ ذات ہے جو کامل طور پر بھوک کو پیدا کرتا ہے اور حاجات کو پوری کرتا ہے اور ذلیل لوگوں کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بھوکا نہ رکھے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ سے وہ زردی جاتی رہی اور خون کی سُرخی نمایاں ہونے لگی اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا ما جعت بعد ذالک ابدا کہ اس کے بعد کبھی مجھے بھوک نہیں لگی۔

(اتحاف السائل ص ۸۱۔ ۸۲)

سیّدہ کے لئے کھجوریں آگئیں

طبرانی نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دن ان کے ہاں تشریف لائے پُوچھا کہاں ہیں میرے دونوں بیٹے یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام؟

عرض کیا! ہم نے صبح اس حال میں کی ہے کہ گھر میں کسی کے چکھنے کے لئے کچھ نہ تھا۔

تو علی علیہ السلام نے کہا! میں اِن دونوں کو لے چلتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ یہ دونوں آپ کے پاس روئیں گے آپ کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں وہ ان دونوں کو ایک یہودی کے پاس لے گئے ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس طرف چل دیئے پھر ان دونوں کو کھجوروں کے باغ میں پالیا،

اَن دونوں کے سامنے بچی کچھی کھجوریں پڑی تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اَے علی کیوں نہیں آپ میرے دونوں بیٹوں کو گرمی سے پہلے پہلے واپس لوٹا دیتے؟

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹھ گئے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے کچھ کھجوریں جمع ہوگئیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے انہیں اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ پھر آپ چلے آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحبزادے کو اُٹھا لیا اور دوسرے کو حضرت علی علیہ السلام نے اُٹھا لیا اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس پہنچ گئے۔

(اتحاف السائل ص ۸۳)

شہزادیٔ کونین کے لئے جنّتی لباس

قارئین اب ہم ایک ایسا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس سے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے رَبّ العِزّت کے حضور مقام و مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب عَلیہ الصّلوٰۃ والسلام کی پاکباز دختر کی عظمت ووقار کے لئے کیسے کیسے اِہتمام فرماتے ہیں۔ آپ اس واقعہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

کُفّارِ قریش نے سازش تیار کی کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ایک شادی کی دعوت دی جائے اور ان کی سادگی وشرافت کا مذاق اُڑا کر خاندانِ نبوّت کی تضحیک وتوہین کی جائے۔

اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

عرض کی! اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے فلاں قبیلے کی

لاں بچی کی شادی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس بچی کو اپنی مُتبرک و نیک عاؤں کے سایہ میں رُخصت فرمانے کے لئے آپ کی شہزادی بھی اگر اس شادی میں تشریف لائیں تو ہمیں اس پر بہت فخر ہوگا۔

آپ ہماری اس التماس اور دلی تمنّا کو پُورا فرماتے ہوئے اپنی بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو اس شادی میں بھیج دیں اور انہیں آپ حکم فرمائیں کہ وہ اس شادی میں ضرور بالضرور جلوہ افروز ہو کر غربت کدوں کو رونق بخشیں۔

حضور رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیوں نہیں ہم اپنی شہزادی سے اس شادی میں شرکت کے لئے ضرور فرمائیں گے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ کی شرکت کا وعدہ فرمالیا۔

اور پھر سیّدہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے جا کر حکم فرمادیا اے میری جان فاطمہ میری پیاری بیٹی میں چاہتا ہوں کہ آپ فلاں لڑکی کی شادی میں ضرور شریک ہوں۔

سیّدہ کی پریشانی

سیدہ کے قلب مطہرہ میں فوراً یہ بات آئی کہ میرے پاس تو شادی میں پہنا جانے والا کوئی لباس نہیں ہے

اور اگر میں اسی پیوند لگے لباس سے شادی میں شریک ہوئی تو وہ لوگ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب وکامران ہوجائیں گے۔

اب ایک طرف تضحیک کا پہلو تھا اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی تعمیل پیش نظر تھی۔

والدہ کی یاد

والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی یاد شدّت سے آنے لگی اور تڑپ کر کہنے لگیں آج اگر اماں خدیجہ ہوتیں تو وہ میری ان پریشانیوں کو از خود سمجھ لیتیں اور مجھے ان پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا نہ حضور علیہ السلام کا قلب مبارک مغموم ومحزون ہوتا کیونکہ ایسے موقعوں پر مائیں ہی بیٹیوں کو تیار کرتی ہیں اور لباس فاخرہ کا انتظام دیگر شادی میں شرکت کے لوازمات کا بہتر علم ماؤں کو ہی ہوا کرتا ہے مگر آج سیدہ کو اس شدّت غم نے بہت تڑپایا اور اپنی مادر مشفقہ کی کمی بہت شدت سے محسوس ہونے لگی اور آپ پریشان ہیں کہ آج اس موقع پر میری اس شادی میں شرکت کا صحیح انتظام وانصرام کون اور کیونکر کرے؟ اور کیسے ہو؟

جبریل کی دربارِ رسالت میں حاضری

جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ

ارشاد فرماتا ہے کہ اپنی شہزادی فاطمہ کو ضرور شادی میں شرکت کے لئے بھیجیں کیونکہ ہم ان بے ایمانوں کے اس پروگرام کے برعکس اس ملکہ جنّت کی عظمت انہیں دکھانا چاہتے ہیں اور ان سب کو سیّدہ کی کرامت دکھا کر دامنِ اسلام و بانیٔ اسلام سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں سیّدہ ضرور اس شادی میں شریک ہوں اور پھر ملاحظہ فرمائیں کہ یہی عورتیں کس طرح ان کی کنیزیں اور یہی مرد کس طرح ان کے ابّاجان کے سچّے غلام بن جاتے ہیں اور کلمہ پڑھ کر پھر کس طرح پروانہ وار نثار ہونے کی خواہش کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو تسلّی دیتے ہوئے بڑی محبت و شفقت کے ساتھ پیغامِ خُداوندی سے آگاہ کیا اور فرمایا بیٹی جاؤ شادی میں شرکت فرماؤ اور عنایاتِ خداوندی کا نظارا کرو۔

سیّدہ کی شادی میں شرکت

حضرت سیدۃ النساء حُجلہ آرائے عِصمت ملکہ جنّت شہزادیٔ رسول اُسی سادہ اور پیوند لگے ہوئے لباس میں اپنے فِطرتی زیوراتِ حیا و عصمت سے مزّین ہو کر خاندانی تاجِ فقر و کرامت زیبِ سرِ اقدس فرماتے ہوئے شادی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئیں۔

وہاں پر کُفّار کی بیٹیاں بہنیں مائیں دیگر عورتیں منتظر تھیں اور

بے چینی سے وہ وقت دیکھنے کو بے قرار تھیں کہ جب سیّدہ آئیں تو دل کھول کر وہ اپنی فضول گوئی کج فہمی اور ذہنی رعونت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے قیمتی لباسوں زیوراتِ سیم وزر سے سیدہ کے حیاوعصمت اور چادرِ تطہیر کی تحقیر کریں وہ نہ جانتی تھیں کہ اس ملکۂ جنت کی کیا عظمت ہے اور اس بنتِ رسول کا کیا مقام ہے؟

جونہی ان عورتوں نے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا تو یکدم مبُہوت و مرعُوب ہو گئیں لاف زنی کے سب منصوبے خاک میں مل گئے تمام سازشی پروگرام ذہنوں کے دریچوں سے رفو چکر ہو گئے سب کی سب عورتیں حیران و ششدر رہ گئیں کہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا لباس نورانی اور زیورات زرّیں کی چمک دمک اور فطرتی حیاء و عصمت اُن کی نظروں کو خیرہ کئے جا رہا تھا کہ جیسے انہوں نے اس سے قبل یہ سب کچھ دیکھا ہی نہ ہو بلکہ آج ہی پہلی مرتبہ ان کی نگاہیں ایسے لباس پر پڑی ہوں۔

تمام سازشی عوُرتیں قدموں میں

اللہ تعالیٰ نے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وہ پرانا لباس اور چادر ان کی نظروں سے محجوب فرما دیا اور چادر تطہیر ولباس شہانہ بہشتی اُن کے سامنے کر دیا عورتوں نے جب شہزادیٔ کونین کو ملکہ بہشت بریں کی صورت میں ملاحظہ فرمایا تو سب کی سب قدموں میں گر گئیں اور کلمہ پڑھتے

ہوئے سیدہ کی کنیزیں بن گئیں مگر وہ کہ جو ازلی شقیہ و بدبخت تھیں ان کو یہ مقامِ رفیع نصیب نہ ہوسکا جن میں حمالۃ الحطب ابولہب ملعون کی بیوی بھی شامل ہے کہ ان کی قسمت میں قید کفر سے رہائی نہ لکھی گئی تھی یہ تمام کافر عورتیں اس مجلس پاک سے فرار ہوگئیں اور اس واقعہ عظیمہ اور کرامت رفیعہ کو معاذ اللہ سحر و جادو پر محمول بارگاہِ سیّدہ میں عرض کیا اے بنتِ مُصطفیٰ ہم نے آپ کو تکلیف دی ہے ممکن ہے آپ کی طبیعت مُبارکہ پر ہماری باتیں ناگوار گزری ہوں اس لئے اب آپ ہمیں حکم فرمائیں کہ آپ کی خُوشنودی خاطر کے لئے کیا سامان مہیا کیا جائے اور آپ فرمائیں کہ آپ کون سا مشروب یا ماکول پسند فرما کر خوش ہوں گی۔

شہزادیٔ کونین کا ان عورتوں سے خطاب

بنتِ رسول مقبول شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ ہماری خوشی نہ طعام سے ہے نہ مشروب سے کیونکہ ہماری اور ہمارے بابا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صفت بھوک ہے میرے بابا جان کا ارشاد ہے کہ ہم دو روز تو بھوکے رہنا اور ایک دن سیر ہونا پسند فرماتے ہیں اس لئے ہماری خوشی کا سامان یہ ماکولات و مشروبات نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا ہر قول و فعل زندگی کی تمام بود و باش صرف اللہ کے لئے ہو اور رضائے الٰہی کے حصول میں ہر ممکن کوشش کرو تو ہم اور ہمارے والد گرامی تم سے بسر و چشم

خُوش وخُرّم ہو جائیں گے اور خوش ہی رہیں گے اور حصول رضائے الٰہی ہی ہماری خوشی کا باعث ہے۔

اُن عورتوں نے شہزادیٔ کونَین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا خطابِ ذیشان سن کر دل و جان سے اسے تسلیم کیا چنانچہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے ان کا دامن سعادت ایمان کی سرمدی دولتوں سے مالا مال ہو گیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی غلامی کا پٹہ اپنے گلُوں اور گردنوں میں ڈال کر انہوں نے مقامِ بلند و علو مرتبت کو حاصل کر لیا۔

(نزہت المجالس جلد دوم ص ۲۲۶) (شواہد النبوت ص ۱۰۵)

(روضۃ الشہداء جلد اول ص ۲۸۵ تا ۲۷۵)

شہزادیٔ کونَین کی دُعا

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ننّھے ننّھے شہزادوں نے عرض کی کہ امی جان کل عید ہے اس لئے ہمیں بھی نئے کپڑے دیں ہم پرانے کپڑے نہیں پہنے گے۔

سیّدہ نے بچوں کو بہلانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے بنت رسول نے وعدہ کر لیا کہ تمہیں عید کے لئے نئے کپڑے مل جائیں گے۔

پوری رات عبادت میں گزارنے والی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے تہجد کے نوافل کے بعد بارگاہ خداوندی میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی !

الٰہی فاطمہ تیری کنیز ہے اس کے وعدے کو پُورا فرما دینا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے بچّوں کی ضد کی وجہ سے ان کے ساتھ نئے کپڑوں کا وعدہ کرلیا ہے یا اللہ تو جانتا ہے کہ تیری کنیز نے نہ ہی کبھی اپنے لئے سوال کیا ہے اور نہ ہی جُھوٹ بولا ہے اور نہ ہی کبھی غلط وعدہ کیا ہے یا اللہ میرے وعدے کو ایفاء فرما دینا۔

صبح ہوئی تو شہزادگان عالی وقار نے نئے کپڑوں کا مطالبہ کر دیا جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا میرے پیارے بیٹو تمہارے کپڑے لے کر درزی ابھی آنے والا ہے۔

ادھر یہ بات ہو رہی تھی کہ رحمت خُداوندی کو جوش آ گیا جبریل کو حکم ہوا میرے محبوب کی بیٹی کے درزی بن کر جاؤ اور فوراً اس کے شہزادوں کے لئے جنت سے دو جوڑے لے کر پہنچ جاؤ۔

(کتاب الفضائل ص ۱۹۲) (المولد شریف شہید ص ۴۶)

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انتہائی محبت تھی اور حضرت سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بھی اپنے باپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے پناہ لگن اور اُلفت تھی آئندہ سطور میں قارئین کرام پڑھ لیں گے کہ واقعی باپ بیٹی کی یہ محبت مثالی تھی۔

جب کبھی آپ سفر پر تشریف لے جاتے تو حضرت فاطمہ سے مل کے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضُور کی کلام اور گفتگو میں مشابہت کسی کی نہیں دیکھی اور وہ جب آپ کی خِدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ ازراہ شفقت ومحبت کھڑے ہوجاتے سیّدہ کا استقبال کرتے۔

(مُستدرک ج ۳ ابوداؤد ماجاء فی القیام)

سیّدہ کو اوّلیت دیتے

ابوثعلبۃ الخشنی کہتے ہیں کہ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

معمول تھا کہ جب بھی کسی غزوہ یا سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جلوہ افروز ہوتے دو رکعت نماز عطا فرماتے پھر سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کاشانۂ اقدس میں قدم رنجہ فرماتے خیر و عافیت دریافت فرماتے اور پھر ازواج مطہرات کے گھر تشریف لے جاتے۔

(مستدرک حاکم ج ۳)

حضور سیّدہ کے لئے رو دیئے

ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا فرمائی سیّدہ گھر کے دروازہ پر استقبال کے لئے تشریف لائیں آپ کے چہرۂ انور کو چوما اور رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وجہ دریافت فرمائی عرض کی آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ مشقّت سے متغیّرہ بدلا ہوا اور پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر رونا آگیا آپ نے فرمایا اے بیٹی یہ گریہ وزاری نہ کر تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا ہے کہ رُوئے زمین پر کوئی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی ادنیٰ خیمہ بچے گا جس میں اللہ تعالیٰ (یہ کام) دین اسلام نہ پہنچا دے اور یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دِن اور رات کی پہنچ ہے۔

(مستدرک حاکم ج ۳)

اس واقعہ سے یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح روشن واضح

ہو گئی کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے عظیم باپ سے کتنی بے مثال محبت ہے کہ آپ کی پراگندہ حالت کو دیکھ کر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

اِدھر بھی فاقہ اُدھر بھی فاقہ

مُسند احمد بن حنبل میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جب انہیں معلوم ہوا کہ حضور فاقہ سے ہیں جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا بیٹی یہ پہلا کھانا ہے جس کو تین دن کے بعد تیرا باپ کھائے گا۔ ایک روایت میں ہے جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کی ابّا جان یہ ٹکیہ ہے جس کو میں نے پکایا تھا میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ میں اکیلی یہ ٹکیہ کھا لوں جبکہ آپ بھوکے ہوں اس میں سے یہ ٹکڑا آپ کی خدمت میں لائی ہوں۔

روزانہ مُلاقات

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہر رنج و راحت میں شریک ہوتے تقریباً ہر روز ان کے گھر تشریف لے جاتے خبر گیری کرتے کوئی تکلیف ہوتی تو اسے دور کرنے کی کوشش کرتے اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر فاقہ ہوتا تو یہی کیفیّت حضرت فاطمہ کی

ہوتی حضور کے گھر میں کوئی چیز پکتی تو وہ اپنے محبوب باپ کے گھر بھیج دیتیں اگر رحمت عالم کے ہاں کوئی کھانے پینے کی چیز یا کپڑا وغیرہ آتا آپ اس سے بھی اپنی لختِ جگر کا حصّہ ضرور نکالتے اگر کہیں دعوت پر تشریف لے جاتے اور معلوم ہوتا کہ سیّدہ فاطمہ بُھوکی ہیں تو میزبان کی اجازت سے ان کے گھر کھانا بھجوا دیتے۔

تسبیح فاطمہ کا تُحفہ

جس زمانے میں فتُوحات اسلام روز بروز ہو رہی تھیں اور مدینہ منورہ میں بکثرت مالِ غنیمت آنا شروع ہو گیا تھا عرب میں یہ دستور تھا کہ فاتح کو لڑائی کے بعد جو مالِ غنیمت ہاتھ آتا اس کا تین چوتھائی لشکر کا حصّہ ہوتا اور ایک چوتھائی فریق غالب کے سردار کا ہوتا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ الٰہی!

یعنی اے مسلمانوں! جان لو کہ جو مال تم لڑائی میں لوٹ کر لاؤ اس کا پانچواں حصہ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے قرابت داروں اور یتیموں، مسکینوں کا حق ہے۔

آپ نے اس رواج میں تبدیلی کر دی اور صرف پانچواں حصّہ اپنے پاس رکھ کر چار حصّے عامۃ المسلمین میں تقسیم کر دیتے اپنا حصّہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب راہ فقر و فاقہ اور قناعت سے اپنی زندگی گزارتے حتیٰ کہ

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسائش کا کوئی انتظام نہ فرمایا اگر کبھی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اشارۃً کنایۃً لونڈی یا کپڑے کے لئے استدعا کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے بیٹی فقرا اور یتامیٰ کا حق پہلے ہے کبھی ان کی دوسرے طریقوں سے سمجھا بجھا کر تسلّی و تشفی فرما دیتے۔ جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔

کنیز کی طلب

ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں کچھ لونڈیاں آئیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا!

> فاطمہ (سلام اللہ علیہا) چکّی پیستے پیستے آپ کے ہاتھوں میں آبلے (گٹے) پڑ گئے ہیں اور چولہا پھونکتے پھونکتے آپ کے چہرے کا رنگ متغّیر ہو گیا ہے آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں بہت سی لونڈیاں آئی ہیں جاؤ اپنے ابّا جان سے ایک لونڈی مانگ لاؤ۔

سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن شرم وحیا حرفِ مدعا زبان پر لانے سے مانع

وئی تھوڑی دیر بارگاہ نبوی میں حاضر رہ کر گھر واپس آ گئیں اور حضرت علی ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کنیز مانگنے کی مت نہیں پڑتی۔ آپ میرے ساتھ چلیں چنانچہ دُوسرے دن دونوں میاں یوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی تکالیف یان کیں اور ایک لونڈی کے لئے درخواست کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں تم کو کوئی لونڈی خدمت کے لئے نہیں دے سکتا ابھی اصحابِ فّہ کی خُوردونوش کا تسلی بخش انتظام مجھے کرنا ہے میں ان لوگوں کو کیسے بُھول جاؤں جنہوں نے اپنا گھر بار چھوڑ کر فقر و فاقہ اختیار کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد سُن کر دونوں میاں بیوی خاموشی سے اپنے گھر چلے گئے۔

ایک دُوسری روایت میں ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا لونڈی مانگنے کے لئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو وہاں لوگوں کا مجمع دیکھ کر کچھ کہہ نہ سکیں کیونکہ ان کے مزاج میں شرم وحیا بہت زیادہ تھی آخر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک یہ بات پہنچائی تو دُوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُود حضرت علی علیہ السلام اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے اور سے پُوچھا فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کل تم کس غرض سے میرے پاس گئی تھیں؟ سیدہ سلام اللہ علیہا شرم کے مارے اب بھی کچھ

عرض نہ کر سکیں اس موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا۔

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی بیٹی کی یہ حالت ہے کہ چکی پیسے پیستے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں مشک بھرنے سے سینے پر رسی کے نشان ہو گئے ہیں ہر وقت گھر کے کاموں میں مصروف رہنے سے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں کل میں نے ان سے کہا تھا کہ آج کل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں لونڈیاں آئی ہوئی ہیں آپ جا کر اپنی تکلیف بیان کریں اور ایک لونڈی مانگ لائیں تا کہ آپ کی تکلیف کچھ ہلکی ہو جائے یہی درخواست لے کر یہ کل آپ کی خدمت میں میں حاضر ہوئی تھیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بیٹی بدر کے شہیدوں کے یتیم تم سے پہلے مدد کے حقدار ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

تم جس چیز کی خواہش مند تھیں اس سے بہتر ایک چیز میں تُم کو بتاتا ہُوں۔

ہر نماز کے بعد دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو اور سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کیا۔

میں اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی حالت میں راضی ہوں۔

غزوۂ اُحد اور شہزادیٔ کونین

قارئین کرام غزوۂ اُحد اہلِ اسلام کے لئے پریشانیوں اور غم و آلام کا باعث بن گیا اس کی بنیادی وجہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکم عدولی بنی۔ اس غزوہ میں اسلام کے بہترین بہادروں نے جامِ شہادت نوش فرمایا، اُن بہادروں میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا جان حضرتِ امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے، اس غزوہ میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جسمانی اذیتیں برداشت کرنا پڑیں، کفار کا اصل ہدف آپ ہی کی ذاتِ مبارکہ تھی، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی حفاظت خود فرمائی اس غزوہ میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک پر بھی ضرب آئی، غزوہ میں بہت سے صحابہ کرام شہید ہو گئے اور بعض زخمی لوگ جب مدینہ منورہ میں پہنچے تو وہاں کہرام مچ گیا۔

روایات میں آیا ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل ہو جانے کی آواز مدینہ منورہ میں پہنچی تو ایک بھی قرشیہ اور ہاشمیہ خاتون ایسی نہ تھی جو گریہ کناں نہ ہوئی ہو جبکہ پردہ نشینانِ حجراتِ طہارت اُحد کی

طرف روانہ ہوگئیں شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے حجرۂ مبارک کے دروازہ میں کھڑی تھیں کہ اُحد میں شکست کھا کر آنے والا ایک شخص وہاں سے گذرا۔

آپ نے چاہا کہ اس سے اپنے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حال پُوچھیں مگر حیا مانع ہوگیا اسی اثناء میں محلّے کے ایک شخص نے اس ہزیمت خُوردہ سے پُوچھا کیا خبر ہے اس نے کہا کیا پُوچھتا ہے، شہزادیٔ کونین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے یہ بات سُنی تو آپ کے سینے مُبارک سے یہ دھواں اُٹھ کر دماغ تک پہنچ گیا اور آپ کی آنکھوں سے سیلِ اشک جاری وساری ہوگیا۔

آپ کو دور دراز کے اندیشوں نے گھیر لیا اسی اثناء میں اچانک ایک دوسرا شخص وہاں پہنچ گیا اور اس نے کہا اے مسلمانو خدا تمہیں صبر دے تمہارے پیغمبر شہید ہوگئے۔

شہزادیٔ کونین جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے یہ خبر سُنی تو آپ بے ہوش ہوگئیں وہاں پر موجود خواتین نے آپ کے چہرۂ مبارک پر پانی کے چھینٹے مارے یہاں تک کہ آپ کو ہوش آیا تو فریاد کرتے ہوئے کہا ہائے ابا جان، ہائے میری محبت کے مرکز، پھر آپ نے چادرِ عصمت میں خُود کو چھپایا اور بابِ مدینہ سے باہر تشریف لے آئیں وہاں پر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ

لم کی پھوپھی حضرت صیفہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت م ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مُلاقات ہو گئی اور یہ سب خواتین اُحد کی رف روانہ ہو گئیں۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ شہزادیٔ کونین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام للہ علیہا نے ایسی آہ وزاری کی کہ اُحد کا کوئی شخص اُس کی سماعت کی تاب نہ کھتا تھا اور ایسا نالہ کیا کہ کوئی شخص اُس کے سُننے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا دو قدم چلتیں اور گر پڑتیں آپ میں نہ چلنے کی قوت تھی اور نہ ٹھہرنے کی طاقت۔

ایک ذیبانی عورت کی آمد

اچانک وہاں پر بنی ذیبان کی ایک خاتون پہنچی اور اس نے کہا اے بنتِ خیر البشر آپ کہاں تشریف لے جا رہی ہیں؟

آپ نے فرمایا ! میں اپنے والدِ محترم کے پاس جانا چاہتی ہوں مگر چلنے کی قوت نہیں رکھتی۔

اس عورت نے کہا اے سیّدۃ النساء آپ اس جگہ تشریف رکھیں میں جا کر اُحد سے آپ کے لئے خبر لاتی ہوں کیونکہ آپ کے والدِ محترم نے آپ کو اس حال میں دیکھا تو برداشت نہیں کر سکیں گے جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سائے میں ٹھہر گئیں مگر آپ کے دلِ بے قرار کو قرار نہیں تھا اور

آپ پر اس قدر غم و آلام کی حالت طاری تھی کہ جانِ عزیز فراق کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گئی تھی۔

پس شہزادیٔ کونین جناب سیدہ فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے بی بی جب تو میرے والدِ گرامی کے جمالِ جہاں آراء کو دیکھے تو ان کے حضور میں میرا اسلامِ نیاز عرض کرنا اور میرے جس حال کا تو مشاہدہ کر رہی ہے لمحاتِ فرصت میں آپ کو بتا دینا۔

وہ عوُرت چلی گئی اور شہزادیٔ کونین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے قطراتِ اشک چہرے پر بہنے لگے اور آپ نے کمال درد سے کہا اَے میرے ابّا جان آپ میرے لئے غریبی لے آئے اور میرے جگر پر یتیمی کا داغ لگا دیا کاش میری والدہ خدّیجہ زندہ ہوتیں تو میری بے کسی اور یتیمی کے درد کی دوا کرتیں اور میری غربت و تنہائی کے زخم پر مرہم رکھتیں۔

قاصدہ کا بے مثال ایثار

اِدھر شہزادیٔ کونین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا گریہ کناں تھیں ادھر ذیبانیہ عورت لشکر گاہ میں پہنچ گئی اور جس کسی کو دیکھتی حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھتی اس بی بی کا باپ بھائی اور بیٹا بھی حضور رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں لشکرِ اسلام کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے۔

اتفاقاً اس بی بی نے لشکر گاہ میں قدم رکھا تو دیکھا کہ اس کا بھائی شہید ہو چکا ہے اور ایک جگہ خاک وخُون میں ڈُوبا پڑا ہے اس بی بی نے بھائی کی طرف سے نگاہیں پھیر لیں اور اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا میں جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رُوئے اقدس کی زیارت نہ کرلوں اس کی طرف دیکھنا حرام ہے وہاں سے چند قدم آگے بڑھی تو اس نے اپنے باپ کو خاک وخون میں غلطیدہ دیکھا جو جامِ شہادت نوش کر چکا تھا پر وہ وہاں بھی نہ رکی کچھ آگے بڑھی تو اس نے دیکھا کہ اس کا زخمی بیٹا موت وحیات کی کشمکش میں ہے اور اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی ہے اس کے بیٹے نے اسے دیکھ کر کہا امی جان آپ کا آنا مُبارک ہے مجھے آپ کو دیکھنے کی آرزو تھی کچھ دیر میرے پاس بیٹھ جائیں تاکہ میں آپ کی باتیں سُنوں اور آپ کی زیارت کروں۔

اس خاتُون نے کہا اے ماں کے پیارے اور اے ماں کے شہید ماں تیری جُدائی میں روتی ہے اور تیرے اشتیاق کی آگ میں جلی ہوئی ہے مگر میں رسول اللہ کی بیٹی کو ایک جگہ بٹھا کر ان کے والدِ گرامی کے حال کی خبر لینے آئی ہوں۔

میں ابھی حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سے بے خبر ہوں اور جناب فاطمہ میرا انتظار کر رہی ہیں بیٹے ماں کو اس وقت معذور جان کیونکہ میں اس وقت تیرے پاس بیٹھنے کی قوت نہیں رکھتی پھر اس بی بی نے

بیٹے کو بھی اس کے حالات پر چھوڑ دیا اور کوہِ اُحد پر اس مقام تک پہنچ گئی جہاں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار سے باہر آ کر کھڑے تھے اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد صف آرا تھے۔

وہ خاتون آگے بڑھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں گر گئی اور کہا یا رسول اللہ ! میرا باپ بھائی بیٹا جد وقبیلہ اور تمام اقربا آپ پر قربان میں آپ کی بیٹی فاطمہ کا سلام لیکر حاضر ہُوئی ہُوں اور اُن کا تمام حال آپ کے گوش گذار کرنا چاہتی ہوں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی اس وقت کہاں ہے؟

اس بی بی نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا تمام حال بالوضاحت آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا فوراً واپس جا کر میری زندگی کی خُوشخبری سُنا اور بلا تاخیر اسے میرے پاس لے آ اُس خاتُون نے جنابِ بتول سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سلامتی کا مُژدہ سُناتے ہوئے کہا خُدا کی قسم میں نے آپ کے والد گرامی کو کھڑے دیکھا اور آپ کے سر پر پرچم اسلام سایہ فگن تھا۔

باپ بیٹی کی مُلاقات اِیثار کا انعام

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا مجھے ابھی میرے والدِ گرامی کے حضور میں پہنچا دے اور مجھے خُوشخبری سُنانے کا صلہ وصول کر چنانچہ وہ خاتُون جناب سیّدہ کے آگے آگے چلتی ہوئی کوہِ اُحد پر پہنچ گئی۔

حضور رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو دیکھا تو جلدی سے اُن کے پاس آئے اور انہیں آغوش میں لے لیا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بہت زیادہ رو رہی تھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں تسلی دیتے ہوئے خود بھی اشکبار ہو گئے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے آپکی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اس عورت سے خوشخبری سُنانے کے انعام کا وعدہ کر رکھا ہے آپ نے اس عورت سے پوچھا تو میری بیٹی سے کس انعام کی توقع رکھتی ہے؟

اس خاتُون نے عرض کی! میں اس بات پر نگاہ رکھتی ہوں کہ جناب بتول سلام اللہ علیہا قیامت کے دن میری دستگیری فرمائیں اور مجھے فراموش نہ کریں؟

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میں

قیامت کے دن بغیر اس خاتون کے جنت میں نہیں جاؤں گی اس عورت نے یہ مُژدہ سنا تو اس کی آنکھوں میں خُوشی کے آنسو آ گئے اور اس نے حضور رسالتمآب کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ! مجُھے اجازت عطا فرمائیں تا کہ اپنے شہیدوں کو ایک نظر دیکھ لوں حضُور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت رحمت فرما دی۔

قارئین محترم ! محبّت رسول کا کمال نظارہ دیکھا تو فرشتے مرحبا کہہ اُٹھے۔ شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے غم میں شریک ہونے والی وہ بی بی کس قدر عظمت وشان کی مالک ہے کل قیامت میں اُسے شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قربت حاصل رہے گی۔"

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا غم

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خُطبہ بلیغ ارشاد فرماتے ہوئے کہا اَے لوگو ہمارا وقتِ ارتحال قریب ہے گویا ہم دیکھ رہے ہیں کہ تُم ہم سے اور ہم تُم سے الگ ہو چکے ہیں،

جیسا کہ ہم سے الگ ہوتے ہی دلوں کے ساتھ الگ ہو جائیں گے

اَے لوگو خدا تعالیٰ کا ایک بھی پیغمبر ایسا نہیں جو ہمیشہ اس دُنیا میں رہا ہو جو ہم رہتے، اللہ تعالیٰ سے مُلاقات کے لئے ہمارا شوق بڑھ گیا ہے۔

دُوسری روایت

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا! اے میرے دوستو ہم تمہارے ایسے پیغمبر ہیں، ہم تمُہارے درمیان جہاد کرتے تھے، ہمارے دانتوں کو زخمی کیا گیا، ہم نے دکھ اور تکلیف اُٹھاتے ہوئے قوم کے جاہلوں کی سختیاں برداشت کیں اور بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے؟

لوگوں نے کہا یارسول اللہ! یقیناً آپ راہِ خدا میں صابر رہے، ہمیں حق کا راستہ دکھایا اور برائیوں سے منع کیا، اللہ تعالیٰ آپ جزائے خیر عطا فرمائے بہت بڑی جزاء حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

اللہ تعالیٰ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا! ہمارے پروردگار نے قسم اُٹھا کر ہمیں بتایا ہے کہ ہر ظالم کو ظُلم کا بدلہ مل کر رہے گا ہم تمہیں قسم دیتے ہیں کہ جس شخص کو بھی ہم سے کسی پر کوئی ظلم ہو گیا ہے اور وہ اس سے آزردہ خاطر ہے تو وہ بھی ہم سے بدلہ طلب کر لے اور اگر ہم نے کسی کا مال لیا ہے تو وہ بھی اسی وقت اپنا حق وصول کر لے اور یہ نہ خیال کرے کہ اگر میں نے اللہ کے رسول سے قصاص لیا تو ان کے دل میں میری طرف سے عداوت آجائے گی۔

اپنا حق وصول کر لو

جان لو کہ ہماری طبیعت سے عداوت دور ہے اور ہم عداوت سے اِنتہائی نفرت کرتے ہیں اور تم سے ہمارا اکمال تر دوست وہ ہے جس کا ہم پر حق ہو اور وہ اپنا حق ہم سے وصول کر لے یا اسے ہمارے لئے جائز کر دے تا کہ ہم اپنے خُدا سے طیب النفس اور پاک واصل ہوں ہمارا خیال ہے کہ یہ اعلان ایک بار کر دینا کافی نہیں اس لئے ہم بار بار تمہارے لئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ جس کسی کا بھی ہم پر کوئی حق ہے وہ اپنا حق وصول کر لے۔

تین درہم آپ کے ذمّے ہیں

بعد ازاں آپ نے منبر شریف سے اُتر کر ظہر کی نماز ادا کی اور دوبارہ منبر پر تشریف لے گئے اور ان تمام باتوں کا مکرر اعادہ فرمایا تو ایک

شخص نے اُٹھ کر کہا یا رسول اللہ! میرے تین درہم آپ کے ذمّہ ہیں۔

آپ نے فرمایا! ہم نہ تو کسی کے قول کو جھٹلائیں گے اور نہ ہی اس سے قسم لیں گے مگر یہ تین درہم ہمارے ذمّہ کیسے ہیں؟

اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ! ایک روز ایک مسکین درویش نے آپ کی خدمت میں سوال کیا تھا تو آپ نے مُجھے فرمایا تھا اسے تین درہم دے دے میں نے اسے تین درہم دے دیئے مگر آپ نے مجھے نہیں دیئے آپ نے حضرت فضل بن عباس کی طرف چہرۂ انور کر کے فرمایا اسے تین درہم ادا کر دے۔

مُجھے کوڑا مارا تھا

امام شہید کی سیرت میں امام اسمٰعیل خوارزمی نے اور روضۃ الاسلام میں قاضی سدید الدین نے نقل کیا ہے کہ اس مجلس میں عکاشہ بن محصن نے اُٹھ کر کہا!

یا رسول اللہ! اگر آپ نے اس سلسلہ میں مبالغہ نہ کیا ہوتا تو میں ہر گز یہ بات نہ کہتا اب چونکہ آپ نے بار بار تکرار فرماتے ہوئے بہت مبالغہ کیا ہے اس لئے اگر میں نے یہ بات نہ کی تو گنہگار ہو جاؤں گا، آپ نے غزوۂ تبوک میں اپنی ناقۂ مبارک کو مارنے کے لئے تازیانہ چلایا تھا جو میری پشت پر آلگا اور اس سے مجھے بہت زیادہ تکلیف پہنچی تھی میں اس وقت آپ سے اس کا قصاص چاہتا ہوں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اے عکاشہ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے اس لئے کہ تُو نے اس جھگڑے کو قیامت پر نہیں اُٹھا رکھا، ہمیں قیامت کے مقابلہ میں دنیا میں قصاص دے دینا نہایت محبوب ہے۔

کیونکہ قیامت کے روز انبیاء و اصفیاء اور شہداء حاضر ہونگے اور ملائکہ و مقربان بارگاہِ خدا دیکھ رہے ہونگے اے عکاشہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ تازیانہ کون سا تھا؟

عکاشہ نے عرض کی! وہ تازیانہ بید کا تھا جس پر چمڑے کی بُنائی کی گئی تھی اور آپ نے اُسے کوڑے کی طرح پکڑ رکھا تھا۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اُے سلمان وہ تازیانہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے گھر میں ہے جا کر لے آ۔ حضرت سلمان فارسی نے جاتے ہوئے بلند آواز سے پکار کر کہا اے لوگو کون ہے جو قیامت میں پکڑے جانے سے پہلے اپنی جان کا انصاف پیش کرے۔

شہزادیٔ کونین کی بیقراری

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حجرہ مبارک کے دروازہ پر پہنچے تو صدا دی یا اہلِ بیتِ نبوت آپ پر سلام ہو۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے سلمان کی آواز پہچان کر فرمایا اُے سلمان کیسے آیا ہے؟

حضرت سلمان نے عرض کی! اُے سیّدۃ النساء آپ کے والد گرامی نے تازیانہ ممشوق طلب فرمایا ہے۔

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے سلمان میرے والدِ گرامی بخار میں مبتلا ہیں اور سواری پر بیٹھنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں وہ تازنے کا کیا کریں گے؟

حضرت سلمان نے عرض کی آپ کے والدِ مُحترم نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو وداع کیا اور لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے فرمایا۔

جس کسی کا ہم پر کوئی حق ہے وصول کر لے ایک روز آپ نے یہ تازیانہ اپنی ناقہ کو مارنے کے لئے اُٹھایا تو ایک شخص اس کی زَد میں آ گیا تھا اب وہ شخص آپ سے اس کا قصاص مانگ رہا ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی چیخ نکل گئی۔

اور روتے ہوئے اِرشاد فرمایا! اُے سلمان میں تجھے خُدا کی قسم دیتی ہوں تو اس شخص کو قسم دے کہ میرے باپ پر رحم کرے کیونکہ وہ تکلیف اور ضعف کی حالت میں ہیں۔

حضرت سلمان واپس چلے گئے تو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے جناب حسنین کریمین کو بلا کر فرمایا۔

اُے جانانِ مادر تمہارے نانا جان مسجد میں ہیں اور ایک شخص چاہتا ہے اُنہیں تازیانہ مارے تم دونوں جاؤ یہاں تک کہ وہ ایک تازیانہ کے بدلے میں تمہیں سو سو تازیانہ مار لے۔

حضور رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار ہیں اور وہ تازیانہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

والدہ محترمہ کا حکم سن کر جناب حسنین کریمین علیہما السلام مسجد کو چل پڑے ادھر جب سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تازیانہ لے کر پہنچے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں فریاد وفغاں کا شور برپا ہو گیا۔

قصاص ہم پر واجب ہے

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عکاشہ کو فرمایا اے عکاشہ اُٹھ کر تازیانہ اٹھا لے اور جس طرح ہم نے تجھے مارا تھا اسی طرح تو بھی ہم پر تازیانے کی ضرب لگا لے۔

عکاشہ نے تازیانہ اُٹھایا تو اکابر صحابہ میں سے ہر ایک نے عکاشہ کے پاس آ کر کہا تو ہمیں ایک تازیانہ کے بدلے میں دس دس تازیانے مار لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قصاص نہ لے کیونکہ آپ کو بخار ہے تو آپ کو تکلیف پہنچا کر ہمارے اندوہ وغم میں اضافہ نہ کر اور اس ملال کے غبار کو ہمارے دلوں پر روا نہ رکھ۔

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کی عذر خواہی و مسترد کرتے ہوئے فرمایا تازیانہ مارنے کا قصاص ہم پر واجب ہے تمہیں ر لینے سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔

سبطین کی گذارش

اسی اثناء میں جناب حسنین کریمین علیہما السلام روتے اور فریاد کرتے وئے مجلس میں پہنچ گئے تو دُوسری بار صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں۔

شہزادیٔ کونین سیدّہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے شہزادوں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی! نانا جان ہم نے سُنا ہے کہ کوئی شخص آپ سے قصاص طلب کرتا ہے۔ ہم اس لئے حاضر ہُوئے ہیں کہ ہم دونوں اس سے ایک تازیانے کے بدلہ میں سو تازیانہ کھائیں۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نانا کی جان کے ٹکڑو تازیانہ ہم نے مارا ہے تم کیوں قصاص بھرتے ہو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عکاشہ اٹھ اور اپنا بدلہ لے لے۔

مُہرِ نبُوّت چُوم لی

حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ اُس روز میری پشت برہنہ تھی میری خواہش ہے کہ آپ بھی اپنی پشت مبارکہ برہنہ کریں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے قمیص مبارک کو پُشت مبارک سے اُٹھایا تو فرشتے چیخ اُٹھے صحابہ کرام کی طرف سے فریاد وفُغاں کی آوازیں آنے لگیں مگر جب عکاشہ کی نگاہ آپ کی پُشت انور اور مُہرِ نبوّت پر پڑی تو چھلانگ لگا کر خاتمِ مشکیں کو چُوم لیا۔

اور آپ کے دونوں شانہ ہائے اقدس کے درمیان چہرہ رکھتے ہُوئے کہا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری غرض قصاص لینا نہ تھی بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ مُہرِ نبوّت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں اور آپ کے بعض اعضائے مبارکہ سے مس کرلوں کیونکہ آپ کا ارشاد ہے

"مَنْ مَسَّ جِلَدِیِ لَنْ تَمَسَّہُ النَّار"

یعنی جس نے ہمارے جسم کی جلد سے مس کرلیا اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

اس واقعہ میں جہاں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبّت کا حسین نقش سامنے آتا ہے وہیں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی اپنے والد گرامی کے ساتھ والہانہ محبّت اور اُنسیت کا عظیم مظاہرہ نظر آتا ہے شہزادگانِ بتول علیہا السلام کی نانا جان کے ساتھ نسبت کا اظہار موجود ہے سیدِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری کا غم ہی کچھ کم نہ تھا کہ سیدہ کائنات علیہا الصلوٰۃ والسلام کو کئی اور غموں سے گذرنا پڑا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال

اور

سیّدہ سلام اللہ علیہا کا غم

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی کائنات میں سب سے زیادہ عزیز ہستی سب سے پیاری ذات آپ کے اَبا جان! امام الانبیاء حضرت مُحمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبّت اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے تھی۔

باپ بیٹی کی محبت

باپ بیٹی کی اس محبت کا اظہار کُتب احادیث و تاریخ سے بخوبی ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام کی اپنی بیٹی سے یہ محبّت ہر باپ کے لئے عظیم درس ہے آپ نے بیٹی سے والہانہ محبّت کر کے یہ پیغام دیا کہ لوگو بیٹیوں کو حقیر مت سمجھنا۔

جس کو بیٹی عطا ہو وہ اسے رحمت جانے،

جس کو بیٹی ملے وہ اس سے پیار کرے،

جس کو بیٹی عطا ہو وہ اس کے ساتھ محبت کرے،

اپنی بیٹی کو عزّت واحترام دے کر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمّت کو پیغام دیا کہ بیٹیوں کے ساتھ پیار کرنا میری سنت ہے۔

ہم غمزدہ ہوجاتے ہیں

قارئین محترم! آج کے دور میں اگر کسی کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوں تو اس کے ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں بیٹیوں کی پیدائش کو نیک شگون نہیں سمجھا جاتا بیٹیوں کی پیدائش کا ذمہ دار بیوی کو ٹھہرایا جاتا ہے جس عورت کی بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں اسے محترم نہیں سمجھا جاتا کئی دفعہ تو ایسا دیکھا گیا ہے کہ شوہر اپنی بیویوں کو محض اس لئے طلاق دے دیتے ہیں کہ اس نے بیٹیاں ہی جنی ہیں بیٹا نہیں۔

قارئین! یہ ہولناک طرزِ فکر اسلام اور بانیِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کے خلاف ہے۔

بیٹی رحمت ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کو رحمت قرار دیا ہے اور بیٹیوں کی اچھّی تربیت کر کے ان کے نکاح کرنے والے والدین کے لئے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ہے یہی نہیں بلکہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا ہے کہ بیٹیوں کی اچھّی تربیت کر کے ان کا نکاح کرنے والا میرے ساتھ ایسے ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں "سبحان اللہ"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت دیکھو

قارئین! ہمارے معاشرے پر ہندوؤں کے اثرات ہیں ان کے ہاں بیٹی کو زحمت سمجھا جاتا ہے نیز یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بیٹی کو جہیز دینا پڑے گا بیٹی کو حصہ دینا پڑے گا کئی زمیندار بیٹی کی پیدائش پر اسی لئے پریشان ہو جاتے ہیں کہ اب اُن کو زمین کا حصّہ دینا پڑے گا۔

ہم کہتے ہیں کہ اس طرز فکر کو چھوڑو،

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو دیکھو،

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت مبارکہ کو دیکھو،

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹیوں سے محبت کو دیکھو،

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی بیٹی سے لازوال محبت کے واقعات کو پڑھو۔

بیٹی زیادہ محبّت کرتی ہے

قارئین اکثر طور پر دیکھا گیا ہے کہ بیٹیوں کو اپنے والدین سے بیٹوں کی نسبت زیادہ محبّت اور اُنس ہوتا ہے فطری طور پر اُن کے ذہنوں میں یہ بات موجود ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے والدین کے گھر کو بالآخر چھوڑنا ہے۔

اُس گھر کو چھوڑنا ہے جہاں بچپن گذرا،

اُس گھر کو چھوڑنا ہے جہاں گڑیوں سے کھیلتی رہیں،

اُس گھر کو چھوڑ نا ہے جہاں جھولے جھولتی رہیں،
اُس گھر کو چھوڑ نا ہے جہاں مُسکراہٹیں بکھیرتی رہیں،
اُس گھر کو چھوڑ نا ہے جہاں خُوشیاں اس کا مقدر تھیں،

یہ جذبات ہر بیٹی کے ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنے والدین کے ساتھ بے لوث محبت کرتی ہے۔

بیٹی کی محبت زمین کے لئے نہیں ہوتی،
بیٹی کی محبت جائیداد کے لئے نہیں ہوتی،
بیٹی کی محبت اپنا حصہ طلب کرنے کے لئے نہیں ہوتی،
بیٹی کی محبت خالص ہوتی ہے اس لئے بیٹی کو حقیر مت جانو،

قارئین! یہ تو ہے کہ کسی بھی عام شخص کی بیٹی کی محبّت تو جو امام الانبیاء ہیں جو تاجدارِ کائنات ہیں جو مالک و مُختار کائنات ہیں ان کی بیٹی کی اپنے والدِ گرامی سے محبّت کا اندازہ کیسا ہوگا۔

احادیث میں آتا ہے کہ دونوں باپ بیٹی کو ایک دوسرے سے اس قدر محبت تھی کہ یہ ایک دوسرے کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیاری بیٹی کے گھر خُود تشریف لے آتے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی کا استقبال کرتیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیاری بیٹی کے ماتھے پر بوسہ دیتے۔

سیّدہ اپنے باباجان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بستر بٹھاتیں۔

سب سے پیاری بیٹی

حضرت جمیع ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی پُھوپھی کے ساتھ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے،

فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قالت فاطمہ فقبل من الرجال قالت زوجہا۔

پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب یعنی پیارا کون ہے تو سیّدہ نے فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پھر میں نے کہا مَردوں میں سے کون پیارا ہے تو فُرمایا ان کے شوہر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دونوں باپ بیٹی میں رازونیاز کی باتیں ہوتیں۔

والد گرامی سے ملنے والے انہی اسباق کا رنگ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی میں جھلکتا نظر آتا ہے۔

قارئین محترم! آقا علیہ الصلوٰۃُ والسلام کی بیٹی سے محبت کے کچھ واقعات ہم کتاب میں ذکر کر چکے ہیں اس لئے یہاں ان کا اِعادہ نہیں کریں گے یہاں ہم یہی پیغام دیں گے کہ بیٹیوں کو حقیر مت جانو بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں۔

ان سے بیٹوں سے بڑھ کر محبت کرو کیونکہ کی محبت خالص ہوتی ہے عورت فطری طور پر بھی کمزور ہوتی ہے اس لئے اس میں رقت اور جذبہ ہمدردی زیادہ ہوتا ہے اپنی بیٹیوں سے اس لئے محبت کرو کہ یہ سُنّتِ مُصطفیٰ ہے یہ حکمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

ایک نصیحت

یہاں ایک بات ہم بیٹیوں کے لئے بھی بطور نصیحت کرنا چاہتے ہیں بعض گھروں میں بیٹیاں اپنے والدین سے نت نئے مطالبات کرتی رہتی ہیں جن کو پُورا کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی وہ سمجھتی ہیں کہ ان کے والدین کو ان سے محبت نہیں حالانکہ وہ مجبور ہوتے ہیں اس لئے والدین پر بوجھ نہ بنیں اور نت نئی فرمائشوں سے ان کی پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

قارئین! یہ کچھ ضروری باتیں ضمناً آگئیں ہمارا اصل موضوع وصالِ نبوی کے شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کی زندگی پر کیا اثرات مُرتب ہوئے آپ نے اپنے والدِ گرامی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد اپنی زندگی کے چند ماہ کن حالات میں گزارے آئندہ اوراق میں چند واقعات پیش کریں گے۔

رُخصت کے اشارے

حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصالِ مبارک سے تقریباً چھ ماہ بیشتر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح پہنچ گئی اور تو نے لوگوں کو فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب اللہ کی حمد و تسبیح کریں وہی ہے جو توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس سورۃ کے نزول کے موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جان گئے تھے کہ اس دُنیا سے رخصتی کا اشارہ بھی موجود ہے۔

وصال کی خبر

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصالِ مبارک کی خبر خطبۂ حجۃ الوداع میں بھی دے دی تھی اور خطبۂ خُمِ غدیر میں بھی دی۔

خُمِ غدیر مکہ شریف سے مدینہ شریف جاتے ہوئے ایک مقام ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختصر سا قیام فرمایا وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ ارشاد فرمایا جو نہایت اہمیت کا حامل ہے اس خُطبہ کی تاریخی حیثیت مسلمہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خطبہ میں پیغمبرانہ ہدایات ارشاد فرمائیں یہ خطبہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے رہنما اصولوں پر مشتمل ہے آپ نے فرمایا۔

اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیكم الثقلین او لهما كتاب الله فیه الهدیٰ والنور فخذو كتاب الله و ستمسكو به واهل بیتی اذكر كم الله فی اهل بیتی من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عادهٗ

(اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا) کے بعد اے لوگو! خبردار تحقیق میں بشر کی صُورت میں ہوں امکان ہے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آجائے اور میں اسے قبول کرلوں تم میں میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں ان میں سے پہلی تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نُور ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب مضبوطی سے پکڑو اور دوسری چیز اہلِ بیت ہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں میں تم کو یاد لاتا ہوں جس کا میں مولا ہُوں علی بھی اس کے مولا ہیں یا اللہ جو علی سے محبّت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

مندرجہ بالا خطبہ نبوی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن امور کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دنیا سے آقائے نامدار حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

روانگی۔

(۲) پیچھے چھوڑی جانے والی پہلی مذکورہ چیز کتاب اللہ یعنی قرآن شریف ہے۔

(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ ان کے رخصت الیٰ اللہ کا وقت قریب آ گیا ہے۔

مرض کی شدّت

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مورخہ ۲۹ صفر ۱۱ ہجری کو ایک جنازہ سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ہی آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور بخار ہو گیا آپ نے سر کو رُومال سے باندھا ہوا تھا جو سخت گرم ہو رہا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ لگاتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسمِ اقدس اس قدر شدید گرم تھا کہ میں برداشت نہ کر سکتا تھا۔

میرے مُتعجّب ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اَنبیاء کو سب سے زیادہ تکلیف دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ انہیں اجر بھی سب سے بڑھ کر ملتا ہے۔

حضرت عائشہ کے گھر

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرہ یا چودہ ایام بیماری میں مبتلاء

رہے آپ ایامِ بیماری کے دوران بھی باری باری تمام ازواج کے گھر تشریف لے جاتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا۔

لہٰذا آپ نے چاہا کہ اب صرف سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ہی قیام فرمائیں۔ جب اُزواجِ مطہرات سے پوچھا گیا تو سب نے بخوشی اجازت دے دی۔

جبریل کی حاضری

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ واعظم بُرہانہٗ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ کے وصال مبارک سے تین یوم پہلے ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب علیہ السلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اجازت طلب کرو تا کہ اجازت حاصل ہونے کے بعد عزرائیل علیہ السلام آپ کی رُوح قبض کرنے کے لئے حاضرِ خدمت ہو جائیں۔

چنانچہ بحکمِ پروردگار جبریل امین علیہ السلام محبوبِ کبریا کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی فضیلت واکرام اور خصوصیّت کے لئے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے پس آپ نے مُجھے کس حال میں پایا ہے۔

جبریل علیہ السلام نے یہ کہا تو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تجھے غمزدہ اور کربناک حالت میں پایا ہے جبریل

علیہ السلام یہ سن کر واپس چلے گئے۔

دوسرے دن پھر حاضر خدمت ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ بحکمِ باری تعالیٰ عزرائیل علیہ السلام آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور یہ آپ کی خصوصیت ہے۔ کیونکہ نہ تو انہوں نے پہلے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ آپ کے سوا کسی سے اجازت طلب کریں گے تو روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اجازت ہے۔

اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے اجازت لینے پر عزرائیل علیہ السلام ایسے ہی داخل نہیں ہو گئے بلکہ حجرۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرتے ہیں۔

عزرائیل علیہ السلام جانتے تھے کہ حُجرۂ رسول کریم میں ایک ایسی پردہ دار خاتون تشریف فرما ہیں جن کے سر کا ایک بال بھی ساری عمر پردے سے باہر نہیں رہا۔

(البتول ص ۵۱۳)

عزرائیل اجازت طلب کرتے ہیں

مُلا حُسین واعظ الکاشفی رَوضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم وصال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل کو ارشاد فرمایا کہ زمین پر میرے محبوب کی خدمت میں جاؤ اور اس بات کی احتیاط رکھنا کہ جب تک میرا

محبوب تمہیں اجازت نہ دے اُس وقت تک اُن کی رُوح قبض نہ کرنا۔

چنانچہ ملک الموت کئی ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں آستانہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو گئے۔ اور پھر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ کے باہر ایک اعرابی کی صُورت میں کھڑے ہو کر یہ صدا دی اَے اہلِ بیتِ نبوّۃ، اَے معدنِ رسالت، اَے مختلف فرشتو، تم پر سلام مجھے اجازت دیجئے کہ میں حُجرۂ رسول میں حاضر ہو جاؤں میں بڑی دور سے آیا ہوں۔

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی کے سرہانے بیٹھی ہوئی ہیں اشک برسا رہی تھیں اِس آواز کو سُنا تو آپ نے فرمایا میرے والد اپنے حال میں مشغول ہیں اس لئے اِجازت نہیں مل سکتی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے سیّدہ طاہرہ کا جواب سُنا تو خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ اجازتِ ملاقات طلب کی تو آواز میں اس قدر شدّت تھی کہ گھر کا ہر فرد لرز کر رہ گیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آنکھیں کھول دیں آپ نے اہلِ بیت سے پُوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟

شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے روتے ہوئے عرض کیا ابا جان ایک عجیب صُورت اور ڈراونی آواز والا عجیب و غریب آدمی دروازے کے باہر کھڑا ہے اس نے تین دفعہ اندر آنے کی اجازت طلب کی

ہے ہر چند کہ میں نے عُذر خواہی کی ہے مگر وہ مانتا ہی نہیں۔

حضور رَحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیٹی فاطمہ تم جانتی نہیں ہو کہ وہ کون ہے؟

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے عرض کیا کہ خُدا اور اس کا رسُول ہی بہتر جانتے ہیں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا بیٹی یہ لذّات کو توڑنے والا اور آرزؤں اور اُمنگوں کو قطع کرنے والا ہے یہ ساتھیوں کو علیحدہ کرنے والا اور بچّوں کو یتیم کرنے والا ماؤں سے بیٹے چھیننے والا اور عورتوں کو بیوہ کرنے والا ہے۔

فاطمہ بیٹی اس کو دروازوں کی کوئی ضرورت نہیں یہ بند دِیواروں سے بھی آجاتا ہے میری لختِ جگر یہ ملک الموت ہے اور تیرے باپ کی رُوح قبض کرنے کے لئے آیا ہے جانِ پدر یہ باپ بیٹی میں جُدائی ڈالنے کے لئے آیا ہے اسے ہمارے آستانہ اقدس کا احترام تھا ورنہ اجازت طلب کرنا تو اس کی عادت ہی نہیں۔ شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے والد محترم سے یہ جانکاہ خبر سنی تو آپ تڑپ کر رہ گئیں۔

آپ نے فرمایا! ہائے آج مدینہ ویران ہو گیا۔

ہائے افسوس آج مدینہ خراب ہو گیا۔

ہائے صاحب سکون وتسکین نے عزم سفر فرمالیا۔

(البتول بحوالہ روضۃ الشہداء)

رِحلت سے ایک روز قبل

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی رحلتِ مبارکہ سے ایک روز قبل مرض کی شدّت کے باعث بار بار چہرہ مبارکہ سے چادر اُٹھاتے اور پھر ڈال دیتے اِسی دوران کچھ یاد آیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ جو دو اشرفیاں تمہیں دیں تھیں ابھی ہیں یا تقسیم کر دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابھی موجود ہیں آپ نے فرمایا تقسیم کر دی جائیں۔

آخری دن

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دن چڑھے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو طلب فرمایا۔

حضرت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تشریف لائیں آپ نے دیکھا تو فرمایا مرحبا میری بیٹی کو پیار و محبّت سے اپنے پاس بٹھا کر آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کیں جن کو سن کر سیّدہ زارو قطار رونے لگیں جب آپ نے ان کے غم اور دکھ کو دیکھا تو پھر ان سے آہستہ آہستہ باتیں کیں تو پھر وہ ہنسنے لگیں۔

اُمّ المومنین فرماتی ہیں میں نے فاطمہ (علیہا السلام) سے پوچھا کہ

حضور علیہ السلام نے تم سے کیا گفتگو فرمائی جس سے پہلے آپ روئیں اور بعد میں آپ ہنسیں۔ سیدہ نے فرمایا میں آپ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی جب حضور اقدس علیہ السلام اِنتقال کر گئے تو میں نے سیدہ کو قسم دے کر کہا کہ مجھے ضرور بتا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ظاہر کیا تھا سیدہ نے فرمایا مجھے پہلی مرتبہ ابّا جان نے فرمایا تھا میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں تم سے جُدا ہونے والا ہوں بیٹی صبر کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا تو میں رو پڑی جب زیادہ غمگین ہو گئی تو آپ نے فرمایا بیٹی کیا تُم کو خوشخبری نہ دوں جس سے تُمہارا غم دُور ہو جائے میں نے کہا ابا جان جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تُو اس پر راضی نہیں ہے کہ تُو سارے جہان اور جنّت کی عورتوں کی سردار ہے اور فرمایا کہ میری اہل بیت میں سے سب سے پہلے مُجھ سے تُم ہی آ کر ملو گی یہ سن کر میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال شریف پر سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو جو صدمہ پہنچا وہ بیان سے باہر ہے خُود شیرِ خدا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں کہ سیدّ عالم علیہ السلام کے وصال شریف کے بعد سیدہ فاطمہ اکثر روتی اور فرمایا کرتی تھیں۔ ہائے ابا جان جان الخلد ابا جان ربہ یکرمہ ابا جان ربہ یسلمہ یعنی رب کو پیارے ہو گئے خُلد کے باغات میں آرام پذیر ہو گئے ان کا رب ان کی تکریم اور ان پر سلام بھیج رہا ہے۔

(شہادت نواسہ سید الابرار ص ۱۴۱)

وصالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد

جنابِ سیدہ بتول عذرا فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب کا سلسلہ وہ بحرِ بیکنار ہے جس کا کنارا نہیں ملتا اس لئے اب میں اپنے قلم کا رُخ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کی طرف موڑتے ہوئے چند کلمات تحریر کرتا ہوں‘‘

صادق الروایہ روایت لائے ہیں کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُفارقت کا جو غم والم شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے دیکھا ہے کسی دُوسرے کے حصّے میں نہیں آیا۔

حضور رسالتمآب ﷺ کے وصال مبارک کے وقت مدینہ منوّرہ کے لوگ فریاد و فغاں کر رہے تھے آسمان گریہ کُناں تھا زمین کانپ رہی تھی جنّات کے نوحے انسانوں کے کانوں تک پہنچ رہے تھے فرشتوں کی چیخ وپکار عرش مجید کی بلندیوں کے اوپر جا رہی تھی اس سے مدینہ منوّرہ کے مردوں اور عورتوں کے سینے چاک ہو گئے اور دل خُون کی ندی میں ڈوب گئے۔

غم کی آندھی

ملا مُعین کاشفی لکھتے ہیں! حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں سے خُوشیوں کی بنیاد اکھڑ گئی اہلِ بیت کرام علیہم السلام کا مصفا مشرب خس وخاشاک اندوہ وغم اور

غبارِ مصیبت سے مکدر ہو گیا۔

آں سروِ خوش خرام چُوں اندر چمن نہ ماند
بر طرفِ باغ زیبِ گُل و یاسمن نہ ماند

جنابِ سیّدہ مزارِ رسول پر

اِسی اثناء میں جناب حیدر کرار مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے اور کہا اے بنتِ رسول خدا آج مدینہ منورہ میں قیامت ہو چکی ہے اگر آپ میری خوشی کی خواہاں ہیں تو اپنی آواز کسی دوسرے کانوں تک نہ جانے دیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے عرض کی! یا علی ایسا کس طرح کروں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا آپ صبر کریں رات کے وقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار کی زیارت کو چلیں گے چنانچہ جب رات کو مسجد خالی ہو گئی اور لوگ گھروں میں آرام کرنے لگے تو حضرت علی علیہ السلام بھی گھر میں تشریف لے آئے۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اس وقت بے ہوشی کے عالم میں تھیں حضرت علی علیہ السلام اُن کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے رہے کچھ دیر بعد سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو ہوش آیا تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا اے ابوالحسن رات کا کون سا وقت ہے؟

جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا رات کا تیسرا حصہ یا اس سے کچھ زیادہ وقت گذر چکا ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا مجھے اجازت دیں تا کہ باہر نکلوں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا آپ کو اجازت ہے مگر رونے کی آواز بلند نہ کیجئے گا شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا والدِ گرامی کے مزارِ اقدس پر جانے کے لئے اٹھیں تو گر پڑیں، جناب علی علیہ السلام نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور روضۂ رسول پر لے آئے شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے والدِ مکرم کے مرقدِ منور و مطہر کو دیکھا تو روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو مٹی سے کیا کام ہے؟

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے خود کو والدِ محترم کے مزارِ اقدس پر گرا دیا۔ اور خاکِ مزار سے چہرہ اقدس ملنے لگیں۔

یا علی یہ باپ کے فراق کا غم ہے

جناب علی علیہ السلام نے کہا اے بنتِ رسول اس قدر نہ روئیں کیونکہ کسی بھی شخص کو اس راہ پر چلنے کے بغیر چارہ نہیں۔ شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے ابن عم آپ مجھے ملامت نہ کریں یہ جدائی کی مصیبت کا درد ہے خصوصاً ایسے باپ کی جدائی کا غم۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے اپنے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا جو مرثیہ کہا اس کا ایک شعر ہے۔

صبت علی مصائب لوانھا
صبت علی الا یام مرن لیالیا

یعنی جو مصیبت مجھ پر پڑی ہے اگر یہ مصیبت دنوں پر پڑتی تو وہ راتیں ہو جائے۔

مُسکرانا چھوڑ دیا

ایک روایت کے مطابق شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تُربت مبارک کی زیارت کے لئے آئیں تو قبر مبارک پر سے مٹی کی مٹھی لے کر اپنی آنکھوں میں ڈال لی اور روتے ہوئے زبان سے کہا!

صبت علی مصائب لوانھا
صبت علی الایام مرن لیالیا

صحت کے ساتھ روایت آئی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو کسی نے مُسکراتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ دن رات روتی رہتیں اور نالہ وفریاد کرتی رہتیں یہاں تک کہ لوگ تنگ آ کر کہنے لگے۔

اے بنتِ رسول آپ دن کو رو لیا کریں اور رات کو آرام کریں تا کہ ہم بھی رات کو آرام کر لیا کریں یا رات کو رو لیا کریں اور دن کے وقت خاموش رہا کریں۔ تا کہ ہم دن کے وقت آرام کر لیا کریں بعد ازاں شہزادیٔ

کونین سلام اللہ علیہا شہیدوں کے مزاروں پر جایا کرتیں اور جب تک چاہتی تھی وہاں پر رولیا کرتی تھیں۔

سب سے زیادہ رونے والے پانچ افراد

امام ہمام سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانچ افراد ایسے ہیں جن سے زیادہ دنیا میں کوئی نہیں رویا ان میں سے تین پیغمبر ہیں اور دو افراد اہل بیت میں سے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ فراقِ بہشت میں اس قدر روئے کہ آنسوؤں کے سیلاب سے اُن کے رخساروں میں گڑھے پڑ گئے۔

دوسرے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں جو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں اس قدر روئے کہ اُنکی آنکھیں سفید ہو گئیں۔

تیسرے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو دن رات قید خانے میں روتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی آہ وزاری سے تنگ آ کر دوسرے قیدیوں نے جناب زلیخا رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ اس غلام نے اپنے رونے سے ہمیں مصیبت میں ڈال رکھا ہے چنانچہ زلیخا رضی اللہ عنہا کے حکم سے جناب یوسف علیہ السلام کو الگ کمرہ دے دیا گیا جہاں آپ دن رات روتے رہتے اور ان کی آواز دوسرے قیدیوں تک نہ جاتی۔

اہلِ مدینہ کی گُذارش

اہل بیتِ کرام علیہم السلام میں سے جناب عذرا بتول شہزادی کونین

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں جو اپنے باپ کے فراق میں اس قدر روئیں کہ اہل مدینہ نے آپ کو پیغام بھیجا۔ اے بنتِ رسول! آپ کے رونے سے ہمیں اذیت ہوتی ہے چنانچہ اس کے بعد شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا شہداء کی قبروں پر جا کر رو لیا کرتی تھیں۔

کھانا آنسوؤں سے تر ہو جاتا

اہلبیت میں سے دوسری شخصیت حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام ہیں جو واقعہ کربلا کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے اور اس عرصہ میں ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کے سامنے کھانا لایا گیا ہو اور وہ کھانا آپ کے آنسوؤں سے تر نہ ہو گیا ہو۔

امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس افلح نامی ایک غُلام تھا اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا ابنِ رسول اللہ آپ اس قدر روتے ہیں کہ اس رونے سے مجھے آپ کی موت واقع ہو جانے کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔

امام عالی مقام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا!

اے افلح کیا کروں جس وقت مجُھے یاد آتا ہے کہ دشتِ کربلا میں میرے والدِ گرامی، میرے بھائیوں، میرے چچوں، میرے خویش و اقارب اور دوستوں کو میرے سامنے شہید کیا گیا تو مجھ میں آنسوؤں کو روکنے کی طاقت باقی نہیں رہتی۔

(روضۃ الشہداء ص ۳۰۹)

مسئلہ فدک کا بہترین حل

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی ذاتِ مبارکہ فقرِ نبوی کی کامل ترین تصویر ہیں، آپ نے ساری زندگی اِنتہائی فقر اور صبر سے گزاری بعض لوگ اِس بات پر مُصر ہیں کہ آپ نے اپنے والدِ گرامی کی دی ہوئی جائیداد یعنی فدک کے مقام پر دیئے گئے باغ کے لئے خُلفائے رسول سے رجوع کیا لیکن اُنہوں نے وہ باغ اس لئے نہ دیا کہ نبی کی وراثت علم کے علاوہ کچھ اور نہیں یہ ایک نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے جو صدیوں سے حل طلب چلا آرہا تھا اسے میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات اور جوابی روایات سے ہٹ کر حل فرما کر اُمّتِ مُسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے چونکہ اس مسئلہ میں اس آپ کی تحقیق سے بہتر تحقیق نہیں ہوسکتی اور آپ کے دیئے گئے جوابات سے بہتر جوابات نہیں ہوسکتے اس لئے یہاں ہم آپ کی تحریر من وعن نقل کر رہے ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

اس مسئلہ کو گورکھ دھندوں کا پہاڑ اور اُلجھنوں کا سمندر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا ہم نے چاہا تھا کہ اس زبردست نزاع کا کوئی قابل قبول حل تلاش کیا جائے اور پھر احقاقِ حق کے لئے مدتوں تحقیق کے دشتِ غیر ذی زرع میں ٹھوکریں کھانے کے بعد جب مسئلہ پایہ تکمیل تک پہنچا تو طبعی ذوق نے گوارا

نہ کیا کہ اس خشک بحث کو اس کتاب میں شامل کی جائے حالانکہ طباعت کتاب بھی محض اس کے لئے کئی ماہ تک معرضِ التوا میں پڑی رہی۔

یہاں پر انتہائی اختصار کے ساتھ ایک بات قارئین کرام کے اذہان وقلوب میں اتارنے کی کوشش کی جائے گی امید ہے کہ اگر سلیم الفطرت اور انصاف پسند حضرات عصبیت وشدائد کے الجھن کدہ سے ذرا دور ہٹ کر اسے سمجھنے کی کوشش کریں تو اصل حقیقت معلوم کر لینا دشوار نہیں ہو گا روایات کے پلندوں کے پیش نظر اس بات سے انکار کی تو کوئی وجہ نہیں۔

> کہ باغِ فدک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کے لئے مخصوص فرما رکھا تھا اور ان روایات کے مُطابق یہ بھی حقیقت ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا کو امام الانبیاء ہی کے فرمان کے پیشِ نظر وہ باغ یا اس کی آمدنی دینے سے انکار فرمایا اور جناب سیّدہ اظہار ناراضگی فرما کر واپس تشریف لے آئیں۔

اب اس معاملہ کو یہاں تک ہی رکھا جاتا اور ان روایات کی حقیقت انصاف ودیانت سے تلاش کی جاتی تو یہ قطعی طور پر ایسا مسئلہ نہیں جو اس عظیم نزاع کا باعث بنتا لیکن ہوا یہ کہ جناب سیّدہ کی حمایت کرتے کرتے اس قدر تجاوز کر لیا یا کہ ایسی کوئی صورت باقی نہ رہی جو جناب سیّدہ کے منفرد کردار وسیرت کو نمایاں رہنے دیتی۔

بچپن سے لے کر اس واقعہ سے پہلے تک جناب سیّدہ طاہرہ کی حیات طیبہ میں ہمیں قربانیاں ہی قربانیاں نظر آتی ہیں ایثار ہی ایثار نظر آتا ہے اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دُنیا کی ہر نعمت سے دانستہ طور پر انقطاع کر رکھا ہے آپ کو اسی باغ کی آمدنی کا جو بھی حصّہ دستیاب ہو جاتا اس کا زیادہ تر حصہ غربا و مساکین فقراء سائلین حاجتمندوں اور بے نواوں کے کام ہی آتا اور آپ کے دولت کدہ پر ہمیشہ فقر و فاقہ کا راج رہتا آپ کے گھر میں جو چیز بھی ہوتی وہ سائلوں کی جھولی میں چلی جاتی اپنے لئے تو ایک چکی تھی جسے شہزادیٔ کونین کے زخمی ہاتھ چلاتے ہی رہتے تھے اور جب کبھی آپ عبادت میں مصروف ہوتیں تو یہ خدمت فرشتے سر انجام دے دیا کرتے۔

بہر صورت عرض یہ کرنا تھی کہ سیّدہ طاہرہ کی حیاتِ مُقدسہ کے تقریباً بیس سال کا خاکہ کچھ اور ان چھ ماہ کی تصویر کچھ اور ہے ان چھ مہینوں کے جو حالات بتائے جاتے ہیں ان سے تو جناب سیّدہ کا نصب العین فنا ہو کر رہ جاتا ہے۔

محبّت و مودّت اور حمایت و نصرت کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ کے کردار کی عظمتوں کو ہی پامال کر کے رکھ دیا جائے ہمیں تو حیرت ہے کہ محبّانِ اہل بیت پر یہ حقیقت کیوں نہ منکشف ہو سکی کہ محبت کا یہ پہلو جناب سیّدہ ممدوحہ کے کردار کو ہی مجروح کر رہا ہے۔

آپ اندازہ فرمائیں کہ جناب سیّدہ کی طرف منسوب شُدہ سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے خُطبات اس زہرا سلام اللہ علیہا کے کردار کی عکاسی کرتے ہیں جس زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے بچّوں کو ننگی زمین پر لٹا دیا اور ان کا بستر سائل کو عطا فرما دیا۔

لوگوں سے آئے ہوئے قیمتی تحائف فقیروں کو دے دیئے اور اپنے اُوپر اونٹ کے بالوں کا پھٹا ہوا کمبل اوڑھے رکھا ہمیں یہاں اُن کے کردار کی عکاسی کی ضرورت نہیں جنہیں غاصب قرار دیا جاتا ہے ہمیں تو صرف یہ عرض کرنا ہے کہ مسئلہ فدک میں مخدومہ کائنات سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو اس طرح ملوث کرنا آپ کے کردارِ مقدس کو داغدار کرنے کے مترادف ہے یا نہیں؟

یہ کیا بات ہوئی کہ ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آپ کے قبضۂ قُدرت میں ارض و سماوات کے خزانے تھے اور دوسری طرف یہ ثابت کیا جائے کہ آپ چھ ماہ تک غاصبانِ فِدک کے خلاف تقریریں کرتی رہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ ان چھ ماہ کے علاوہ جو آپ کے خطبات و مواعظ تھے وہ کہاں ہیں؟

کیا اس سے پہلے عورتوں کو پند و نصائح نہیں فرمایا کرتی تھیں اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر خود ہی سوچئے کہ وہ کیوں نہ جمع کئے گئے جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں بحث کرنا ہمارا مقصود نہیں روایات کی بحث الگ ہو ہی چکی ہے

یہاں تو صرف ناموسِ زہرا سلام اللہ علیہا کے تحفظ کے لئے چند ایسی گذارشات پیش کی جارہی ہیں جنہیں عقلِ سلیم آسانی سے تسلیم کرلے ہم یہاں کسی دوسرے کی حمایت میں نہیں بلکہ جناب سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے کردارِ عالیہ کو خلط ملط ہونے سے بچانے کے لئے یہ مختصر عقلی استدلال پیش کرر ہے ہیں۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

باغ کا غم یا باپ کا غم

اب آپ تھوڑی سی توجّہ اِس جانب بھی مبذول فرمائیں مسلّمہ روایات کے مطابق جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ کی جُدائی میں زندگی کے آخری سانس تک اس قدر روتی تڑپتی اور فریاد فغاں کرتی رہیں ہیں کہ اہلِ مدینہ جناب علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں معروض ہونے لگے کہ جناب سیّدہ سے فرمادیں کہ وہ یا تو دن کے وقت آہ وزادی کرلیا کریں یا رات کے وقت نالہ فریاد کرلیا کریں ان کی آٹھوں پہر کی فریاد وفُغاں نے تو ہمارا چین و قرار چھین لیا ہے۔

ان حالات میں یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ آپ ہمہ وقت غاصبوں کا ذکر کرکے باغ فدک نہ ملنے کی پریشانی کا اظہار فرمایا کرتی تھیں دونوں

میں سے ایک ہی بات تسلیم کی جا سکتی ہے یا تو جناب سیّدہ شب و روز اپنے والدِ محترم کے غم میں تڑپا کرتی تھیں اور یا پھر آپ کو باغِ فدک کی آمدنی کا نہ ملنے والا حصہ خون کے آنسو رلایا کرتا تھا کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حقیقت یہی ہے کہ جناب سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا فدک کے باغ کے غم میں نہیں اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں تڑپا کرتی تھیں۔

باپ کی جُدائی میں فدک وغیرہ آپ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے آپ کو اپنے باپ کے بچھڑنے کا غم تھا جس کی جُدائی کے غم میں دُوسروں نے جانیں دے دی تھیں اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا تو ان کی اپنی بیٹی تھیں اور بیٹی بھی وہ جس کو ملے بغیر نہ باپ کو چین آتا تھا اور نہ باپ سے ملے بغیر بیٹی کو اطمینان ملتا تھا۔

یہ وہ مقدّس باپ کی بیٹی ہے جن کے جسم دو تھے مگر رُوح ایک تھی، دل ایک تھا، خیال ایک تھا، تصوّر ایک تھا، رفتار ایک تھی قالب دو تھے مگر جان ایک تھی، جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی کے بعد چھ ماہ اس لئے فریاد کرتی رہیں ان کی روح بچھڑ چکی تھی ان کی رُوحوں کا جہان پردہ میں چلا گیا تھا اُن کی زندگی علیحدہ ہو چکی تھی۔

باغ فدک جیسی چیزیں تو وہ پہلے ہی سے نثار کر دیا کرتی تھیں فدک تو اُن کی خیرات کے سامنے ایک کھجور کی حیثیت بھی نہیں رکھتا پھر وہ فدک کے لئے کیوں اشکباری کرتیں؟

ان کے پاس دنیاوی چیزوں کے غم کرنے کے لئے وقت ہی کب تھا؟ ان کے تو باپ کے فراق میں بہنے والے آنسو ہی نہیں تھمتے تھے پھر دوسری چیزوں کے غم میں کیا رونا تھا دل تو باپ کے غم میں پاش پاش تھا دوسرے غموں کے لئے جگہ کہاں تھی کہاں کے وعظ کہاں کی خطابت وہاں تو یا اشکوں کی برسات ہے یا غش پہ غش آ رہے ہیں یا مزار رسول ہے یا حجرۂ بتول کبھی باپ کے مزار اقدس پر روتے روتے اور چھٹے چھٹے غش آ جاتا ہے اور کبھی گھر میں تڑپتے تڑپتے بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے وضو کرتے کرتے بھی چہرہ اشکوں سے تر ہو جاتا اور قیام و رکوع سجود میں بھی اشکباری ہو رہی ہے سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے ان حالات کے پیشِ نظر آپ کے ساتھ دنیاوی اشیاء کے غم کو منسوب کرنا تعجب خیز اور تحیر انگیز ہی نہیں سخت نا انصافی ہے۔

آپ کی حیاتِ مقدسہ کو دنیاوی چیزوں کی خواہش کی آلائشوں سے پاک ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہے آپ کی حقیقت میں شان بھی یہی ہے اور آپ کا اسمِ گرامی بھی اس کا غماز ہے کہ آپ نے دنیا کی ہر چیز سے انقطاع کر رکھا تھا۔

اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سیّدہ کے دل میں جو باپ کے بچھڑنے کا صدمہ تھا اسے کھجوروں کے باغ کا صدمہ قرار دینا سیّدہ کی باپ سے والہانہ محبت کا انکار کرنے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے باغ کا غم باپ کے غم میں حائل ہو جانا خلاف واقعہ بھی ہے اور خلاف عقل بھی اس لئے آخری

التماس یہ ہے کہ روایات کے دھندلکوں میں حقیقت کی کرن تلاش کرنے کی کوشش کریں اور اس انداز سے سوچیں جس سے جناب سیّدہ طاہرہ کے سیرت و کردار سخاوت و ایثار اور عظمت و رفعت کو کوئی پہلو بھی متاثر نہ ہو۔

(البتول قدیم ص ۲۴۸)

قارئین! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ فدک کا جو حل اہلِ اسلام کے سامنے پیش کیا ہے اس سے بہتر اس مسئلہ کا حل ممکن ہی نہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ کو دُنیاوی آلائشوں سے پاک رکھنا ہی ضروری ہے اور مودّتِ سیدۂ کائنات بھی ہم سے یہی تقاضا کرتی ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

کا

وصالِ مبارک

بپاسِ پردہ ملک الموت کے انکار کرنے پر
خدا نے قبض فرمائی تھی خود ہی جان زہرا کی

(حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

شہزادیٔ کونین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی ہمشیرگان کی طرح عین عالم شباب میں وصال فرما گئیں۔

سیّدۃ النساء العالمین مخدومہٗ کائنات شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تین رمضان المبارک سنہ 11 ہجری میں وصال فرما گئیں۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی امام الانبیاء تاجدارِ عرب وعجم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے تقریباً چھ ماہ بعد انتقال فرما گئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ! فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ! سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي، أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهٖ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت

فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ (سلام اللہ علیہا) سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مُجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تُم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

تاریخ وصال کے حوالہ سے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ البتول میں لکھتے ہیں!

"سیدۃ النساء العالمین شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے وصال مبارک کی تاریخ میں مورخین کا اختلاف ہے لیکن ہمارے نزدیک تحقیق شدہ بات یہی ہے کہ آپ اپنے والد محترم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو دنیاوی علائق کو قطع فرماتے ہوئے دربارِ مصطفیٰ میں تشریف لے گئیں۔

(البتول جدید ص ۵۶۶)

رحلت کا سبب

شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی رحلتِ مبارکہ کا

اصل سبب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک تھا۔

قارئینِ محترم! یوں تو شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے والدِ گرامی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد وصال فرمایا مگر حقیقت یہ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی کا غم آپ پر کوہِ گراں بن کر گرا آپ کی زندگی اسی دن ختم ہو گئی تھی جس دن آپ کے بابا جان سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

تاریخ و سیَر کی تمام کُتب میں لکھا ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصالِ مبارکہ کے بعد شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بہت غم زدہ رہتی تھیں۔

”روایات میں آتا ہے کہ بقیہ ایّامِ زندگی میں کسی نے آپ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔“

(اُسد الغابہ۔ دُرِّ المنثور۔ مدارج النّبوت)

شہزادیٔ کونین کے لمحاتِ آخریں

قارئینِ محترم! شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرتِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے والد گرامی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی کا وہ غم تھا جس کا کوئی علاج نہ تھا آپ مسلسل روتی رہتیں روتے رہنے کے سوا آپ کو کوئی کام نہ تھا۔

ایک روز حضرت علی علیہ السلام اپنے حجرۂ طاہرہ میں تشریف لائے تو
یکھا کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے مبارک
اتھوں سے آٹا گوندھ کر کچھ روٹیاں پکائی ہیں اور خود ہی اپنے بچوں کے
کپڑے دھو رہی ہیں حضرت علی علیہ السلام نے اس صورت پر تعجب کرتے
ھوئے کہا!

اَے مخدومۂ عالم ،
اَے مَعصومۂ آخرالزماں ،
اَے بلقیسِ حجرۂ تقدیس وجلال ،
اَے آئینۂ تکمیل وکمال ،
اَے زہرۂ مرضیہ ،
اَے انسانی حور ،
اَے دو مظلوموں کی ماں اور ایک مَعصوم کی بیٹی
اَے خاتونِ حجلۂ اعزاز ،
اَے سیارۂ راہِ قبول ،
اَے ستارۂ جلوہ گاہِ رسول ،
اَے گوہرِ دُرجِ نبوۃ ،
اَے زہرۂ برجِ ولایت ،
اَے ثانیٔ رفعتِ مریم ،

اَے روضۂ عصمت و کرامت

اَے چراغِ اہلِ بیت مصطفیٰ ،

اَے مادرِ سبطین و نورِ چشم مصطفیٰ ،

اے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میں نے آپ کو اس عرصہ میں ایک بار بھی دنیا کے دو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا جب کہ آپ آج ایسے تین کاموں میں مشغول ہیں اس میں کیا حکمت اور کیا راز ہے؟

شہزادیٔ کونین کا جواب

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے یہ بات سُنی تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور روتے ہوئے فرمایا!

اَے تاجدارِ ہل اتیٰ

اَے شہسوارِ عرصۂ لافتیٰ

اَے خطیبِ منبرِ سلونی

اَے وارثِ مرتبۂ ہارونی

اَے طرازِ حُلّۂ صفا

اَے رازدارِ مُصطفیٰ

اَے شیر بیشۂ شریعت

اَے ناخدائے کشتیٔ دریائے حقیقت

اَے شگوفۂ باغِ ابوطالبؓ

اَے اسداللہ الغالب

اَے کاتبِ نُقش نامہ ءتنزیل

اَے خازنِ گنجِ نامۂ تاویل

اَے مہتر و بہتر زمین و زمن

اَے معدنِ جوہر حسین و حسن

ھذا فراق بینی و بینك

میرے اور آپ کے درمیان فراق کی گھڑیاں آ پہنچیں ملاپ کے دن ختم ہو گئے جدائی کی رات آ پہنچی۔

یاعلی! میں نے آج خواب میں اپنے ابّا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بلندی پر کھڑے دیکھا آپ چاروں طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کسی کے منتظر ہوں میں نے عرض کی ابا جان آپ کہاں ہیں؟

آپ کے فراق میں میری جان جل گئی اور جسم پگھل گیا۔

آپ نے فرمایا بیٹی میں اِدھر کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔

میں نے عرض کی ابا جان آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا بیٹی تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

اے بیٹی جدائی کا زمانہ حد سے گزر گیا میرے ساتھ تیری مُلاقات کا وقت آ پہنچا اے فاطمہ اے میری بیٹی آ کیونکہ جب تک تو نہ آئے گی میں نہیں

جاؤں گا۔

میں نے عرض کی ابّا جان میں بھی آپ کی مُلاقات کی آرزُو مانگوں میری ہمیشہ یہی تمنا رہی ہے کہ آپ کی زیارت کا شرف حاصل کرسکوں۔

آپ نے فرمایا اے بیٹی اب بہت جلد ہماری ملاقات ہونے والی ہے کل رات تو ہمارے پاس ہوگی۔

یا علی (علیہ السلام)! میں خواب سے بیدار ہوئی تو اس جہان کا شوق مُجھ پر غالب آگیا میں نے جان لیا کہ یہ میرا آخری دن ہے آئندہ شب کے آغاز میں میں انتقال کرجاؤں گی۔

میں نے روٹیاں اس لئے پکائی ہیں کہ کل آپ میرے غم میں مصروف ہونگے کہ تو میرے بچے بھوکے نہ رہیں اور بچوں کے کپڑے اس لئے دھو رہی ہوں نہ جانے میرے بعد میرے بچوں کے کپڑے کون دھوئے گا اور میرے یتیموں کی دل کی خواہش کو کون پورا کرے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے بیٹوں کے سر میں کنگھی کرلوں نہ معلوم میرے بعد ان کی زُلفوں اور چہروں کا غبار کون دھوئے گا۔

قارئینِ محترم یہ غم انگیز گفتگو جب مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے سنی تو آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہوگئے۔

آپ نے کہا! اے دُخترِ رسول ابھی تو آپ کے والد گرامی کی جُدائی کا داغ بھی دل پر باقی ہے کہ آپ کی جُدائی کا وقت سر پر آگیا ہے اور

ایک زخم پر دوسرا زخم لگ رہا ہے۔

شہزادیٔ کونین کا اِضطراب

شہزادیٔ کونین سیدّہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مولا علی علیہ السلام سے کہا کہ اَب آپ صبر فرمائیں اور میرے پاس رہیں اب میری جان آپ کی راہ دیکھتی رہے گی اور دار القرار میں ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد آپ نے شہزادوں کے کپڑے پانی میں بھگو کر اپنے شہزادوں سے فرمایا کاش میں جان لیتی کہ میرے بعد تُمہارا کیا حال ہوگا تُمہارے کام کس طرح پُورے ہونگے۔ شہزادیٔ کونین سیدّہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے شہزادوں کو روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اے جانانِ مادر کچھ دیر کے لئے بقیع کے قبرستان میں چلے جاؤ اور اپنی ماں کے لئے دُعا کرو شہزادے چلے گئے تو شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے اپنا سر مبارک تکیے پر رکھ لیا اور حضرت علی سے کہا بیٹھ جائیں یہ وقتِ وداع ہے۔

شہزادوں کی واپسی

قارئینِ محترم! کچھ دیر کے بعد شہزادگان تشریف لے آئے تو حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھانا شہزادوں کو پیش کیا تو انہوں نے کہا اَے اسماء آپ جانتی ہیں! ہم نے بغیر اپنی والدہ کے کبھی کھانا

نہیں کھایا آپ نے ہمیں علیحدہ بٹھا کر کھانا پیش کیا ہے؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا! آپ کی والدہ محترمہ کی طبیعت خراب ہے اس لئے آپ کھانا کھالیں،

شہزادوں نے فرمایا! اے اسماء رضی اللہ عنہا ہمیں اپنی والدہ محترمہ کے بغیر کھانا تناول کرنا گوارا نہیں اس کے ساتھ ہی دونوں شہزادے حجرۂ زہرا میں چلے آئے۔

نانا کے مزار پر جاؤ

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے شہزادوں کو دیکھا تو مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے انہیں میرے ابا جان کے مزارِ اقدس پر بھیج دیں تاکہ میں اپنے رب سے چند راز و نیاز کی باتیں کرلوں۔

جنابِ علی المرتضیٰ علیہ السلام نے شہزادوں کو فرمایا اے جانانِ پدر تھوڑی دیر کے لئے اپنے نانا جان کی زیارت کر آئیں آپ کی والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کچھ دیر آرام کرلیں جب حسنین کریمین تشریف لے گئے تو شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی سے فرمایا تھوڑی دیر بیٹھ کر میرا سر آغوش میں رکھ لیں کیونکہ میری عمر اب ختم ہو چکی ہے۔

شہزادیٔ کونین کی وصیّت

مُلا حسین کاشفی روضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں۔

جناب علی علیہ السلام نے بیٹھ کر شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا سر مبارک زانو مبارک پر رکھ لیا شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے شوہرِ نامدار کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو جنابِ علی کریم کی آنکھوں سے اشکوں کی برسات شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس پر برسنے لگی شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی علیہ السلام کو اس طرح روتے دیکھ کر فرمایا اے علی یہ وصیت کا وقت ہے نہ کہ تعزیت کا؟

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اے عورتوں کی سردار آپ کیا وصیت کرنا چاہتی ہیں؟

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا!

اے علی! میری چار وصیتیں ہیں اور یہ کہ اگر مجھ سے آپ کے حق میں کوئی خطا ہو گئی ہو اور اس سے آپ کے دل میں کچھ تکدر ہو تو وہ مجھے معاف فرما دیں اور مجھے بخش دیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا!

ماشاء اللہ اس عرصہ میں آپ کے قول و فعل سے کوئی ایسی بات ظہور

میں نہیں آئی جو میری دل آزاری کا سبب بنی ہو بلکہ آپ نے تو ہمیشہ میری دلداری اور غمگساری کی ہے میں نے آپ کو ہمیشہ وفادار پایا ہے جفا کار نہیں پایا میں نے آپ کو ہمیشہ پھول کی طرح دیکھا ہے کانٹے کی طرح نہیں۔

دُوسری وصیّت

دوسری وصیت ارشاد فرمائیں، شہزادئ کونین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا دوسری وصیّت یہ ہے کہ میرے بیٹوں سے پیار کیجیے گا اور میرے جگر گوشوں کو نظر اَنداز نہ کیجیے گا دینا ان کے سروں پر دستِ شفقت رکھئے گا اگر ان سے کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کی معذرت قبول کر لیجئے گا۔

تیسری وصیّت

تیسری وصیت یہ ہے کہ مجھے رات کے وقت دفن کیجئے گا جس طرح میری زندگی میں کسی غیر مرد نے میرے سراپا کو نہیں دیکھا اس طرح میری رحلت کے بعد بھی کسی غیر محرم کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔

چوتھی وصیّت

چوتھی وصیت یہ ہے کہ میں آپ سے دائمی اُنس رکھتی ہوں اور آپ صبح شام میرے مُونس و غمخوار رہے ہیں اِس لئے میری قبر پر آنے سے گریز پا نہ ہوئیے گا میں مجبوراً آپ سے دُور جا رہی ہوں۔

(روضۃ الشہداء)

غسل اور جنازہ کی وصیت

کُتبِ سیَر میں آتا ہے کہ شہزادیٔ کونین جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی بیماری کے دوران ایک روز حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازہ کو بھی نہ دیکھ سکے؟

تو حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا بنتِ رسول میں نے ملکِ حبش میں دیکھا کہ وہاں لوگ چارپائی پر درخت کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے وہ چارپائی ڈولی کی صُورت میں بن جاتی، اور ہر طرح کا مکمل پردہ ہو جاتا پھر حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھجور کی شاخیں لائیں اور شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو وہ ڈولی بنا کر دکھائی۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے اُس ڈولی کو دیکھا تو نہایت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو اسی قسم کی ڈولی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لئے رات کے وقت جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازہ کی اطلاع نہ دینا۔

عن ام جعفر رضی اللہ عنہ ان فاطمہ رضی اللہ عنہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، قالت یا اسماء انی قد استجت ما یضع با لنساء ان یطرح علی المرا ۃ

الثوب فیصفها؟

فقالت اسماء یا بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الا اریت شیئاً رأیته بالحبشة فدعت بجرائلہ راطبة فحنتها ثم فرحت علیها ثوبا، فقالت فاطمه ما احسن هذا واجمله تعرف به المراء ة من الرجل۔ فاذامت انا فاغسلی انت وعلی ولا یدخل علی احد فلما غسلها علی و اسماء رضی الله عنها۔

(الاستعیاب جلد چہارم حدیث ۱۸۹۷)

(حلیۃ الاولیاء، المستدرک للحاکم، اسد الغابہ)

(بحوالہ الجتول قدیم ایڈیشن ص ۳۰۷)

خود غسل فرمایا

مندرجہ بالا روایت میں ہے کہ شہزادیٔ کونین جنابِ سیّدۃ النساء العٰلمین سلام اللہ علیہا نے حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ وصیت فرمائی کہ مجھے علی علیہ السلام اور آپ مِل کر غسل دیں اور میرے جنازہ پر کسی اور کو نہ بلائیں۔

طبقات ابنِ سعد وغیرہ کُتب سیر میں ہے کہ شہزادیٔ کونین جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا نے غسل مبارک کی وصیت اس طرح فرمائی تھی۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم گھر پر موجود نہیں تھے۔ تو سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مجھ سے فرمایا امی جان مجھے غسل کرا دیجئے۔

چنانچہ میں پانی ڈالتی رہی اور آپ اچھی طرح غُسل فرماتی رہیں پھر فرمایا کہ میرے نئے کپڑے لے آیئے پھر آپ نے وہ نئے کپڑے پہن لئے اور فرمایا میری چارپائی میرے گھر کے درمیان بچھا دیجیے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی پھر آپ چارپائی پر قبلہ رُخ لیٹ گئیں

اور فرمایا! امی جان میں اب وفات پا جاؤں گی میں نے غُسل کر لیا ہے لہٰذا اب میرا جسم کوئی نہ کھولے۔

اس گفتگو کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت علی گھر تشریف لائے تو میں نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سُن کر حضرت علی نے فرمایا! خدا کی قسم اب آپ کے جسم کا کوئی حصہ غُسل کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔

(بحوالہ البتول قدیم ایڈیشن ص ۳۰۸)

تیسری روایت

مسند امام بن حنبل میں حضرت اُم المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں کہ مجھے سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے کہا!

یا اُمة انی مقبوضة الان وقد تطھرت فلا یکشفنی احد۔

اَے امّی جان عنقریب میں دُنیا سے رُخصت ہونے والی ہوں اور میں نے غسل کر لیا ہے اس لئے کوئی بھی غسل کے لئے میرا جسم نہ کھولے۔

امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وصال کا جب وقت آیا تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پانی کے لئے کہا آپ پانی لے آئے جس سے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے غسل فرمایا اور اپنے کفن کے کپڑے منگوائے پھر آپ نے انہیں پہن لیا اور کچھ خوشبو لگائی۔ پھر حضرت علی سے فرمایا کے وصال کے بعد غسل کے لئے اُن کے جسم کو نہ کھولا جائے۔

محققِ اسلام مفسرِ قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ’’ہم یہی کہتے ہیں کہ زیادہ قرین قیاس یہی روایت ہے کیونکہ واقعات کی ترتیب کے لحاظ سے بھی یہی روایت زیادہ معقول ہے کیونکہ جناب سیّدہ نے اپنے وصال مبارک سے قبل اچھی طرح غسل بھی فرمالیا تھا اور صاف ستھرا لباس بھی زیب تن فرمالیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں کے لئے موت کے انتظار میں اپنا دستِ اقدس رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو ہو کر لیٹ گئیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض فرمالی۔‘‘

دوسری بات یہ ہے کہ جن کتابوں میں آپ کی حضرت اسماءؓ اور حضرت علیؑ شیرِ خدا کے ساتھ مل کر غسل فرمانے کی وصیت والی روایت موجود ہے اُن کتابوں میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا نے خوب اچھی طرح غُسل فرما کر اپنا کفن خود ہی پہن لیا تھا اور جنابِ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھی یہی وصیت فرمائی تھی کہ میرا کفن نہ کھولا جائے۔

عن عبد الله بن محمد بن عقيل ان فاطمة رضي الله تعالىٰ عنها لما حصرتها الوفاة امرت عليا فوضع لهاا غسل فا غتسلت وتطهرت ودعت بثياب اكفانها فاوتيت بثياب غلاظ خشن فلبستها دمست من الحنوط ثم امرت عليا ان لا تكشف اذا قبضت وان تدرج كما هي في ثيابها۔

(حلیۃ الاولیاء جلد دوم صفحہ ۴۳۳)

(بحوالہ البتول قدیم ایڈیشن ص ۳۰۹)

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کو اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا نے آخری غسل دیا تھا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شہزادیٔ کونین نے ایسی کوئی وصیت ہرگز نہیں فرمائی ہوگی جو شریعت کے خلاف ہو۔

ہر میت کے لئے ضروری ہے کہ اُسے غسل دیا جائے ہم مباحث

میں تو نہیں جائیں گے۔ تاہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ یا تو وہ شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کے مقام کی بلندیوں سے قطعی نا آشنا ہیں یا شریعت مُطّہرہ کے قوانین سے نابلد ہیں شریعت مُطّہرہ ہی میں تو موجود ہے کہ شہدائے کرام کو غسل وکفن سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

شریعت مطہرہ میں ہی متعدد مقتدر شخصیتوں کو مختلف خصوصیتوں سے نوازا گیا ہے بہرحال ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ کسی قسم کی بحث میں اُلجھا جائے اگر شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا نے خُود بخود غسل فرما کر دوبارہ غسل دینے سے منع فرمایا ہے تو یہ آپ کا خاصہ ہے۔

جیسا کہ لوگ اس روایت پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ آپ کو کپڑوں سمیت غُسل دیا گیا تھا تو یہ بھی آپ کی خاصیت ہے جیسا کہ آپ کے والد گرامی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کپڑوں سمیت غسل دیا گیا تھا ورنہ عام لوگوں کے لئے یہ رعایت شریعت میں موجود نہیں ہے۔

بہرحال حقیقت یہی ہے کہ آپ نے خُود ہی غُسل فرما کر کفن پہن لیا تھا اور اپنی موت کے وقت پر مُطلع ہو کر قبلہ رُو ہو کر لیٹ گئیں تھیں اور اگر آپ کو دوبارہ غسل دینے والی روایت پر ہی یقین رکھا جائے تو وہ بھی شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا کو عام لوگوں سے ممتاز کرتی ہے کہ آپ کو آپ کے لباس سمیت غسل دیا گیا تھا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

سیّدہ کی رُوح اللہ نے قبض فرمائی

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر رُوح البیان میں لکھا ہے کہ سیّدہ طیبّہ طاہرہ معصومہ کائنات مخدومہ کائنات شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی روحِ مبارک خود قبض فرمائی۔

کما روی ان فاطمہ زهرا رضی الله عنها لما نزل علیها ملك الموت لم ترض بقضه قبض الله روحها۔

جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جنابِ عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ اس پر راضی نہ ہوئیں (کہ ملک الموت) میری روح قبض کرے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو خود قبض کیا۔

(تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۱۱۴)

قارئین! جس ہستیٔ پاک کی رُوح خود خداوند عالم قبض فرمائے اُس کی شان و عظمت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے ایک اور بات بھی واضح ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ شہزادیٔ کونین سیّدہ جلیلہ کی خواہشات کو پورا فرماتا ہے۔

نماز جنازہ

شہزادیٔ کونین جنابِ سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے حکم کے مطابق آپ کو رات کے وقت بغیر کسی کو اطلاع کیے جنت البقیع شریف میں دفن کر دیا گیا آپ کے جنازہ کے ساتھ مُعتبر روایات کے مطابق اہل بیت کے چند افراد حضرت عباس اور ان کے بیٹے حذیفہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور چند خواتین تھیں حضرات حسنین کریمین بھی ساتھ ساتھ آہ وزاری کرتے ہوئے جا رہے تھے۔

مُعتبر روایات کے مطابق آپ کو لحد میں اتارنے اور نماز جنازہ پڑھانے کے فرائض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ادا فرمائے اور یہی آپ کی وصیت تھی۔

عن زهری قال دفنت فاطمة بنت رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم لیلاً ودفنها علی

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۹)

بقول علامہ شبلنجی بوقت وصال آپ کی عمر ۲۸ سال تھی رات کو بقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت علی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور بعض نے کہا کہ حضرت عباس (عم رسول) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر میں حضرت عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم اترے۔

حضرت علی کا قبر کی زیارت کرنا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انتقال فرمایا۔

کان علی رضی اللہ عنہ یزور قبرھا فی کل یوم

تو سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز ان کی قبر شریف کی زیارت کرتے تھے

(نور الابصار ص ۴۷)

علامہ اقبال سیدۂ کائنات کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ یا سیدہ! آپ کا مقام و مُرتبہ تو یہ ہے کہ میں آپ کے مزار پر انوار پر سجدہ ریز ہو جاؤں لیکن شریعت کا آئین مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔

شہزادیٔ کونین کا مزار مُبارک

شہزادیٔ کونین کے مزار مبارک کے بارے میں اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مزار بقیع میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبہ میں ہے جہاں تمام اہل بیت نبوت آسودہ ہیں اور بقیع کے تمام مزارات اور قبُوں کو مخالفین نے اپنے دورِ استبداد ۱۳۴۳ھ میں شہید کر دیا اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا مدفن ان کے گھر ہی میں ہے جو کہ مسجد نبوی شریف میں ہے

جو قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور شرقی جانب ہے امام غزالی نے بقیع کی زیارت میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور اس میں نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے اور بعض اور حضرات نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ بیت الحُزن کے نام سے مشہور ہے کیونکہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم وجدائی کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہو کر تنہائی اختیار کر کے اس جگہ قیام پذیر ہو گئی تھیں نیز کہتے ہیں کہ اس جگہ ایک گھر ہے جسے حضرت علی المُرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بقیع میں لیا تھا واللہ علم پہلا قول صحیح ہے اور اخبار و آثار کے موافق ہے۔

(مدارج النبوت)

آخرت

میں

شانِ بتول کا ظُہور

قارئین محترم! سیدہ طیبہ طاہرہ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ جس انداز سے گزاری وہ آپ پچھلے اوراق میں پڑھ چکے ہیں یہاں ہم آپ کو حیاتِ اُخروی میں عطا ہونے والے اعزازات وانعامات کا ذکر کریں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

جس مومن مرد اور عورت نے اعمالِ صالحہ کے اللہ تعالیٰ اسے پاکیزہ حیات عطا فرمائے گا۔

قارئین! یہ عام مومن مرد اور عورت کی بات ہے جو کوئی مومن مرد اور عورت اچھے کام کرے گا اسے بھی پاکیزہ زندگی عطا کر دی جاتی ہے تو اس ہستی کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا جن کی طہارت و پاکیزگی کا دنیا میں اعلان خود رب دو جہاں فرما رہا ہے۔

جس ہستی کے مقام و مرتبہ کا امام الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانِ رسالت سے ارشاد فرمایا ہے اب ہم اس کو آخرت میں عطا ہونے والے اِعزازات کا ذکر کریں گے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ دنیا میں بھی اعزازات عطا کئے جاتے ہیں

کسی کو ملک وملّت کے تحفظ کے صلہ میں اعزاز عطا ہوتا ہے۔

کسی کو خدمت اِنسانیت کے صلہ میں اِعزاز سے نوازا جاتا ہے۔

کسی کو کسی شعبۂ حیات میں اعلیٰ خدمات کے اِعتراف میں اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔

کسی کو کھیل میں اعلیٰ کارگردگی پر اعزاز دیا جاتا ہے۔

کسی کو مادرِ وطن کے تحفّظ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے پر اعزاز دیا جاتا ہے جس قدر عظیم کام ہوگا اعزاز بھی اسی قدر اعلیٰ دیا جاتا ہے۔

(۱) کسی کو سلور میڈل عطا ہوتا ہے۔

(۲) کسی کو گولڈ میڈل دیا جاتا ہے،

(۳) کسی کو سونے کا تاج پہنایا جاتا ہے۔

گویا کہ جس قدر عظیم کام ہوگا اسی قدر بڑا اعزاز وانعام عطا فرمایا جاتا ہے۔ امتحان جس قدر سخت ہوگا ڈگری بھی اتنی ہی ارفع واعلیٰ ہوگی۔

شہزادیٔ کونین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی دنیاوی زندگی میں جس قدر آلام ومصائب دیکھے، آپ نے دین اسلام کے لئے جس قدر تکالیف برداشت کیں۔

آپ نے دین کی خاطر جو قربانیاں دیں۔

آپ نے بچپن سے لے کر اپنی ظاہری حیات کے مختصر ترین عرصہ میں دین کے لئے خود کو جس طرح وقف کئے رکھا اس کے صلہ میں آپ کو

آخرت میں عظیم ترین انعامات کا حق دار ٹھہرایا گیا جس کا اعلان خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَب ہم شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو آخرت میں عطا ہونے والے اعزازات و انعامات کا ذکر کریں گے آخرت میں آپ کو عطا ہونے والے یہ اعزازات و انعامات ظاہری حیات میں آپ کی محبت الٰہیہ کا صلہ ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے الٰہی میں بسر کیا۔

یہ اعزازات آپ کے فقر کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے زہد کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے صبر صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے شکر کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے فاقہ مستیوں کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے بے مثل ایثار کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے کمال سخاوت کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی شب و روز عبادت کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی ہمہ وقت تلاوت کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے گریہ سحر گاہی کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لازوال

محبت کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی رسولِ خدا کی اطاعت کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی دین سے کامل وابستگی کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے بے مثل پردے کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کی بے مثال قربانیوں کا صِلہ ہیں۔

یہ اعزازات آپ کے لازوال ریاضتوں کا صِلہ ہیں۔

آخرت میں عطا ہونے والے ان اعزازات کا استحقاق رکھنے والی ذات آپ ہی کی ہو سکتی ہے۔

نگاہیں جُھکا لو

شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو آخرت میں جو اعزازات عطا ہونگے اُن میں سے ایک خصوصی اعزاز یہ بھی ہوگا کہ جب آپ پلصراط سے گزریں گی تو تمام اہلِ محشر نگاہیں جھکالیں گے۔

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کو دُنیا و آخرت میں خاص عزّ و شرف حاصل ہے اس کا اظہار عالمِ دُنیا سے بھی بڑھ کر عالمِ آخرت میں ہوگا۔ میدانِ محشر میں شہزادیٔ کونین کے اعزاز کے حوالہ سے روایات ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ ! قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ! يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکالو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘

(تاریخ بغداد ج ۸ ص ۱۴۲)(ذخائر العقبیٰ ص ۹۴)

(اتحاف السائل ص ۵۲)

میدانِ محشر میں سیّدہ کی عظمت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ! سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ ! إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ : يَا اَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمُرَّ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا اے اھلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکالو تا کہ فاطمہ بنت مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزر جائیں۔

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۶) (ذخائر العقبیٰ محب طبری ج ۱ ص ۹۴)

سیّدہ کی سواری آگے ہوگی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمَحْشَرِ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهٖ، وَأُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهَا، وَ تُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہوکر اپنی اپنی قوم کے مُسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور صالح اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے برّاق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے فاطمہ ہوگی۔“

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۶)

سیدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُونٹنی پر سوار ہوں گی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن مجھے براّق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔“

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۶)

جنت میں سب سے پہلے جانے والے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قُلْتُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ! مِنْ وَّرَائِكُمْ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں

گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم سے محبّت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پیچھے ہوں گے۔"

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۸) (ذخائر العقبیٰ محب طبری ج ۱ ص ۲۱۴)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ اِنِّيْ وَاِيَّاكِ وَهٰذَيْنِ وَهٰذَا الرَّاقِدَ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَة.

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا! (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰۱)

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۹، ۱۷۰)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْه. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ. قَالَ اَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَمَنْ اَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاْكُلُ وَنَشْرَبُ

حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ الْعِبَادِ.

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبّت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔''

(طبرانی معجم الکبیر ج ۳ ص ۴۱)

عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہ، اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَا اَھْلَ الْجَمْعِ، نَکِّسُوْا رُؤُوْسَکُمْ وَ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَۃ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ وَ مَعَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اُے محشر والو! اپنے سروں کو جُھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے

گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔"

(ذخائر العقبیٰ ج ا ص ۹۴) (صواعق محرقہ)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم ، تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَة يَوْمَ الْقِيَامَة وَ عَلَيْهَا حُلَّة الْكَرَامَة قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظُرُ اِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةٌ مِّنْ حُلَلٍ (تَشْتَمِلُ) عَلَى اَلْفِ حُلَّة مَكْتُوْبٌ (عَلَيْهَا) بِخَطٍّ اَخْضَرَ ، اَدْخِلُوْا ابْنَة مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم الْجَنَّة عَلَى اَحْسَنِ صُوْرَة وَ اَكْمَلِ هَيْبَة وَ اَتَمِّ كَرَامَة وَ اَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ اِلَى الْجَنَّة كَالْعُرُوْسِ حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَة.

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اس پر عزّت کا جوڑا ہو گا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس

کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا، ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزّت واحترام سے جنّت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حُوروں کے جُھرمٹ میں جنّت کی طرف لایا جائے گا۔"

(ذخائر العقبیٰ ج ۱ ص ۹۵)

قارئین محترم! غور فرمائیں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر عظمت وشان عطا فرما رکھی ہے۔

آپ نے دنیا میں پردے کا اس قدر اہتمام رکھا کہ زمین نے بھی کبھی آپ کے پاؤں کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے محشر میں آپ کے پردہ کا خُود اہتمام فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی کے لئے دو سبز چادروں کا اہتمام فرمایا ان دو چادروں میں ملفوف آپ پلصراط سے گذرنے تک اہل محشر اپنے سروں کو جھکائے رکھیں گے اور نگاہیں نیچی رکھیں گے آپ پُلصراط سے ستر ہزار کنیزوں کے ساتھ جو موتی کی آنکھوں والی حوروں سے ہوں گی بجلی کے کوندے کی طرح برق رفتار سے گذر جائیں گی۔

قارئین محترم! غور فرمائیں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے لئے

پردہ کا کس قدر محشر کے دن کیسا انتظام ہے۔ وہ دن جو کہ سب کیلئے بہت سخت ہوگا۔ اہل محشر گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ ہر کسی کو اپنی اپنی فکر ہوگی۔ انبیاء کرام بھی اپنی اُمتوں کے لئے شفیع کی تلاش میں ہوں گے۔

اہل محشر کے اس اجتماع میں سب لوگوں تک ایک آواز آئے گی کہ گردنوں کو جھکالو۔

پلصراط سے گذرنے والی ہستی عام ہستی نہیں یہ وہ ذات ہے جس سے حوروں نے پاکیزگی حاصل کی ہے۔

کی پاکیزگی جس سے حُوروں نے حاصل
وہ عصمت سراپا محمد کی بیٹی

یہ وہ مبارک ہستی ہے جس نے تمام عورتوں کو مُستور رہنے کا طریقہ بتایا ہے۔

یہ شہزادئ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں جب پردہ کے بارے میں کسی سے جواب نہ بن پڑا تو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام گھر میں تشریف لاکر سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ سے پوچھا کہ ہے کہ پردہ کیا ہے تو کسی سے جواب نہیں ملا اس لئے آپؑ مجھے بتائیں کہ پردہ کیا ہے۔

ای شئ خیر النساء قالت لا یرین للرجال ولا یرولھن فذکرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقال فاطمۃ بضعۃ منی۔

نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد غیر عورتوں کو فرماتے ہیں میں نے جا کر یہ جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا تو آپ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (دار قطنی)

قارئین!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو گئے اور فرمایا ہاں یہ جواب میری بیٹی ہی دے سکتی ہے کیونکہ وہ میرا ٹکڑا ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے پردہ کا یہ عالم تھا کہ جبریل بھی اس گھر میں بے اجازت نہ آ سکتے تھے۔ حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے۔

بے اجازت جن کے گھر میں جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہل بیت

عزرائیل جس مقدّس ہستی کی رُوح قبض نہیں فرماتے اُن کی عظمت و شان کون بیان کر سکتا ہے۔

عزرائیل بیان ادب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں مولا میں اس عظیم ہستی کی روح قبض فرمانے سے عاجز ہوں۔

بپاس پردہ ملک الموت کے انکار کرنے پر
خدا نے قبض فرمائی تھی خود ہی جان زہرا کی

(حضرت صائم چشتی)

قارئین! وہ مبارک ومقدس ہستی جس نے اپنی وفات سے پہلے غسل فرمالیا کہ مجھے بے پردہ نہ کیا جائے اور میں خودی غسل کر چکی ہوں۔

وہ خاتونِ قیامت جن کا جنازہ مبارک بھی پردہ میں ہو جنہوں نے چارپائی پر کھجور کے پتوں سے خود اہتمام پردہ کیا ہوتا کہ ان کے جسم پر کسی بھی نظر نہ پڑ سکے۔

اُس ہستی کا مقام ومرتبہ کیا ہوگا جن کا جسدِ اطہر بھی رات کے اندھیرے میں دفن ہوا ہو۔

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی پوری زندگی کا مطالعہ فرمالیں آپ کے پردہ کا خاص اہتمام نظر آئے گا گویا کہ آپ اپنے اس فرمان کی عملی تفسیر تھیں کہ، عورت کو نہ کوئی مرد کو دیکھے اس لئے قیامت کے دن اہل محشر کی گردنیں جھکا دی گئیں کہ میرے پیارے محبوب کی شہزادی نے ساری زندگی میرے حکم کے تابع زندگی گذاری آج میں اس کا انعام دوں گا آج اہل محشر کی گردنیں جھکی ہوں گی اور فاطمہ زہرا پلصر اط سے بجلی کے کوندے کی طرح گذر جائیں گی۔

ستر ہزار کنیزوں کے جُھرمٹ میں

قارئین محترم! میدانِ محشر میں بھی شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے پردہ کا خاص اہتمام فرمایا جارہا ہے۔

تمام اہلِ محشر کی گردنیں جھکا دی جائیں گی اور کسی کو پلصراط کی طرف دیکھنے کی مجال نہیں کوئی گردن اُٹھی ہوئی نہیں ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا سبز چادروں کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں پھر بھی ایک اور اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ستر ہزار حوروں کا جھرمٹ ہے۔

شہزادیٔ کونین کی خدمت گذاروں نے قطار اندر قطار شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو ہر طرف سے اپنے نورانی جلوؤں میں گھیر رکھا ہے اور آپ بجلی کے کوندنے کی طرح گذر جاتی ہیں یہ اہتمام خاص آپ کے پردہ کی وجہ سے فرمایا جا رہا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا یہ اہتمام کسی اور جنتی خاتون کے لئے بھی ہوگا؟
ہرگز نہیں یہ اہتمام صرف سیدۃ النساء العالمین کے لئے ہوگا۔
یہ اہتمام صرف بنتِ رسول خدا کے لئے ہوگا۔
یہ اہتمام صرف اُمّ السادات کے لئے ہوگا۔

جنت میں شہزادیٔ کونین کی شان وشوکت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خواب میں دیکھا کہ جنت الفردوس میں بنتِ رسول سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جواہر نگار تخت مرصع پر بصد عزت وتمکنت تشریف فرما ہیں۔

جنت کی حوریں بصد اِحترام وادب دست بستہ آپ کے سامنے

کھڑی ہیں ان میں ایک لڑکی جس کا حُسن و جمال اور شان و شوکت حُوروں کے حسن و جمال پر غالب ہے ہاتھوں میں دو طشت موتیوں اور جواہرات سے بھرے ہوئے لئے کھڑی ہے۔

اور اس کی نگاہیں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جانب اس شوق سے بار بار اُٹھ رہی ہیں کہ آپ اس کی طرف ایک بار نگاہِ التفات اٹھا کر ہی دیکھ لیں۔

جناب حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے؟

تو آپ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادی ہے خدا تعالیٰ نے اسے میری خدمت کرنے پر مامور فرمایا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم صبح بیدار ہوئے تو آپ نے سجدۂ شکر ادا فرمایا۔

(معارج النبوت مقدمہ ص ۱۲۰)

جنّت چمک اُٹھے گی

امام صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل فرمائی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اہل جنّت جنّت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اتنے میں نُور بلند ر ہوگا۔ ہر شے جگمگا اُٹھے گی۔ ایسے محسوس ہوگا جیسے آفتاب نکل آیا۔ جیسے سورج طلوع ہو گیا۔ ہر چیز روشنی میں نہا جائے گی۔

جنت چمک اُٹھے گی۔

لوگ سمجھیں گے کہ آفتاب ہے اور پھر جنتی ایک دوسرے سے کہنے لگیں گے۔ کہ خُدا کا تو ارشاد تھا کہ وہ جنت میں آفتاب کو نہ دیکھیں گے۔

لوگوں کی یہ چہ میگوئیاں سُن کر رضوانِ جنت اُن سے مخاطب ہوگا۔

اُے اہلِ جنت تم ٹھیک کہتے ہو وعدہ یہی ہے کہ جنّت میں آفتاب طلوع نہیں ہوگا اب بھی آفتاب طلوع نہیں ہوا یہ روشنی آفتاب کی نہیں ہے۔

یہ روشنی سورج کی نہیں ہے۔

یہ ضیاء باری آفتاب کی نہیں ہے۔

یہ کرنیں آفتاب کی نہیں ہیں۔

کہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ علیہما السلام ہنسے ہیں اُن کی مسکراہٹ کے نور سے جنتیں چمک اُٹھی ہیں۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۲۴۱)

قارئین محترم! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا ساری زندگی اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے غم میں اشکباری کرتی رہیں آپ گریہ و زاری کر کے ہماری شفاعت طلب کرتی رہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عظمت عطا فرمائی کہ ان کے مسکرانے سے جنتیں روشن ہو جاتی ہیں۔

کملی والے مصطفٰے کا سب گھرانہ نور ہے
حیدر و زہرا کا دیکھو مسکرانا نور ہے

(محمد مقصود مدنی)

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

آلِ نبی

ہے

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

قارئین! شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے شہزاگان اور شہزادیوں کا ذکر پہلے کر چکے ہیں، یہاں آپ کی اُولاد کے خصوصی امتیازات بیان کئے جائیں گے۔

فاطمی سادات کی عظمت

آج کے خارجی اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ آلِ رسول کو بحیثیت قوم سیّد کیوں کہا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں سیّد قوم نہیں بلکہ لُغت کے اعتبار سے سردار کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے وہ کہتے ہیں ایرانی مجوسیوں نے سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کو سیّد کہنا شروع کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو اولادِ رسول کا درجہ دے دیا یہ بالکل غلط ہے کیونکہ نَسب باپ سے ہوتا ہے ماں سے نہیں۔

لفظ سیّد کے حوالہ سے نا محمود عباسی کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

> ''اہل عرب نے اپنی زبان میں اس مشہور لفظ سیّد کو کبھی نسب وقومیت کے اظہار میں استعمال نہیں کیا اور نہ کوئی عرب و قریشی قبیلہ خاندان سیّد کہلایا''

(تحقیق سید وسادات ص ۱۷)

لفظ سید کے مختلف معانی

سیّد واحد ہے سادۃ جمع ہے اور سادات جمع الجمع ہے۔

لفظ سیّد مخدوم و محترم مسٹر و محترمی کا سیّد و سیّدی سے غیر مسلم اشخاص مسٹر اور اور محترم کے معنی ہیں سیّد۔''

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدِ وُلد آدم ہیں اِس لئے آپ کی اولاد کے لئے سید کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فرمانِ نبوی کی روشنی میں علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کی اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی شجرہ سے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

انا و علی من شجر واحدۃ

میں اور علی ایک ہی شجر سے ہیں۔

(کنوز الحقائق ص ۱۹۳ ج ۱)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔

انا و علی من نور واحدٍ

میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں۔

(ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۱۴)

حضور کی خصوصیت

سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا۔

ان اللہ تعالیٰ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہٖ و جعل ذریتی فِی صلب علی ابن ابی طالب۔

تمام نبیوں کا سلسلہ ان کی اپنی پشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور پشت علی سے ہوگا۔

(جامع الصغیر ج ا ص ۴۹) (شہید ابن شہید ص ۲۳)

سیّد عالم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے آپ کی تمام اولاد طاہرہ دیگر تمام اُمت کی سیّد ہے لغُوی معنوں میں اُلجھنے کی بجائے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کا دھیان رکھو گے تو سب کچھ سمجھ میں آجائے گا۔

نامحمود عباسی اور اُس کے چیلے چانٹے اسی بات کی رُٹ لگائے جا رہے ہیں کہ بیٹی کی اولاد تو بیٹی کی اولاد رہتی ہے قارئین احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کو اپنی اولاد قرار دیا ہے اور اہلِ بیت رسول اور خاندان رسول کے حوالہ سے تمام فرامینِ رسول میں اولادِ بتول شامل ہے یہی وجہ ہے کہ مُتقدمین وُمتاخرین تمام عُلماء مُحدّثین اور آئمہ دین نے اِس بات کو تسلیم بھی کیا ہے اور اہلِ بیت رسول یعنی اولاد بتول علیہم السلام کی شان میں مستقل تصانیف انشاء فرمائی ہیں۔

الحمدللہ! ربِ کریم عزوجل کی توفیق سے مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ شان اہلبیت میں لکھی گئی معتبر کتب کا نچوڑ میں نے اپنی تالیف ''عظمت اہلِ بیت'' میں پیش کردیا ہے اب اگر کسی کی آنکھوں پر بغض کی پٹی بندھی ہو۔

اگر کسی کے دل میں ایمان داخل نہ ہوا ہو تو اس کا کوئی کیا کرسکتا ہے ہم نامحمود عباسی اور اس کی ذریّت سے سوال کرتے ہیں کہ اولادِ رسول کی عزّت وعظمت اور خصائص سے تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک کے صدقے آپ کی اولاد کو عزت و احترام حاصل ہے تو اس سے تم کیوں پریشان ہو۔

تم کہتے ہو آلِ رسول کی سیادت کیسے ہے؟

آؤ تمہیں بتاتے ہیں کہ سادات کرام کی شان وعظمت سب سے جدا کیوں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ

(سورۃ صافات آیت ۱۳۰)

تفسیر کبیر میں امام رازی لکھتے ہیں آل یٰسین آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ الصواعق محرقہ میں فرماتے ہیں۔

مفسرین کرام کی ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ان المراد بذالك سلام علی ال محمد و كذا قاله الكلبی۔

کہ اس سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام پڑھنا ہے اور کلبی نے بھی یہی کہا ہے۔

(صواعق محرقہ)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

ان اهل بيته صلی الله عليه وآله وسلم ينادونه فی خمسة اشياء۔

حضور کے اہل بیت پانچ باتوں میں آپ کے مساوی ہیں۔

سلام میں خصوصیت

جیسا کہ فرمایا !

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

سلام ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر،

اور اہل بیت کے بارے میں ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ

سلام ہو آل یٰسین پر

تشہد کی صلوٰۃ میں خصوصیت

یعنی جب نمازی آخری تشہد میں بیٹھتا ہے تو درود شریف پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

طہارت میں خصوصیت

ارشاد خداوندی ہے طٰہٰ اے طاہر طٰہٰ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ہے۔ اہلبیت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ! اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

تحریم صدقہ میں خصوصیت

جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ حرام ہے اسی طرح آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے۔

محبت میں خصوصیت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اے نبی آپ فرمادیجئے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔

(سورہ آل عمران آیت ۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت رسول علیہم السلام کے لئے ارشاد فرمایا!

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

آپ فرمادیجئے میں دعوت پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے قریبیوں کی محبت کے۔

(تفسیر کبیر ج ۲۵ ص ۱۶۲)

خارجیوں نے آیتِ مودۃ کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبیوں یعنی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد کی مودت کے بارے میں نہیں ہے۔

نا محمود عباسی لکھتا ہے !

قرآن شریف کے کسی پارے کی کسی آیت میں رسولِ خدا کے اہلِ بیت حقیقی یعنی ازواج مطہرات اور اہلِ بیت حدثی یعنی آپ کے چچا اُن کی اولاد اور آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ

زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اولاد سے محبت کرنے کا کوئی حکم ارشارۃ بھی کہیں نہیں ہے۔

یہ بات اگر سورۂ شوریٰ کی مندرجہ ذیل آیت کے سلسلہ میں کہی گئی ہے تو محض غلط ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

کہہ دیجئے میں تم میں سے اے مُشرکین قریش اس تبلیغ پر کوئی اُجر طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ اس رشتہ داری کی جو مجھ میں اور تم میں ہے محبت تو بدستور ہے۔

ملعون عباسی آگے لکھتا ہے !

قُربیٰ کے معنی رشتہ داروں کے نہیں رشتہ داری کے ہیں ذوی القربیٰ ہوتا تو معنی البتہ رشتہ دار کے ہوتے مگر اس سے پھر بھی میرے رشتہ دار کا مفہوم نہ نکلتا آنحضرت کے ددھیالی ونھیالی رشتے قریش کے سب ہی گھرانوں میں تھے۔

(تحقیق سیّد سادات ص ۳۱۵)

نامحمود عباسی سیادتِ فاطمی سادات تسلیم نہ کرنے کے لئے لغت کا سہارا لینے کے بعد بھی اپنی ہی طرف سے اختلاف کرتے ہوئے بے سہارا ہی رہا اب وہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی سیادت کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب مرنجاں مرنج، نرم خُو، صُلح جُو تھے مُسلمانوں کے دو متحارب گروہوں میں صلح کرنے کی پیش گوئی میں انہیں "سیّد" فرمایا گیا تھا۔

نسبی سیادت اور قومیت کا انکار کرنے کے باوجود حضرت امام حسن مجتبیٰ کو سیّد عالم تسلیم کر رہا ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اَمجاد کی عظمت وطہارت کا انکار کرنے کے لئے حیلے بہانے تراشے جاتے ہیں۔

قارئینِ محترم! یہ لوگ دراصل منافق ہیں انہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اس لئے اسلام کی عظیم شخصیات کے حوالہ سے طعن کرنا ان کی سرشت میں شامل ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من ابغض اھل البیت فھو منافقٌ

اہل بیت سے بُغض رکھنے والا منافق ہے

جو شخص ساداتِ فاطمیہ کی سیادت کا منکر ہے بالیقین اُس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کے ساتھ بُغض ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے،

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین موجود ہیں کہ جن سے اولادِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے آلِ رسول ہونے کا ثبوت مِلتا ہے

اس کے لئے لفظ سیّد میں الجھنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ قومیت ہے یا نہیں قومیت کی پہچان کے لئے آلِ رسول کو سیّد کہا جاتا ہے تو اس میں تمہیں کیا تکلیف ہے؟

شریعت میں اصطلاحی معنوں کو بھی تسلیم کیا جاتا ہے جیسے نماز صلوٰۃ کے لئے، روزہ صوم کے لئے رائج ہیں۔ ہم کہتے ہیں! اگر سید کا معنیٰ سردار ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک سے بڑھ کر کسے سرداری حاصل ہو سکتی ہے۔

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامینِ اقدس ملاحظہ فرمائیں جن میں محمد وآلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجعل رزق آلِ محمد قوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ آلِ محمد کو اتنی روزی عطا فرما جس سے ان کی خانگی زندگی قائم رہے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۳۰۵)

(احیاء المیت ص ۹۴)

یعنی میری آل کو اتنا عطا فرمانا جس سے ان کی گذر اوقات ہوتی رہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ مال کی فراوانی انہیں تن آسان بنا دے عیش و عشرت کی زندگی میں اپنے آپ کو گم نہ کر بیٹھیں۔

یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا کا اثر ہے کہ سادات کی زندگیاں اسی طرح گذر رہی ہیں جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(احیا المیت بفضائل اہل بیت ص ۹۵)

سیّدہ کی اُولاد بابِ حطّہ ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے۔

وان مثل اهل بيتي فيكم مثل باب حطه في بني اسرائيل من دخله غفر له۔

میرے اہلِ بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے وہ باب حطّہ کی طرح ہے جو اس میں داخل ہو گا بخشا جائے گا۔

(الصواعق محرقہ ص ۲۳۶)

شہزادیٔ کونین کی اُولاد قطعی جنتی

قارئین محترم شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی تمام اولادِ پاک کے لئے جنت کی بشارت موجود ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ

عالی شان ہے جسے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک فاطمہ نے اپنی عِصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۱۸۸)

قارئین! اس حدیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذریتِ فاطمہ کا ذکر فرمایا ہے اور یہ تمام ساداتِ فاطمیہ کے لئے بشارت ہے کہ وہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی نسبت کے صدقہ سے جنت میں داخل ہونگے۔

دوزخ کی آگ حرام

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔“

(مسند الفردوس جلد ۱ ص ۳۴۶)

مُحبّین اہلِ بیت کے لئے دُعا

عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: جاءت فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وآله وسلم إلی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم متورکة الحسن و الحسین، فی یدها برمة للحسن فیها سخین حتی أتت بها النبی صلی الله علیه وآله وسلم فلما وضعتها قدامه، قال لها: أین أبو الحسن؟ قالت: فی البیت. فدعاه، فجلس النبی صلی الله علیه وآله وسلم و علی و فاطمة و الحسن و الحسین یأکلون، قالت أم سلمة رضی الله عنها: وما سامنی النبی صلی الله علیه وآله وسلم وما أکل طعاما قط إلا و أنا عنده إلا سامنیه قبل ذلك الیوم، تعنی سامنی دعانی إلیه، فلما فرغ التف علیهم بثوبه ثم قال:

اللھم عاد من عاداھم و وال من والاھم۔

"اُمّ المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کے رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت

رکھ اور جوان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۶)

قارئین! ان احادیث مبارکہ میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی تمام اولادِ پاک اور محبین کے لئے واضح ارشاد فرما رکھا ہے کہ ان میں سے سب کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا گیا ہے تو جو لوگ سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک کی سیادت کے منکر ہیں وہ ان احادیث کا کیا جواب دیں گے جن کی رو سے تمام اولادِ رسول کے لئے جنت کی بشارت اور دوزخ سے نجات کی نوید ہے۔

مناقب

شہزادئ کونین سلام اللہ علیہا

اُمِ آلِ محترم یا سیّدہ

ہو غُلاموں پر کرم یا سیّدہ
ہیں بڑے بے چین ہم یا سیّدہ

آستاں تیرا ہے رشکِ عرشیاں
سَر ولی کرتے ہیں خم یا سیّدہ

تیرے اَوصافِ حمیدہ کو بھلا
کیا کرے عاصی رقم یا سیّدہ

آپ سے ہے شجرۂ عترت چلا
اُمِّ آلِ مُحترم یا سیّدہ

کیا لکھوں میں آپ کی عظمت بھلا
ہے یہ لرزیدہ قلم یا سیّدہ

عاصیوں پر بھی نگاہِ لطف ہو
رکھنا ہم سب کا بھرم یا سیّدہ

از سگانِ پنجتن مقصودؔ کا
رکھنا محشر میں بھرم یا سیّدہ

بیٹی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ہے ملکۂ مُلکِ جناں بیٹی رسول کی
جائے پناہِ عاصیاں بیٹی رسول کی

ہے تاجدارِ ہل اتیٰ شوہر جناب کا
آلِ رسول کی ہے ماں بیٹی رسول کی

پڑھ کر کلامِ پاک جو پالے حسن حسین
حق کی حقیقی ترجماں بیٹی رسول کی

اُمّت کو ہے بچالیا ابنِ بتول نے
ہے عاصیوں کی پاسباں بیٹی رسول کی

تطہیر کی رِدا مِلی جھومر ہے نُور کا
عز و وقارِ دوجہاں بیٹی رسول کی

مقصودؔ آلِ مصطفےٰ کا ہوں غُلام میں
سر پر کرم کا آسماں بیٹی رسول کی

زہرا بتول

رحمتِ ربُّ العلیٰ زہرا بُتول
بنت شاہِ انبیاء زہرا بتُول

ہر فضیلت کی ہے جامع اُن کی ذات
حاصلِ ہر اِک ثناء زہرا بتول

اُن کی طینت اُن کا جوہر پاک ہے
ہر طہارت کی ضیاء زہرا بتول

ہیں جگر پارہ شہِ لولاک کا
اور سمندر صبر کا زہرا بتول

جن کو تمَّ اَلفُقر کا رُتبہ مِلا
ہیں فقط وہ سیّدہ زہرا بتول

خانۂ حیدر کی ہیں وہ روشنی
واقفِ صبر و رضا زہرا بتول

بیٹیاں مقصودؔ کی تیری غلام
میں گدا ہوں آپ کا زہرا بتول

رسول کا ہے قرار زہرا سلام اللہ علیہا

رسول کا ہے قرار زہرا ، نبی کے گھر کی بہار زہرا
علی کے گھر کا وقار زہرا ، رسولِ اکرم کا پیار زہرا
صلوٰۃ جاری دوام اُن پر
دُرود اُن پر سلام اُن پر

ہے خُلد کی تاجدار زہرا ، علی کی ہے رازدار زہرا
بہشت کی ہے بہار زہرا ، ہے عظمتوں کا نکھار زہرا
جہاں میں اُونچا مقام اُن کا
ہر اِک فرشتہ غُلام اُن کا

خدیجہ کا ہے سرور زہرا ، ہے نور زہرا ہے نور زہرا
نجاستوں سے ہے دور زہرا ، رسالتوں کا شعور زہرا
ہے خلد انور کی شان زہرا
عبادتوں کا جہان زہرا

فِدا ہیں مقصودؔ اُن پہ ہر دم ، وہ مالک سلسبیل و زم زم
امامتیں اُن کے گھر کی قائم ، ہے شان زہرا عظیم اعظم
جنابِ زہرا فداکِ روحی
جنابِ زہرا فداکِ اُمی

پارۂ خیر البشر زہرا بتول

پارۂ خیر البشر زہرا بتول
عورتوں کی رَاہبر زہرا بتول

اُن کی عظمت ہے بیاں کرتا خدا
پاک سے پاکیزہ تر زہرا بتول

ہیں ترے در پہ سوالی آ گئے
دیں سبھی کی جھولی بھر زہرا بتول

بیٹیاں میری تری نوکر بنیں
اِن پہ بھی کر دیں نظر زہرا بتول

مُرتضٰی مُشکل کُشاء شوہر ترا
دُور سب آزار کر زہرا بتول

شان میں کوئی نہ تُجھ سے بڑھ سکا
فَقر کی تُو تاَجور زُہرا بتول

صدقہء حسنین دیں مقصودؔ کو
کافی ہے بس تیرا دَر زہرا بتول

پیاری سیّدہ زہرا علیہا السلام

رسولِ پاک کو سب سے ہیں پیاری سیّدہ زہرا
گزاریں یادِ رَب میں رات ساری سیدہ زہرا
ہمیں خوفِ جہنّم ہو بھلا مقصودؔ پھر کیوں کر
شفیع ہونگی جو محشر میں ہماری سیدہ زہرا

مقام سیدہ علیہا السلام

مقامِ سیّدہ الفاظ میں توں آ نہیں سکتا
کوئی بھی لکھ نہیں سکتا کوئی بتلا نہیں سکتا
مقام سیّدہ مقصودؔ بس ربّ العلیٰ جانے
یہ ہے منزل ادب کی کوئی بھی سمجھا نہیں سکتا

بتولِ پاک کی عظمت

بتول پاک کی عظمت ہے اُرفع سب خیالوں سے
جناب سیدہ ہیں شان والی سب حوالوں سے
کسی کو رُتبہ یہ مقصودؔ حاصل ہو نہیں سکتا
دیا ہے رب نے اُونچا مرتبہ اِن کو مثالوں سے

جناب سیدہ زہرا

مقام فقر میں اعلیٰ جنابِ سیّدہ زہرا
ہیں ہر اِک شان میں بالا جنابِ سیّدہ زہرا
بتائے شان کوئی کیا بھلا مقصودؔ زہرا کی
رسالت کا گُلِ رَعنا جنابِ سیدہ زہرا

تازہ کلی زہرا

رسول پاک کے گلشن کی ہے تازہ کلی زہرا
بڑے ہی ناز سے آغوشِ رحمت میں پلی زہرا
علی کو چُن لیا مقصودؔ ربّ نے سارے عالم سے
جبھی یکجا کئے اللہ نے خود ہیں علی زہرا

جناب سیدہ

جناب سیدہ ہیں بڑھ کے سب سے شان وعظمت میں
عبادت میں ریاضت میں کرامت میں فضیلت میں
مِلی سرداری اُن کو دنیا میں مقصودؔ خالق سے
ملے گی حق سے سرداری اُنہیں کو باغِ جنت میں

خُدا کی بندگی میں

خُدا کی بندگی میں سیّدہ کی ہر گھڑی گذری
رضا خالق کی بی بی پاک نے تھی ہر گھڑی چاہی
نہیں مقصودؔ اُن سا کوئی بھی صابر زمانے میں
وہ سائل کو عطا کر کے تھیں رہتی آپ خود بھوکی

مِرے محبوب کی بیٹی

مِرے محبوب کی بیٹی کو عظمت خُود خُدا نے دی
جہاں کی عورتوں پر اُن کو رفعت خُود خُدا نے دی
جنہیں قُرآن پڑھ پڑھ کر تھا پالا پاک زُہرا نے
اُنہیں ہر دَور میں اعلیٰ اِمامت خُود خُدا نے دی

سید عالم کی شہزادی

جناب فاطمہ کا نام ہے برہانِ آزادی
وہ ہیں خاتونِ جنّت، سیّدِ عالم کی شہزادی
وہ ہیں مقصودِ تمّ الفقر کا عرفان ہے جن کو
وہی ہیں جن کے در سے داد پا لیتا ہے فریادی

وہ ہیں خاتونِ جنت

جنابِ سیّدہ ہیں ہوبہو تصویر احمد کی
جنابِ سیّدہ ہیں مظہر و تنویر احمد کی
جنہیں بضعۃ منّی خود کہا مقصودِ آقا نے
وہ ہیں خاتونِ جنّت اور ہیں توقیر احمد

جان احمد کی ہیں راحت

جانِ احمد کی ہیں رَاحت سیّدہ زَہرا بتول
مالک و مختارِ جنت سیدہ زَہرا بتول
وصف اُنکا کِس طرح مقصودؔ ہو مجھ سے بیاں
روحِ دیں‘ جان رسالت‘ سیّدہ سیّدہ زہرا بتول

سیدہ زہرا بتول

زینت و شانِ اِمامت سیّدہ زہرا بتول
ربّ عالم کی ہیں آیت سیّدہ زہرا بتول
وہ بتولِ پاک وہ مقصودؔ نُورِ مُصطفٰے
مخزنِ رُشد و ہدایت سیّدہ زہرا بتول

راز دارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راز دارِ مُصطفےٰ ہیں سیّدہ زہرا بتول
نُورِ احمد کی ضیا ہیں سیّدہ زہرا بتول
شان میں مقصودؔ اُن کی آیتِ تطہیر ہے
عورتوں کی رہنما ہیں سیّدہ زہرا بتول

دُخترِ خیرالوریٰ ہیں

دُخترِ خَیرالوریٰ ہیں سیّدہ زَہرا بتول
نُور ہیں ، خیر النساء ہیں سیّدہ زَہرا بتول
فقر میں کامل ہیں یہ مقصود لختِ مُصطفےٰ
حاملِ صبر و رضا ہیں سیّدہ زہرا بتول

مالکِ مُلکِ جناں ہیں

مالکِ مُلکِ جناں ہیں سیّدہ زُہرا بتول
لُطف و رحمت کا جہاں ہیں سیّدہ زُہرا بتول
لختِ دل مقصودؔ ہیں سرکارِ دوعالم کی یہ
زَینبِ کُبریٰ کی ماں ہیں سیدہ زہرا بتول

سیّدہ واُمِ آلِ مصطفےٰ

سب جہاں کی عورتوں کی رَہنُما زہرا بتول
سیّدہ و اُمّ آلِ مُصطفےٰ زہرا بتول
فقر کا مقصودؔ اُن کو ہے مِلا اعلیٰ مقام
خانہء مولا علی کی ہیں ضیاء زہرا بتول

اُجالا سیّدہ زہرا بتول

شان و عظمت کا حوالہ سیدہ زہرا بتول
میری سوچوں سے ہیں بالا سیدہ زہرا بتول
اُن پہ رب دوجہاں مقصودؔ پڑھتا ہے درود
دین احمد کا اُجالا سیدہ زہرا بتول

ارفع اعلیٰ شان کی مالک

جنابِ سیّدہ ہیں ارفع اعلیٰ شان کی مالک
جنابِ سیّدہ ہیں خُلد کے سامان کی مالک
نہیں مقصودؔ ممکن آپ کی تَوصیف لفظوں میں
وہی ہیں دین کی مالک وہی قُرآن کی مالک

اوہ حسنین دی ماں ایں

پاک بتُول دا کون ہے ثانی اوہ حسنین دی ماں ایں
مِلک اوہدی ربّ کیتا روز ازل توں باغ جناں ایں
جنّت وچ ہر تھاں توں اُچّا زہرا پاک دا تھاں ایں
دُکھ مقصودؔ مٹاوندا سارے زہرا پاک دا ناں ایں

جبرائیل چلاوے چکّی

اَدبوں گردن جُھکدی آپے نام اوہدا جد آوے
رو رو جیہڑی باپ اپنے دی اُمّت نوں بخشاوے
جبرائیل فرشتہ جِسدی چکّی پیا چلاوے
شان اوہدی مقصودؔ بھلا کی لفظاں وِچ لیاوے

گھر زہرا دا

پاک بُتول دی شان ہے اُچی اُچا در زہرا دا
طیّب پاک تے طاہر اَطہر سارا گھر زہرا دا
مالک کُل ولایت والا ہے شوہر زہرا دا
گھر مقصودؔ دِتّا رحمت تھیں رب نے بھر زہرا دا

آلِ اطہار نبی دی

آلِ اطہار نبی دی ساری ہر اِک دی سردار اے
آل نبی دا پھڑ لے دامن جے توں ہونا پار اے
آل دا جو مقصودؔ ہے دُشمن ڈُب جاندا وِچکار اے
دو جگ دے وچ تریا جنھوں آل دا مِلیا پیار اے

بتول دے گھر وچ

پاک بتول دے گھر وچ رب دی آئی نعمت ساری
ملی اے پاک بتول نوں سبھناں عورتاں تے سرداری
ہر اِک حُور جنت دی کر دی اُس دی تابعداری
ہے مقصودؔ عُمر جس ساری فاقیاں وچ گذاری

عطا ہیں کرتی ضرور زہرا

علی کے گھر کا ہے نور زہرا
زمیں پہ جنت کی حور زہرا
جو آئے مقصودؔ در پہ اُن کے
عطا ہیں کرتی ضرور زہرا

سلام بحضور

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا

السّلام اے سیّدہ خاتونِ جنت السّلام
السّلام وارثِ مُلکِ طہارت السّلام

سر فرشتوں کے جُھکے ہیں آپ کی دہلیز پر
اَلسّلام اے مالکِ ہر اِک کرامت السّلام

السّلام اَے جگر پارۂ مُحمّد مُصطفیٰ
السّلام اَے قاسمِ ہر ایک نعمت السّلام

تیرے دَر پر سر جھکائے ہیں کھڑے ہم سیّدہ
السّلام اَے نُورِ پَرور فیض دَرجت السّلام

السلام اے جدّۂ اُولاد و آلِ مُصطفیٰ
السّلام اے گنجِ بہجت کنزِ رحمت السّلام

تیرے دَر سے سب مُرادیں مل رہی ہیں روز و شب
السّلام اے حامیِ دِلگیر اُمّت السّلام

پیش ہیں مقصودؔ کے یا سیّدہ لاکھوں سلام
السّلام اے مالکِ ہر اِک فضیلت السّلام

اظہارِ عجز

قارئین محترم!

میں صدقِ دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس کتاب میں امام الانبیاء تاجدارِ کائنات رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم بیٹی شہزادیٔ کونین طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان وعظمت اور آپ کی سیرت وسوانح کو کما حقہ بیان نہیں کرسکا کیونکہ یہ ایک انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہے یہ وہ بارگاہِ اقدس ہے جس کے تقدس کو سدرہ نشین حضرت جبریل امین علیہ السلام ہی جانتے ہیں۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لاڈلی بیٹی سیدۃ النساء العالمین کی سیرتِ طیبہ کا ایک ایک پہلو اس بات کا متقاضی ہے کہ اس پر مکمل کتاب لکھی جائے۔

یہ کتاب میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان وکرم کا نتیجہ ہے کہ میں نے بھی اس بارگاہِ قدس میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی عاجزانہ کوشش کی ہے،

میں ایک بار پھر اعتراف کرتا ہوں کہ میں شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے مقامِ رفیع اور آپ کی شان وعظمت کو بیان ہی نہیں کرسکا۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تاجدارِ کائنات رحمتِ کائنات حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل میرے اس نذرانہ عقیدت و مودّت کو قبول فرماتے ہوئے میرے گناہوں کو معاف فرما کر میرے لئے توشۂ آخرت بنا دے، اور ہم سب کو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک کی غلامی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو دُشمانِ آلِ رسول کے غلط عقائد سے محفوظ و مامون فرمائے۔ (آمین)

محمد مقصود مدنی

تقریظِ عالیہ

از پیر طریقت رہبر شریعت نائب مجدد الف ثانی

حضور قبلہ عالم پیر سیّد **محمد منظور آصف طاہر بادشاہ** مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف

عزیزم محمد مقصود مدنی عنایاتِ الٰہیہ سے بہرہ ور ہو کر دنیا و آخرت کے انعامات کا حق دار ٹھہرا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے مقصود مدنی کو اپنے دین کی خدمت اور اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثناء کے لئے چن لیا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت ہے سعادت مند اولاد پر فخر ہوتا ہے مجھے اپنے اس بیٹے پر فخر ہے جو کہ دین اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ تحریر کے میدان میں بھی قلم کے جوہر دکھا رہا ہے۔

محمد مقصود مدنی کے دل میں سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عقیدت و محبت کا سمندر موجزن ہے اور آلِ رسول سے یہ نسبت اور تعلّق اسے اپنے استاد گرامی مفسر قرآن علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت اور فیض کے صدقے ملا ہے اسی لئے اس کا قلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک علیہم السلام کی تعریف و توصیف میں رواں دواں ہے۔

محمد مقصود مدنی کی تازہ تصنیف ’’ عظمت شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا‘‘ اس عظیم ہستی کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے جس سے خود محبوب رب العالمین محبت فرماتے رہے یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بھی منفرد ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے مقصود مدنی کی یہ عقیدت و محبت اپنی بارگاہ میں منظور اور مقبول فرمائے اور اسے دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

طاہر عفی عنہ

15 جنوری 2006

تقریظ عالیہ

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر سید تفسیر حسین چن پیر سرکار مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ لاثانیہ اکبریہ علی پور سیداں شریف

معیارِ ایماں حُبِّ رسول ہے اور یہ معیار خُود حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرما رکھا ہے جب تک حُبِ رسول کامل مکمل اور اکمل درجہ تک نہ پہنچے، ایمان کی لذّت حاصل ہی نہیں ہو سکتی گویا کہ ایمان کی اصل اور جڑ محبت ہے اور محبت وہ شدید جذبہ ہے جو ہر حال میں محبوب کا ذکر پسند کرتا ہے۔

امام الانبیاء احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس کو جس سے زیادہ محبت ہوگی وہ اسی کا ذکر کرے گا۔

دُنیا دار کی گفتگو کا محور مال و دولت اور کاروبار میں کمی یا زیادتی ہوتا ہے، تاجر تجارت کے ذکر میں خُوش ہوتا ہے، کسان فصل اچھی ہونے کا ذکر کر کے خوش ہوتا ہے غرض کہ ہر بندہ اپنی محبت اپنی اغراض و مقاصد کے حوالہ سے رکھتا ہے۔

اور اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے چُن لیا جاتا ہے انہیں خوش نصیبوں میں سے ایک شخصیت مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی کی ہے جن کو یہ ورثہ اپنے والد گرامی حاکم علی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔

حضرت بابا حاکم علی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے دین کی محبت کے لئے چُن لیا تھا۔

محبّت اور عشق کا یہ جذبہ تو مدنی صاحب کے دل میں موجود تھا لیکن ایک ایسے رہنما کی ضرورت ابھی باقی تھی جو ان کو منزلِ عشق تک لے جائے ان کا جذبہ صادق تھا اسی لئے منزلِ عشق تک لے جانے کے لئے آپ کو مفکرِ اسلام، محققِ دوراں فنافی الرسول حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کی رہنمائی میسر آ گئی۔

مدنی صاحب کو رہنما بھی وہ ملا جو واقفِ رموزِ محبت تھا حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ پاک، کی محبت میں فناء ہو کر وہ مقام حاصل کر لیا تھا جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہوا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قاسمِ محبتِ آلِ رسول بنا دیا تھا آپ جسے چاہتے محبتِ رسول کے جامِ شیریں سے مست و بے خود بنا دیتے۔

مدنی صاحب بھی اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبتِ رسول اور مودّت آلِ رسول کے

جام بھر بھر کر پلائے، اُن کی خوش نصیبی یہ ہے کہ یہ حُبِ رسول اور مودّتِ آلِ رسول کے سبق کو یاد رکھے ہوئے ہیں اور اپنے استادِ گرامی کے مشن کو آگے بڑھانے کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی کتاب ’’عظمتِ اہلِ بیت‘‘ اسی جذبہ محبت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

آپ کی زیرِ نظر کتاب ’’عظمتِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا‘‘ اُس عظیم ہستی کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت و مودّت ہے جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے محبوب ہستی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی آلِ پاک کی محبت کے صلہ میں محمد مقصود مدنی پر دُنیا و آخرت میں خصوصی عنایات فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس محبت رسول کو قبول فرمائے اور محمد مقصود مدنی کا دامانِ دل محبت رسول اور مودّتِ آلِ رسول کے پھولوں سے ہمیشہ ہمیشہ مہکتا رہے۔

سید تفسیر حُسین

آستانہ عالیہ لاثانیہ اکبریہ علی پور سیداں شریف

تقریظِ عالیہ

از:۔ پیر طریقت رہبرِ شریعت، آلِ رسول

حضرت جناب سخی محمدؐ شاہ صاحب چشتی نقشبندی مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ بھاڈیوال شریف

عزیز محترم ابو احمد محمد مقصود مدنی مبارک باد کے مستحق ہیں انہوں نے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کی سیرتِ طیبہ پر ایک جامع کتاب تصنیف کرنے کا شرف حاصل کر کے اُن خوش نصیب لوگوں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی تعریف وتوصیف کے لئے چُن رکھا ہے۔

جناب محمد مقصود مدنی کو مودّت و محبّت آلِ رسول کا یہ خزانہ اُس ہستی سے حاصل ہوا ہے جو کہ عصر حاضر میں وکیل اہل بیت اور نقیب اہل بیت تھے میری مراد مفسر قرآن، فناء فی الرسول، غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ مکرم ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ مکرم تھے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں اور اپنے

ماننے والوں کو حُبِ آلِ رسول سے اس طرح سرشار فرما رکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک محبت آلِ رسول کا مہکتا ہوا گلستان محسوس ہوتا ہے۔

مبلّغِ اسلام جناب محمد مقصود مدنی کو علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا خاص حصہ ملا ہے اسی لئے ان کے قلم سے شانِ اہل بیت میں ایک عظیم کتاب ''عظمت اہل بیت'' اور دوسری عظیم کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا'' کا ظہور ہوا ہے یہ دونوں کتابیں اہل محبت کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔

محمد مقصود مدنی نے خارجیوں بے دینوں کی خرافات کا جواب دے کر مجاہدانہ کام کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجاہد کی عمر دراز فرمائے اور اسے آلِ رسول کی مزید خدمت کا موقع عطا فرمائے اور اپنے اُستاد گرامی حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو اسی طرح جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سید سخی محمد شاہ

مورخہ ۱۰ دسمبر ۲۰۰۵ء

تبرکاتِ عالیہ

از: جانشین فنا فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی
شاعرِ اہلسنّت حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی

خارجیوں کا جوابِ لاجواب
لکھی ہے مقصود مدنی نے کتاب

"عظمت شہزادیٔ کونین" ہے
آل کے عُشّاق کی خاطر نصاب

اِس کتابِ پاک میں کھلتے گئے
حضرتِ زہرا کی مدحت کے گلاب

ہو گئے "مقصودؔ مدنی" بالیقین
حضرتِ صائم کے در سے فیضیاب

خارجیوں کو کیا مقصود نے
اپنی تصنیفات میں ہے بے نقاب

اِس مجاہد کے لئے ساجدؔ ہوئیں
ہیں دعائیں ہر جگہ پر بے حساب

تاثرات

حضرت صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی مدظلہ العالی

(مصنف حُسنِ نقابت)

اسوۂ سیدۃ النساء شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہر مسلمان زنہ گر گذارنے کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا بچپن، جوانی اور وصال مبارک تک آپ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو مسلمان خواتین کیلئے نمونہ ہے حضرت سیدۃ النساء کی حیات مبارکہ پر سب سے احسن کتاب فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''البتول'' اس کے علاوہ اس موضوع پر جامع تصانیف کی بہت کمی تھی اور اسی بات کے پیش نظر برادر کرم محترم جناب محمد مقصود مدنی صاحب کی کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا'' تحریر فرمائی۔

اِس کتاب کا بغور مطالعہ کیا یہیں محسوس ہوا کہ جناب محمد مقصود مدنی صاحب اپنے رُوحانی پیشوا اپنے اُستاد گرامی مفسر قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں یقیناً یہ احسن اور جامع علمی

تالیف ہر مکتبہ مرکز کے علما اور طالب علم حضرات کے لئے مفید ہو گی۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' ایک علمی تالیف ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' مومن کے لئے وجہ قرار ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' ذخیرہ فیوض و برکات ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' خواتین کے لئے زندگی گزارنے کا نمونہ ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' محبت رسول کا اقرار ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' ہر ایمان والے کے دل کی پکار ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' محمد مقصود مدنی کا شہکار ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' ماؤں کے لئے گلدستۂ بہار ہے

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' فرحت خیز فرحت بار ہے۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے حبِ آلِ رسول کی ضیاء حاصل ہو گئی۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے افکار سیدہ کا علم ہو گا

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے اذکار سیدہ کا پتہ چلے گا۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے ایمان کی حلاوت

نصیب ہوگی۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے روح کو جلا حاصل ہوگی۔

کتاب ''عظمت شہزادیٔ کونین'' کے مطالعہ سے قلب کو ضیاء حاصل ہوگی۔

کتاب '' عظمت شہزادیٔ کونین'' لکھ کر جناب محمد مقصود مدنی صاحب نے اپنی نجات کا سامان بنالیا ہے اپنی بخشش کے راستوں کو سجالیا ہے اللہ اور اس کے رسول کو بنالیا ہے اپنے اُستاذ گرامی کے بتائے ہوئے راستے کو اپنالیا ہے۔

اس متبرک کتاب میں جناب الحاج محمد مقصود مدنی صاحب مدظلہ العالی نے نا صرف حضرت سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت نہایت محتاط الفاظ میں بیان کی ہے بلکہ اُن شیطانوں کے ہاتھ بھی اپنے شہکار قلم کے ساتھ قلم کر دیئے جو آل رسول کی طرف بدتمیزی سے بڑھے۔

جناب محمد مقصود مدنی صاحب ایک محقق بھی ہیں اور ادیب بھی ہیں۔ شاعر بھی ہیں اور خطیب بھی ہیں چنانچہ اس کتاب میں اُن کے فن تحریر کے ساتھ انداز خطابت چھلکتا ہوا نظر آتا ہے اور موقع کی نہایت سے نہایت ہی حسین اشعار اور قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے کتاب ''عظمت

شہزادیٔ کونین'' ایسی جامع تالیف بنی ہے کہ جسے صدیوں تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

الحمد للہ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گلستان کے پھول محبت کی روشنی بکھیر رہے ہیں دُعا ہے اللہ تعالیٰ جناب محمد مقصود مدنی صاحب مدظلہ العالی کو اسی طرح دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

تہنیت

معظم و محترم و محتشم مبلغِ اسلام عظیم محقق و شاعر حضرت جناب پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی کو اُن کی عظیم تحقیقی کتاب "عظمتِ شہزادیٔ کونین" کی اشاعتِ ثانی پر اِدارہ نُور الاسلام کے منتظمین و اراکین ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زُلفِ والیل کے صدقہ سے آپ کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے اور اہلِ اسلام کی رہنمائی کرنے کے لئے مزید تحقیقی کتب تحریر و شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منتظمین و اراکین ادارہ نُور الاسلام الٰہی آباد فیصل آباد

فِدَاكَ كُلُّ شَيْءٍ يَارَسُوْلَ الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُرودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مرے گھر میں
نبی کے مُوئے اقدس کا حوالہ ہے مرے گھر میں

دُرود محل شریف

دُرودِ مدنی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

زیر سرپرستی
مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

ہر جمعۃ المبارک کو بعد نمازِ عصر تا مغرب ''درود محل شریف'' میں محفل درود شریف منعقد ہوتی ہے۔ الحمد للہ! مدنی بھائی اور بہنیں پوری دُنیا میں ذکر و درود پاک کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور دُرودِ مدنی پڑھا جاتا ہے۔

جامعہ نُورالاسلام کے شعبہ جات

- دورۂ حدیث شریف
- شعبہ درسِ نظامی

(۱) عامہ کورس (۲) خاصہ کورس (۳) شہادۃ العالیہ

(۴) شہادۃ العالمیہ ایم، اے کے برابر

- ترجمۃ القرآن
- شعبہ حفظ القرآن
- شعبہ تجوید وقرأت
- تفسیر القرآن
- شعبہ ناظرہ

دیگر شعبہ جات

- فاضل عربی
- شعبہ بیان وخطاب
- شعبہ کمپیوٹر
- فری ڈسپنسری
- شعبہ نعت
- انگلش میڈیم سکول
- دستکاری سکول

جامعہ میں تمام کورسز فری ہیں ماہانہ اور داخلہ فیس نہیں لی جاتی۔

اِدارہ نُورالاسلام

مدینہ منزل گلی نمبر 1 حاکم علی روڈ بغدادی چوک فیصل آباد

03006690097.03007903711

ضروری مسائل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
چالیس احادیث کا ترجمہ وتشریح

اربعین مدنی

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد لاہور 03007681230

طلباء و طالبات کے لئے

چالیس روزہ مدنی نصاب

مولف و مرتب

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد لاہور 03007681230

فہرست کتب چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

ایمان ابی طالب
مشکل کشاء
البتول
شہید ابن شہید
گیارہویں شریف
پھل تے کنڈے
خاتون جنت
المدد یارسول اللہ
الصدیق
کلیاتِ صائم چشتی اردو نعت
کلیاتِ صائم چشتی پنجابی نعت
تفسیر ابن عربی
تفسیر کبیر
تفسیر خازن
روضۃ الشہداء
شرف سادات
فتوحاتِ مکیہ
کتاب النفس والروح
خصائص علی
الریاض النضرہ
والدین مصطفیٰ
ہدیۃ المہدی
اسنی المطالب
سیرت نبویہ
شاہِ خوباں،
طٰہٰ تے یٰسین
ارمغانِ مدینہ

خلیل وذبیح
کراماتِ اہلِ بیت
علمدارِ حسین
حُسنِ نقابت اوّل دوم
پنجابی نقابت دی ڈائری
اندازِ نقابت
رہبرِ نقابت
نقابت کی ڈائری
نقابت کے رنگ
فیضانِ نقابت
عظمتِ اہلِ بیت
عظمتِ درود شریف
عظمتِ حضرت عبداللہ
عظمت سیدہ آمنہ
عظمتِ سیدہ حلیمہ
عظمتِ موئے مبارک
کلام میاں محمد بخش ؒ
کلام اعلیٰ حضرت ؒ
کلامِ صائم ؒ
کلام حافظ ؒ
کلامِ اعظم ؒ
کلام ساجد
کلام اصغر ؒ
کلام ناصر ؒ
کلام حاکم
کلامِ مقصود مدنی
کلامِ رفیق ؒ
کلام نصیر ؒ
کلامِ ظہوری ؒ
کلامِ سردار ؒ
کلام ابروارثی ؒ
کلامِ نیازی ؒ
کلامِ اجمل
کلام محسن
کلامِ صابر
کلامِ خالد

خطباتِ چشتیہ 3 جلد
سید شبیر حُسین شاہ کی تقریریں
مولانا شفیع اوکاڑوی کی تقریریں
عبدالوحید ربانی کی تقریریں
شانِ خطابت
نجم الخطیب
سید ہاشمی میاں کی تقریریں
خطبات مختار شاہ
خطباتِ ڈوگر
سید فدا حُسین شاہ کی تقریریں
اکرم رضوی کی تقریریں
ضیااللہ قادری کی تقریریں
قاری محمد دین نعیمی کی تقریریں
مشتاق سلطانی کی تقریریں
مولانا سعید مجددی کی تقریریں
مولانا سعید احمد اسد کی تقریریں
خواتین کی محفلِ میلاد
خواتین کی محفلِ نعت
خواتین کے لئے درسِ قرآن
خواتین کے لئے درس حدیث
تبلیغی تقریریں
سید فیض الحسن شاہ کی تقریریں
صاحبزادہ افتخار الحسن کی تقریریں
مدینے دے پھل
ساجد دیاں رباعیاں
اجمل دیاں رباعیاں

فداک کل شیء یا رسول اللہ

درودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مِرے گھر میں
نبی کے موئے اقدس کا حوالہ ہے مِرے گھر میں

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی کی دیگر تصانیف

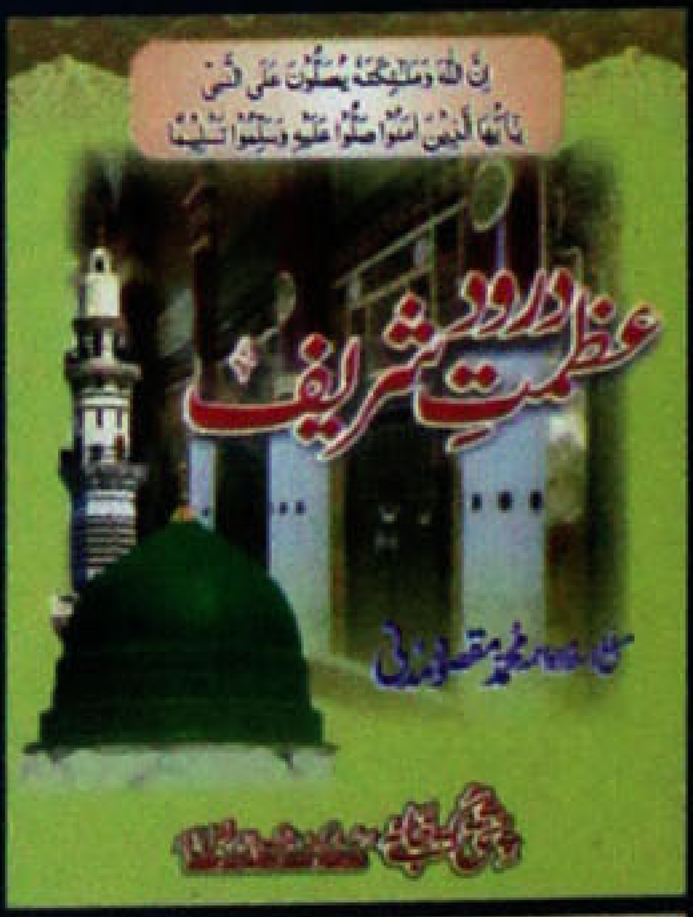

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

عظمتِ درود شریف

مبلغ اسلام محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ

عظمتِ اہلبیت علیہم السلام

محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

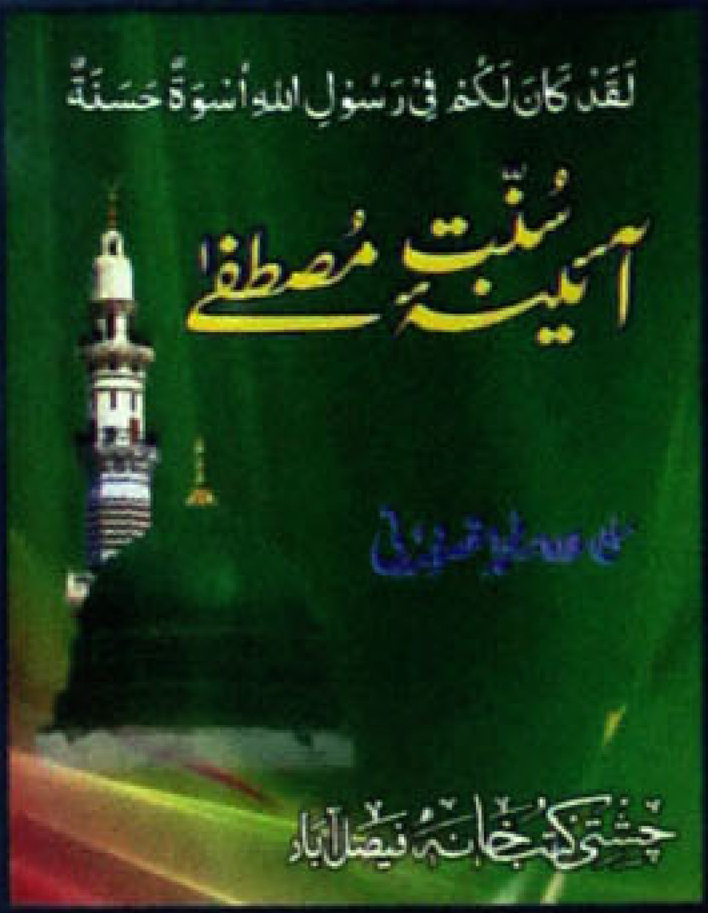

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

آئینہ سُنّتِ مُصطفیٰ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

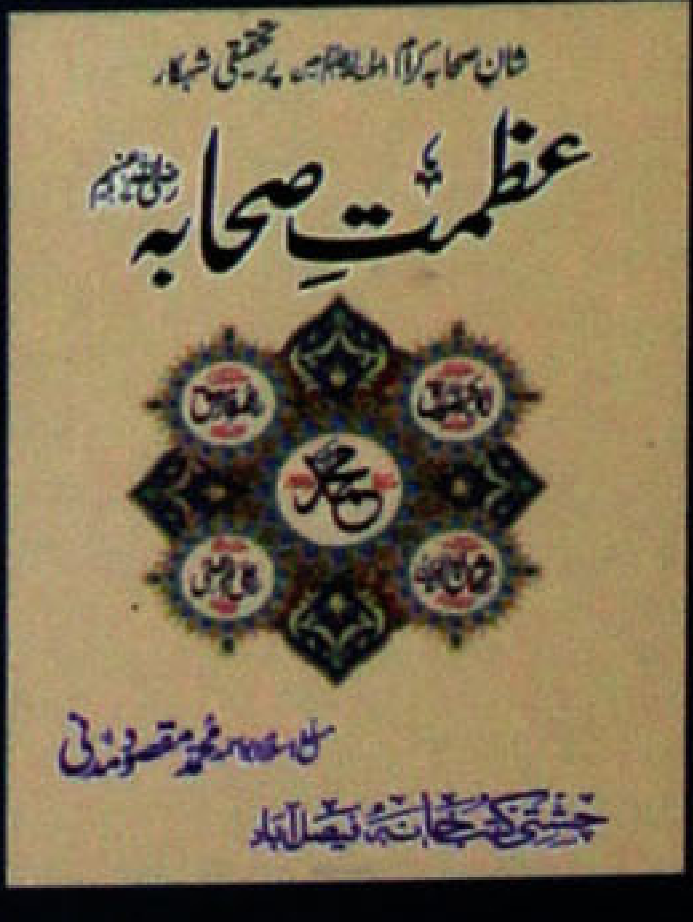

شانِ صحابہ کرام پر تحقیقی شہکار

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مبلغ اسلام محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

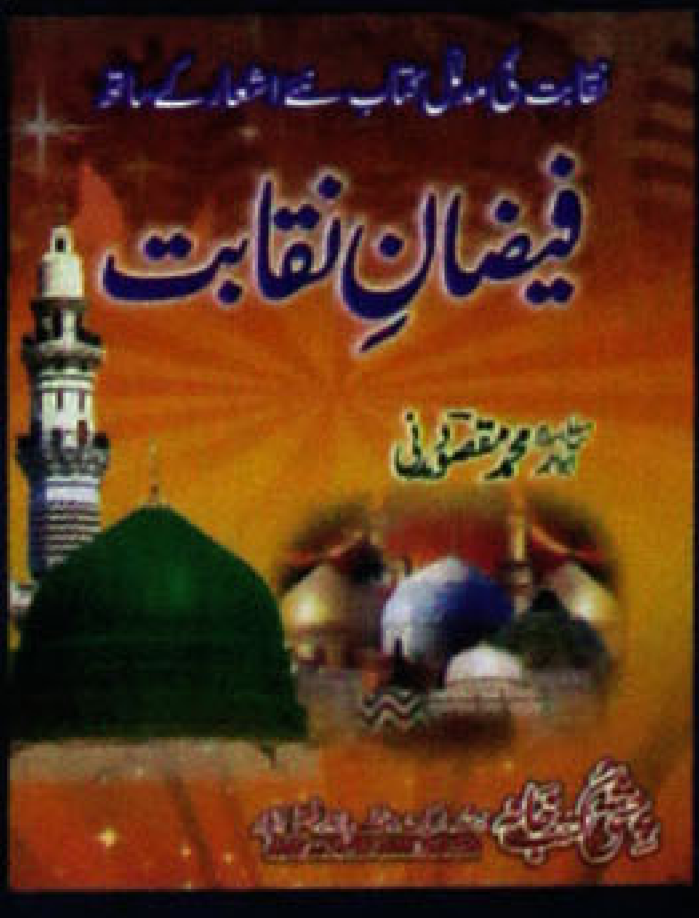

نقابت کی مدلل کتاب نئے اشعار کے ساتھ

فیضانِ نقابت

علامہ محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ

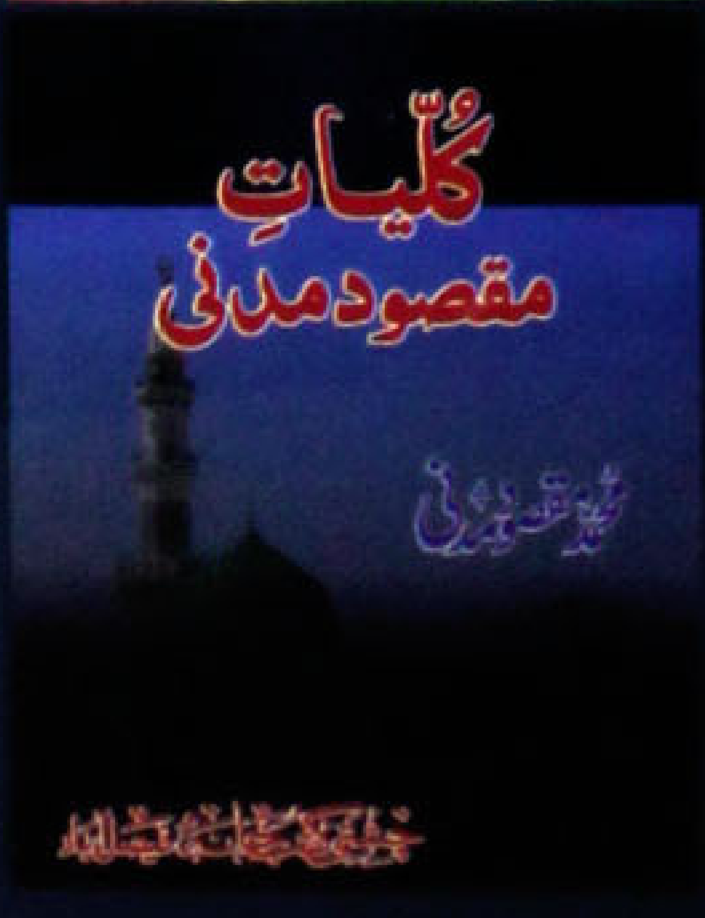

کُلّیاتِ مقصود مدنی

محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

چشتی کتب خانہ
سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
0300.7681230